روزنامہ ممبئی رابطہ
مرشدانِ خبر
DAILY MUMBAIRAABTA

صبح صادق	05:44
طلوع آفتاب	06:04
زوال آفتاب	12:34
غروب آفتاب	07:05

آج کی حدیث

حضرت ابوسعیدیؓ سے روایت ہے کہ آپؐ نے ارشادفرمایا ''حضرت ابراہیمؑ نے مکہ کے ''حرم'' ہونے کا اعلان کیا تھا (اور اس کے خاص آداب واحکام بتائے تھے) اور میں مدینہ کے ''حرم'' قرار دیے جانے کا اعلان کرتا ہوں، اس کے دونوں طرف کے دڑوں کے درمیان کا پورا رقبہ حرم قرار دیتا ہوں، اس حرم میں خون ریزی نہ کی جائے اور نہ اس میں ہتھیار اٹھائے جائیں اور نہ اس کے درخت کاٹے جائیں سوائے جانوروں کے چارہ کے''۔ (مسلم)

RNI. NO. MAHURD/2019/77823 - Vol. No.8, Issue No. 137, Sunday- 17 May, 2026, Price Rs.4/- , Pages:08

جلد نمبر:۸ ❁ شمارہ نمبر ۱۳۷ ❁ اتوار، ۱۷/مئی، ۲۰۲۶، ۲۹/ذی القعدہ ۱۴۴۷ھ ❁ قیمت ۴/روپیے، صفحات:۸

۲۴/گھنٹوں میں ۴/بچوں کی خودکشی

کانگریس نے 'نیٹ پیپر لیک' سے پیدا حالات پر شدید فکر کا کیا اظہار

راہل گاندھی نے ایک سوشل میڈیا پوسٹ میں لکھا ہے کہ ''مودی حکومت میں ذمہ داری نہیں ہوتی، صرف جعل سازی کا ایک طے فارمولہ ہے۔ پہلے طویل خاموشی، پھر گنہگاروں کو تحفظ، پھر سوال پوچھنے والوں پر حملہ۔'' ''مودی حکومت اور این ٹی اے کی ناکامی سے نیٹ کا پیپر لیک ہو گیا، جس کے سبب لاکھوں طلبا ذہنی تناؤ سے نبرد آزما ہیں۔ افسوسناک یہ ہے کہ حکومت کے بدعنوان سسٹم کی وجہ سے کچھ طلبا نے اپنی جان دے دی، جو مودی حکومت کے تعلیمی نظام پر داغ ہے۔'' یہ بیان کانگریس نے اپنے آفیشیل 'ایکس' ہینڈل پر دیا ہے، کیونکہ نیٹ پیپر لیک کے بعد بھلے ہی حکومت نے از سر نو امتحان لینے کا اعلان کر دیا ہے، لیکن اس سے طلبا شدید ذہنی دباؤ میں مبتلا ہو گئے ہیں۔ راہل گاندھی نے تو اپنے ایک بیان میں نیٹ پیپر لیک کو طلبا پر ظلم قرار دیا ہے۔ پیپر لیک کے خلاف کانگریس کی طلبا تنظیم این ایس یو آئی نے قومی صدر ونود جاکھڑ کی قیادت میں کینڈل مارچ بھی نکالا۔ اس دوران ذہنی دباؤ کے سبب مبینہ طور پر خودکشی کرنے والے طلبا کو خراج عقیدت بھی پیش کیا گیا۔ راجستھان اسمبلی میں حزب اختلاف کے قائد ٹیکا رام جولی نے پیپر لیک کے بعد وزیر اعظم نریندر مودی کے پرانے وعدے کی یاد دلائی ہے۔ انھوں نے اپنے ایک ویڈیو پیغام میں کہا کہ ''نریندر مودی نے راجستھان میں کہا تھا، میں نوجوانوں کا مستقبل برباد نہیں ہونے دوں گا۔ انھوں نے نوجوانوں سے بڑے بڑے وعدے کیے تھے۔ لیکن جب نیٹ کا پیپر لیک ہو گیا، بچے خودکشی کر رہے ہیں، تب نریندر مودی ایک لفظ نہیں بول رہے۔'' وہ مزید کہتے ہیں کہ ''وزیر تعلیم دھرمیندر پردھان کی مدت کار میں لگاتار پیپر لیک ہو رہے ہیں۔ ایسے میں ان کی ذمہ داری طے کرتے ہوئے ان سے استعفیٰ لیا جانا چاہیے۔ اس پیپر لیک کے معاملے میں بی جے پی لیڈران پکڑے گئے ہیں۔ شروع میں تو راجستھان پولیس اس معاملے میں ایف آئی آر تک درج نہیں کر رہی تھی اور اسے دبانے کی کوشش کر رہی تھی۔'' انڈین یوتھ کانگریس (آئی وائی سی) کے صدر اودے بھانو چب نے بھی طلبا کی خودکشی معاملہ پر اپنے شدید غم کا اظہار کیا ہے۔ انھوں نے کہا ہے کہ ''نیٹ پیپر لیک کے سبب گزشتہ 24 گھنٹے میں 4 سے زیادہ طلبا نے خودکشی کی ہے۔ یہ خودکشی نہیں، ادارہ جاتی قتل ہیں۔ جس کی ذمہ دار بی جے پی حکومت اور وزیر تعلیم دھرمیندر پردھان ہیں۔'' وہ مزید کہتے ہیں کہ ''اگر نریندر مودی میں تھوڑی سی بھی اخلاقیات ہے تو انھیں دھرمیندر پردھان کو فوراً عہدہ سے دستبردار کر دینا چاہیے۔ بی جے پی-آر ایس ایس کے لوگ مل کر پیپر لیک کرواتے ہیں اور پیسہ بناتے ہیں۔ یہ لوگ ہمارے بچوں کے مستقبل کے ساتھ کھلواڑ کر رہے ہیں۔'' انھوں نے نیٹ کے امیدواروں سے گزارش بھی کی ہے کہ وہ ایسا کوئی قدم نہ اٹھائیں جس سے ان کے والدین کو تکلیف پہنچے۔ قابل ذکر ہے کہ لوک سبھا میں حزب اختلاف کے قائد راہل گاندھی لگاتار نیٹ یو جی پیپر لیک معاملہ پر وزیر اعظم مودی اور وزیر تعلیم دھرمیندر پردھان کو نشانہ بنا رہے ہیں۔ انھوں نے آج سوشل میڈیا پر کئی پوسٹ ڈالی ہیں، جن میں سے ایک میں لکھا ہے کہ ''مودی حکومت میں ذمہ داری نہیں ہوتی، صرف جعل سازی کا ایک طے فارمولہ ہے۔ پہلے طویل خاموشی، پھر گنہگاروں کو تحفظ، پھر سوال پوچھنے والوں پر حملہ۔'' وہ یہ بھی لکھتے ہیں کہ ''نیٹ پیپر لیک ہوا، ایک بھی وزیر نے استعفیٰ نہیں دیا۔ 2024 میں این ٹی اے ڈائریکٹر جنرل کو 'ہٹایا'، اب وزیر اعلیٰ کا چیف سکریٹری بنا دیا۔ یہ حکومت جوابدہی لینے والی نہیں، جوابدہی سے دور بھاگنے کی مشین ہے۔'' اس درمیان راجستھان کے سابق وزیر اعلیٰ اشوک گہلوت نے اپنے بیان میں نیٹ پیپر لیک کے خلاف طلبا میں موجود غصہ کا ذکر کیا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ''گزشتہ کچھ سالوں میں نیٹ کے پیپر لگاتار لیک ہوئے ہیں۔ اس کے خلاف بہت غصہ ہے، لیکن بی جے پی حکومت اسے سمجھ نہیں رہی ہے۔'' انھوں نے آگے کہا کہ ''وزیر تعلیم دھرمیندر پردھان نے نااہل لوگوں کو عہدوں پر بٹھا رکھا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آج لاکھوں طلبا کے مستقبل کے ساتھ کھلواڑ ہو رہا ہے۔

سوڈان میں تقریباً 1.95 کروڑ

لوگوں کے سامنے خوراک کا شدید بحران: اقوام متحدہ

ایف اے او، ڈبلیو ایف پی اور یونیسیف نے بین الاقوامی برادری سے خوراک، ہنگامی خوراک کی پیداوار، غذائیت، صحت، پانی اور صفائی خدمات کے ساتھ ذریعہ معاش کی بحالی کے لیے فوری طور پر فنڈز بڑھانے پر زور دیا۔ اقوام متحدہ کے سکریٹری جنرل کے نائب ترجمان فرحان حق نے بتایا کہ شورش زدہ سوڈان میں تقریباً 1.95 کروڑ افراد خوراک کے شدید بحران کا سامنا کر رہے ہیں۔ انہوں نے فوڈ اینڈ ایگریکلچر آرگنائزیشن (ایف اے او)، ورلڈ فوڈ پروگرام (ڈبلیو ایف پی) اور اقوام متحدہ کے بچوں کے فنڈ (یونیسیف) کے اعداد و شمار کا حوالہ دیا۔ نائب ترجمان فرحان حق نے ڈیلی بریفنگ میں بتایا کہ گریٹر دارفور اور گریٹر کورڈوفن کے 14 علاقوں میں جہاں قحط کا خطرہ برقرار ہے، وہیں جون اور ستمبر کے درمیان آنے والے مشکل موسم (لین سیزن) میں صورتحال مزید خراب ہونے کا اندیشہ ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ اس دوران ضروریات کے مقابلے میں انسانی امداد ابھی بھی ناکافی ہے۔ حق نے بتایا کہ فروری اور مئی کے درمیان انسانی امداد فراہم کرنے والے اداروں نے ہر ماہ 8.4 ملین افراد تک پہنچنے کا ہدف رکھا تھا لیکن فروری میں ایک اندازے کے مطابق صرف 3.13 ملین افراد کو ہی امداد مل سکی۔ ترجمان نے مزید کہا کہ ایف اے او، ڈبلیو ایف پی اور یونیسیف نے فوری طور پر دشمنانہ سرگرمیوں کو ختم کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ انہوں نے بین الاقوامی برادری سے خوراک، ہنگامی خوراک کی پیداوار، غذائیت، صحت، پانی اور صفائی خدمات کے ساتھ ساتھ ذریعہ معاش کی بحالی کی کوششوں کے لیے فوری طور پر فنڈز بڑھانے پر بھی زور دیا۔ اس سے قبل 13 مئی کو اقوام متحدہ کے انسانی امدادی حکام نے اطلاع دی تھی کہ جنگ زدہ جنوب مغربی سوڈان میں امدادی سامان تقسیم کیا جا رہا ہے، جب کہ جنوبی سوڈان میں قحط سے نجات کے لیے 2.1 کروڑ امریکی ڈالر کی امداد کا ہدف رکھا گیا ہے۔ اقوام متحدہ کے دفتر برائے رابطہ برائے انسانی امور (او سی ایچ اے) نے کہا کہ اقوام متحدہ اور اس کے انسانی امداد کے شراکت دار سوڈان میں انسانی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے انتھک محنت کر رہے ہیں۔ دفتر نے اطلاع دی کہ کورڈوفن کے علاقے میں امدادی تنظیمیں بے گھر لوگوں، پناہ گزینوں اور مقامی کمیونٹیز کو زندگی بچانے والی امداد فراہم کر رہی ہیں۔ اس کے ایک حصے کے طور پر شمالی کورڈوفن ریاست کے شیکان اور ارر ہاد علاقوں میں تقریباً 85,000 لوگوں تک پانی اور صفائی کی امداد پہنچائی گئی ہے۔ دریں اثنا، انسانی امدادی کارکنوں نے شیکن میں 2,000 بے گھر خاندانوں میں کمبل، مچھر دانی اور دیگر گھریلو ضروریات تقسیم کیں۔ دفتر نے بتایا کہ جنوبی کورڈوفن ریاست میں تقریباً 88 ہزار لوگوں نے، جن میں جنوبی سوڈانی مہاجرین، بے گھر افراد اور مقامی کمیونٹی شامل ہیں، نے پانی اور صفائی سے متعلق امداد حاصل کی۔

دہلی کانگریس صدر کی ایما پر مٹیا محل اسمبلی حلقہ میں

عوام مخالف پالیسی کے خلاف زبردست احتجاجی مظاہرہ

نئی دہلی: دہلی پردیش کانگریس کمیٹی کے صدر دیویندر یادو کی ایما پر اور چاندنی چوک ضلع صدر محمد عثمان کی ہدایات کے مطابق مٹیا محل اسمبلی حلقہ میں مودی سرکار کی عوام مخالف پالیسیوں کے خلاف ایک زبردست احتجاجی مظاہرہ کیا گیا۔ دودھ، گیس سلنڈر، پیٹرول، ڈیزل، سی این جی، سونے چاندی کی امپورٹ ڈیوٹی اور گھریلو استعمال کی تمام اشیاء کی قیمتوں میں مسلسل اضافے کے خلاف بازار سیتا رام بلاک کانگریس کی جانب سے مدرڈیری اجمیری گیٹ اور ذاکر حسین کالج کے قریب واقع پیٹرول پمپ پر زبردست احتجاج کیا گیا۔ اس موقع پر چاندنی چوک ضلع صدر محمد عثمان نے کہا کہ مہنگائی سے عام عوام سخت پریشان ہیں جبکہ وزیر اعظم بیرونِ ملک دوروں میں مصروف ہیں۔ کانگریس کارکنان نے مودی حکومت کی عوام مخالف پالیسیوں کے خلاف شدید نعرے بازی کرتے ہوئے اپنا احتجاج درج کرایا۔ انہوں نے کہا کہ موجودہ حکومت کی عوام مخالف پالیسی کے سبب لوگوں کی زندگی پوری طرح بکھر چکی ہے، روزمرہ میں کام آنے والی اشیائے خوردونوش کی قیمت بڑھنے سے لوگوں کا گھریلو بجٹ بگڑ رہا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ کانگریس پارٹی نے ہمیشہ عوام کی بھلائی کے کام کیے ہیں اور آگے بھی کانگریس پارٹی عوام کے حق کی لڑائی جاری رکھے گی۔ دہلی پردیش کانگریس کمیٹی کے جنرل سکریٹری اور کانگریس کے سینئر لیڈر مرزا جاوید علی نے کہا کہ موجودہ حکومت نے ایک بھی ایسا کام نہیں کیا جس سے عوام کو راحت ملی ہو۔ نوٹ بندی اور لاک ڈاؤن کے بعد سے ہر کس و ناکس معاشی بحران سے گزر رہا ہے اور ایسے میں کمر توڑ مہنگائی نے عوام کی مشکلات میں اضافہ کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت کو چاہئے تھا کہ وہ اس بحران کے وقت میں عوام کو راحت پہنچانے کا کام کرتی، لیکن اس نے روزمرہ میں کام آنے والی چیزوں کے ہی دام بڑھا کر عوام کے زخموں پر نمک رکھ دیا ہے۔ مرزا جاوید علی نے کہا کہ کانگریس پارٹی عوام سے جڑے مسائل پر چپ نہیں بیٹھے گی۔ سیتا رام بازار کی بلاک صدر ڈاکٹر سیما عابد نے کہا کہ مہنگائی کے دور میں خواتین کو کچن چلانے میں مزید دشواریوں کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔

مغربی بنگال میں عید قرباں کے تعلق سے سخت پابندیاں عائد

عوامی مقامات پر جانوروں کے ذبیحہ پر مکمل پابندی، سرٹیفکیٹ کو لازمی قرار دیا گیا، عیدالاضحیٰ سے چند روز قبل بی جے پی کی حکومت کا فیصلہ

مغربی بنگال میں حکومت کی تبدیلی کے بعد کئی طرح کی تبدیلیاں دیکھنے کو مل رہی ہیں جن میں سے ذبیحہ کے تعلق سے پابندیاں بھی شامل ہیں۔ مغربی بنگال میں نئی بی جے پی حکومت نے گائے، بیل اور بھینسوں کے عوامی مقامات پر ذبیحہ پر پابندی عائد کر دی ہے، جبکہ ان جانوروں کے ذبح سے قبل سرکاری سرٹیفکیٹ حاصل کرنا بھی لازمی قرار دے دیا گیا ہے۔ مغربی بنگال کے محکمہ داخلہ و پہاڑی امور کی جانب سے جاری نوٹس کے مطابق 'کوئی بھی شخص کسی جانور بشمول گائے، بیل، بھینس، بھینسا اور بچھڑوں' کو اس وقت تک ذبح نہیں کر سکتا جب تک یہ سرٹیفکیٹ حاصل نہ کر لیا جائے کہ جانور 'ذبیحہ کے قابل' ہے۔ سرٹیفکیٹ صرف اسی صورت میں جاری کیا جا سکتا ہے جب جانور 'کام یا افزائش نسل کے لیے ۱۴/سال سے زیادہ عمر کا ہو، یا عمر، چوٹ، جسمانی نقص یا کسی لاعلاج بیماری کے باعث مستقل طور پر ناکارہ' ہو چکا ہو۔ نوٹس میں مزید کہا گیا کہ ایسے جانوروں کو 'صرف میونسپل سلاٹر ہاؤس یا مقامی انتظامیہ کی جانب سے نامزد کسی دوسرے سلاٹر ہاؤس میں ہی ذبح کیا جا سکے گا' جبکہ کسی بھی کھلے عوامی مقام پر ذبیحہ 'سختی سے ممنوع' ہوگا۔ مغربی بنگال اینیمل سلاٹر کنٹرول ایکٹ-۱۹۵۰ء کے تحت خلاف ورزی کرنے والوں کو ۶/ماہ تک قید، ایک ہزار روپے جرمانہ، یا دونوں سزائیں دی جا سکتی ہیں۔ ناقدین اس اقدام کو وسیع تر ہندوتوا سیاسی ایجنڈے کا حصہ قرار دے رہے ہیں، خاص طور پر اس لیے کہ یہ حکم عیدالاضحیٰ (بقرعید) سے چند ہفتے قبل جاری کیا گیا ہے، جو قربانی کی مذہبی روایت سے جڑی ہوئی ہے۔ اگرچہ بی جے پی حکومت نے اس حکم کو موجودہ قانون اور عدالتی ہدایات پر عمل درآمد قرار دیا ہے، مگر مخالفین کا کہنا ہے کہ اس کے وقت اور سخت نفاذ سے مسلم قصابوں، تاجروں اور روایتی قربانی کے طریقوں پر غیر متناسب اثر پڑ سکتا ہے۔ یہ ہدایات ایسے وقت میں سامنے آئی ہیں جب بی جے پی حکومت مبینہ غیر قانونی مویشی منڈیوں، سلاٹر ہاؤسز اور بنگلہ دیش اسمگل کیے جانے والے مویشیوں کے خلاف وسیع کریک ڈاؤن کر رہی ہے، خاص طور پر سرحدی اضلاع جیسے مالدہ، مرشد آباد، اور شمالی و جنوبی ۲۴/پرگنہ میں۔ قابل ذکر ہے کہ مغربی بنگال اسمبلی انتخابات میں بی جے پی کی فتح کے چند دن بعد کولکاتا کے نیو مارکیٹ علاقے میں گوشت کی کئی دکانیں مبینہ طور پر بی جے پی کی فتح کے جشن کے دوران بلڈوز کر دی گئی تھیں۔

متحدہ عرب امارات نے بھارت میں ۵/ارب ڈالر کی سرمایہ کاری کا اعلان کیا

وزیر اعظم مودی نے ابوظہبی میں صدر محمد بن زائید النیہان سے ملاقات

ابوظہبی/نئی دہلی: وزیر اعظم نریندر مودی کے متحدہ عرب امارات کے مختصر لیکن انتہائی اہم دورے کے دوران دفاع، توانائی، سرمایہ کاری اور علاقائی سلامتی کے شعبوں میں کئی اہم معاہدوں پر اتفاق ہوا، جبکہ متحدہ عرب امارات نے بھارت میں 5 ارب امریکی ڈالر کی نئی سرمایہ کاری کا اعلان بھی کیا۔ وزیر اعظم مودی نے ابوظہبی میں صدر محمد بن زائید النیہان سے ملاقات کی، جس میں دونوں رہنماؤں نے دوطرفہ تعلقات کو مزید مضبوط بنانے، مغربی ایشیا میں امن و استحکام اور عالمی توانائی سلامتی پر تفصیلی تبادلہ خیال کیا۔ ملاقات کے بعد جاری مشترکہ بیانات کے مطابق متحدہ عرب امارات نے بھارت کے بنیادی ڈھانچے، قابل تجدید توانائی، بندرگاہوں، لاجسٹکس اور جدید ٹیکنالوجی کے منصوبوں میں 5 ارب ڈالر کی اضافی سرمایہ کاری کا عزم ظاہر کیا۔ اس سرمایہ کاری کو دونوں ممالک کے درمیان بڑھتے ہوئے اعتماد اور اقتصادی شراکت داری کی علامت قرار دیا جا رہا ہے۔ دفاعی تعاون کے تحت دونوں ممالک نے مشترکہ تحقیق، دفاعی ساز و سامان کی تیاری، سمندری سلامتی اور انسداد دہشت گردی میں تعاون بڑھانے پر اتفاق کیا۔ توانائی کے شعبے میں طویل مدتی خام تیل، ایل پی جی اور اسٹریٹجک ذخائر کے حوالے سے اہم سمجھوتے بھی طے پائے۔ وزیر اعظم مودی نے کہا کہ بھارت اور متحدہ عرب امارات کا تعلق صرف تجارت تک محدود نہیں بلکہ یہ اعتماد، دوستی اور مشترکہ وژن پر مبنی ایک جامع اسٹریٹجک شراکت داری ہے۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ دونوں ممالک عالمی سطح پر استحکام، ترقی اور امن کے فروغ میں اہم کردار ادا کر رہے ہیں۔ صدر شیخ محمد بن زاید نے بھارت کی تیز رفتار اقتصادی ترقی اور عالمی کردار کو سراہتے ہوئے کہا کہ متحدہ عرب امارات بھارت کو ایک قابل اعتماد اور طویل مدتی شراکت دار کے طور پر دیکھتا ہے۔ یہ دورہ اگرچہ صرف چند گھنٹوں پر مشتمل تھا، تاہم مبصرین کے مطابق اس کے نتائج آنے والے برسوں میں بھارت-امارات تعلقات کو نئی بلندیوں تک لے جائیں گے۔ توانائی سلامتی، دفاعی تعاون اور بڑے پیمانے پر سرمایہ کاری کے یہ فیصلے نہ صرف دونوں ممالک بلکہ پورے خطے کے لیے بھی دوررس اہمیت رکھتے ہیں۔

ملک میں ایندھن کی قلت مودی حکومت کی دین: کھرگے

نئی دہلی: انگریس صدر ملکارجن کھرگے نے ملک میں ایندھن کے مسئلے کو مودی حکومت کا پیدا کردہ بحران قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ اس کے لیے حکومت میں بیٹھے لوگوں میں دور اندیشی کا فقدان اور ان کی نااہلی ذمہ دار ہے۔ کھرگے نے جمعہ کو یہاں کہا کہ ہندوستان کے عوام کو یہ سمجھنا ہوگا کہ عالمی ایندھن کے بحران کے ساتھ ساتھ ہندوستان میں اقتصادی بحران کی بڑی وجہ مودی حکومت میں قیادت کا بحران، دور اندیش سوچ کی کمی اور نااہلی ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ اس بحران کا خمیازہ عوام کو پیٹرول، ڈیزل اور رسوئی گیس کی بڑھی ہوئی قیمتوں کی صورت میں اپنی جیب سے بھگتنا پڑ رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ڈیزل کی قیمتوں میں اضافے کا مہنگائی پر وسیع اثر ہوتا ہے اور اس سے پورے ہندوستان میں مہنگائی کی سلسلہ وار مار پڑتی ہے، جس کا اثر صنعتوں، کسانوں اور گھریلو بجٹ پر ہوتا ہے۔ کانگریس صدر نے الزام لگایا کہ مغربی ایشیا میں جنگ شروع ہونے کے وقت حکومت نے صورتحال کو معمول کے مطابق بتانے کی کوشش کی اور کانگریس پارٹی کی جانب سے اٹھائے گئے جائز سوالات کو مسترد کر دیا۔ ان کا کہنا تھا کہ روس سے تیل کی خریداری کے حوالے سے مارچ میں امریکہ نے 30 دن کی چھوٹ کی اجازت دینے جیسے توہین آمیز الفاظ استعمال کیے۔ انہوں نے سوال کیا کہ آخر وزیر اعظم نے ملک کو ایسی صورتحال میں کیوں پہنچا دیا کہ ہندوستان کو اجازت مانگنی پڑے۔ کھرگے نے کہا کہ انتخابات کے دوران مرکزی حکومت یہ پیغام دیتی رہی کہ سب کچھ معمول پر ہے لیکن اب بحران بڑھنے پر وزیر اعظم لوگوں کو گھر سے کام کرنے اور ایندھن بچانے کا مشورہ دے رہے ہیں۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ جب بین الاقوامی سطح پر خام تیل کی قیمتیں کم تھیں، تب مرکزی حکومت نے عام لوگوں کو راحت نہیں دی۔ بلکہ مرکزی ٹیکسوں کے ذریعے بھاری ریونیو حاصل کیا۔ انہوں نے سوال کیا کہ اب مہنگائی کا بوجھ عام لوگوں پر کیوں ڈالا جا رہا ہے۔

مختصر مگر اہم خبریں

بابری مسجد فیصلے اور 'پلیسز آف ورشپ ایکٹ 1991' پر تحقیقی رپورٹ جاری

نئی دہلی: جمعیۃ علماء ہند کا ذیلی ادارہ جسٹس اینڈ ایمپاورمنٹ آف مائناریٹیز اور ساؤتھ ایشین مائناریٹیز لائیر ایسوسی ایشن (ساملہ) کے اشتراک سے ڈپٹی اسپیکر ہال، کانسٹی ٹیوشن کلب آف انڈیا، نئی دہلی میں ایک اہم پروگرام منعقد ہوا جس میں بابری مسجد فیصلے اور عبادت گاہ ایکٹ 1991 پر تحقیقی رپورٹ کا اجرا عمل میں آیا۔ پروگرام کی صدارت جمعیۃ علماء ہند کے صدر مولانا محمود اسعد مدنی نے کی جس میں ملک کے ممتاز سینئر وکلاء، ماہرین قانون، سابق جج صاحبان اور اسکالرس نے شرکت کی۔ جاری کردہ رپورٹ میں یہ موقف اختیار کیا گیا ہے کہ عبادت گاہ ایکٹ 1991 ہندوستان کے سیکولر ڈھانچے، مذہبی ہم آہنگی اور آئینی استحکام کے تحفظ کے لیے مرکزی حیثیت کا حامل ہے تاکہ تاریخ کے جھگڑوں کو زندہ نہ کیا جا سکے۔ رپورٹ میں سپریم کورٹ کے اہم فیصلوں خصوصاً اسماعیل فاروقی مقدمہ (1994) اور ایم صدیق (ایودھیا فیصلہ 2019) کا تفصیلی تجزیہ کرتے ہوئے یہ استدلال کیا گیا ہے کہ اسماعیل فاروقی مقدمہ میں مسجد کو اسلام کا لازمی جز قرار نہ دینے والی تعبیر نے بعد کے مقدمات پر گہرے اثرات مرتب کیے ہیں۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ ایودھیا فیصلہ 2019 میں عدالت نے بابری مسجد کی شہادت کو غیر قانونی قرار دینے کے باوجود متنازع زمین عقیدے کی بنیاد پر ہندو فریق کے حوالے کر دی۔ رپورٹ میں سفارش کی گئی ہے کہ عبادت گاہ ایکٹ 1991 پر سختی سے عمل درآمد کیا جائے اور سیکولرازم و مذہبی مساوات کے اصولوں کو مزید مستحکم کیا جائے۔ رپورٹ کی رسم اجرا کے بعد صدر جمعیۃ علماء ہند مولانا محمود اسعد مدنی نے اپنے کلیدی خطاب میں کہا کہ بابری مسجد فیصلے پر ایک سنجیدہ اور تنقیدی مطالعے کی سخت ضرورت تھی تاکہ آنے والی نسلیں یہ دیکھ سکیں کہ ایک طبقے نے اس فیصلے کو مختلف زاویے سے دیکھتے ہوئے اپنے موقف کو علمی اور آئینی انداز میں دنیا کے سامنے پیش کیا۔ مولانا مدنی نے کہا کہ یہ رپورٹ دراصل ہندوستان کے سیکولر تشخص، آئینی اقدار اور باہمی ہم آہنگی کے تحفظ کی ایک سنجیدہ اور مخلصانہ کوشش ہے۔ بابری مسجد مقدمے میں یہ کہیں ثابت نہیں ہوا کہ مسجد کسی مندر کو منہدم کر کے تعمیر کی گئی تھی، بلکہ خود سپریم کورٹ نے اپنے فیصلے کے پیراگراف 788 اور اس کے بعد کے حصوں میں واضح کیا کہ اس دعوے کے حق میں کوئی قطعی ثبوت موجود نہیں۔ انہوں نے کہا کہ فیصلے کے بعد ہندوستانی مسلمانوں نے صبر، ذمہ داری اور آئینی وفاداری کا مظاہرہ کیا، مگر اس کے باوجود گیان واپی، متھرا عیدگاہ، کمال مولی مسجد اور دیگر مذہبی مقامات سے متعلق نئے تنازعات کھڑے کیے گئے۔ انہوں نے کہا کہ یہ صرف کسی ایک طبقے کا مسئلہ نہیں بلکہ ہندوستان کے آئینی تشخص، عدالتی ساکھ اور انصاف کے بنیادی اصولوں کا معاملہ ہے، اس لیے حکومت کو اقلیتوں کے حقوق غصب کرنے والی طاقتوں کا سہارا بننے سے باز آنا چاہیے۔ ازیں قبل ساملہ کے سکریٹری جنرل ایڈوکیٹ فیروز غازی نے کلمات استقبالیہ پیش کرتے ہوئے کہا کہ تاریخ ہمیشہ اُن لوگوں کو عزت دیتی ہے جو انصاف، دیانت اور انسانی وقار کے ساتھ کھڑے رہتے ہیں۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ آئینی اخلاقیات اور ستیہ میو جیتے کا اصول آخرکار غالب آئے گا۔ پٹنہ ہائی کورٹ کے سابق جسٹس اقبال احمد انصاری نے بابری مسجد سے متعلق رپورٹ جاری کرنے پر مولانا محمود اسعد مدنی کی ستائش کی۔ انہوں نے کہا کہ ایک جج کی اصل طاقت اس کا ضمیر، بے خوفی اور انصاف پسندی ہوتی ہے، کیونکہ اگر جج خوف کا شکار ہو جائے تو انصاف متاثر ہوتا ہے۔ ان کے مطابق بابری مسجد کے مقدمے میں عدالت کا فیصلہ (decision) تھا، ججمنٹ نہیں، کیونکہ ججمنٹ کے لیے معقول دلیل کی ضرورت ہوتی ہے، جب کہ فیصلے کے لیے کسی معقول دلیل کا ہونا ضروری نہیں ہے۔

آندھرا پردیش: تیسرے بچے پر ۳۰/ہزار اور چوتھے بچے پر ملیں گے ۴۰/ہزار روپیے

آبادی بڑھانے کے لیے وزیر اعلیٰ کا اعلان، وزیر اعلیٰ این چندرا بابو نائیڈو نے کہا کہ دنیا کے کئی ممالک میں گھٹتی آبادی اور بڑھتی معمر آبادی اقتصادی ترقی کے لیے بڑا چیلنج بن چکی ہے

آندھرا پردیش کے وزیر اعلیٰ این چندرا بابو نائیڈو نے ریاست میں گھٹتی آبادی پر تشویش ظاہر کرتے ہوئے ایک بڑا قدم اٹھانے کا فیصلہ لیا ہے۔ سری کاکولم ضلع کے نرساں پیٹا میں ایک پروگرام سے خطاب کے دوران وزیر اعلیٰ نائیڈو نے تیسرے بچے کی پیدائش پر 30,000 روپے اور چوتھے بچے کی پیدائش پر 40,000 روپے دینے کا اعلان کیا۔ انہوں نے کہا کہ حکومت نے اس منصوبے کو منظوری دے دی ہے اور اگلے ایک ماہ میں اس کی مکمل تفصیلات جاری کی جائیں گی۔ وزیر اعلیٰ چندرا بابو نائیڈو نے 'سورن آندھرا-سوچھ آندھرا' پروگرام کے دوران کہا کہ ''میں نے ایک نیا فیصلہ لیا ہے۔ تیسرے بچے کی پیدائش کے فوراً بعد 30,000 روپے اور چوتھے بچے کے لیے 40,000 روپے دیے جائیں گے۔ کیا یہ اچھا فیصلہ نہیں ہے؟'' اگرچہ چندرا بابو پہلے آبادی پر قابو پانے کی بات کرتے رہے ہیں، لیکن اب ان کا کہنا ہے کہ وقت بدل گیا ہے اور سماج کو شرح پیدائش بڑھانے کے لیے مل کر کام کرنا چاہیے۔ دراصل وزیر اعلیٰ چندرا بابو نائیڈو کا یہ تازہ اعلان دوسرے بچے کی پیدائش پر 25,000 روپے کی ترغیبی رقم دینے کی پہلے والی تجویز کے بعد سامنے آیا ہے۔ اس سے قبل 5 مارچ کو انہوں نے اسمبلی کو بتایا تھا کہ ریاستی حکومت دوسرے بچے والے جوڑوں کو 25,000 روپے کی ترغیبی رقم دینے پر غور کر رہی ہے۔ وزیر اعلیٰ چندرا بابو نائیڈو نے کہا کہ آج کل کئی جوڑے اپنی آمدنی بڑھنے کے بعد صرف ایک بچہ ہی رکھنا پسند کر رہے ہیں۔ وہیں کچھ خاندان دوسرے بچے کے بارے میں تبھی سوچتے ہیں جب پہلا بچہ لڑکا نہ ہو۔ انہوں نے کہا کہ اس کی وجہ سے ریاست کی آبادی میں اضافے کی شرح مسلسل کم ہو رہی ہے۔ انھوں نے 1.2 کے ری پلیسمنٹ لیول ٹوٹل فرٹیلٹی ریٹ (ٹی ایف آر) کو برقرار رکھنے کی ضرورت پر زور دیا۔ بعد میں وزیر صحت ستیہ کمار یادو نے بتایا کہ حکومت نے تیسرے اور اس سے زیادہ بچوں والے خاندانوں کو بھی یہ فائدہ دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ وزیر اعلیٰ چندرا بابو نائیڈو نے کہا کہ کسی بھی سماج کی آبادی کو مستحکم رکھنے کے لیے کل شرح افزائش یعنی ٹی ایف آر کا 1.2 ہونا ضروری مانا جاتا ہے۔ اگر یہ شرح اس سے نیچے چلی جاتی ہے تو مستقبل میں معمر آبادی بڑھنے لگتی ہے اور کام کرنے والی نوجوان آبادی کم ہو جاتی ہے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ دنیا کے کئی ممالک میں گھٹتی آبادی اور بڑھتی معمر آبادی اقتصادی ترقی کے لیے بڑا چیلنج بن چکی ہے۔ انہوں نے خبردار کیا کہ اگر وقت رہتے اقدامات نہ کیے گئے تو ہندوستان کی کچھ ریاستوں میں بھی ایسی صورت حال پیدا ہو سکتی ہے۔ چندرا بابو نائیڈو نے یہ اعلان سری کاکولم ضلع کے نرسن پیٹا میں ایک عوامی جلسے کے دوران کیا۔

میونسپل کارپوریشن اسپتال کے اداروں کے احاطے کو صاف ستھرا، پرکشش اور تجاوزات سے پاک رکھا جائے

محکموں کے اسسٹنٹ کمشنرز کو چاہیے کہ وہ اپنے متعلقہ وارڈز میں صحت کے اداروں کا باقاعدگی سے معائنہ کریں، میونسپل کمشنر محترمہ کی ہدایت : اشونی بھیڈے

ممبئی اہلیان ممبئی کی صحت کی خدمات کے لیے ممبئی میونسپل کارپوریشن کے پاس 500 سے زیادہ صحت مراکز، بنیادی صحت کی دیکھ بھال کے مراکز، 'ہندو ہادیسمرت شیو سینا پرکھ بالا صاحب ٹھاکرے اپلا دواخانہ'، پولی کلینک، میٹرنٹی ہوم، خصوصی اسپتال اور میڈیکل کالج ہیں۔ ہر سال دو کروڑ سے زیادہ شہری ان صحت کی سہولیات سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ میونسپل کارپوریشن کی طبی خدمات کی توسیع، جدیدیت اور معیار مسلسل مزید موثر اور بہتر ہو رہا ہے۔ تاہم صحت کی بہترین خدمات کے ساتھ ساتھ یہ بھی اتنا ہی ضروری ہے کہ ان تمام صحت کے اداروں کے احاطے صاف ستھرے، تجاوزات سے پاک اور شہریوں کے روزمرہ کے کاموں سے آراستہ ہوں۔ میونسپل کمشنر اشونی بھیڈے نے ہدایت دی کہ کلینکس اور اسپتالوں کی عمارتیں پرکشش نظر آئے، رنگ و روغن یکساں ہو، احاطے میں صفائی، نظم وضبط اور حفاظت کا احساس پیدا کیا جائے اور ان صحت کے اداروں کے معیار کو باقاعدہ دیکھ بھال اور مرمت کے ذریعے برقرار رکھا جائے۔ بھیڈے نے یہ بھی ہدایت کی کہ انتظامی محکموں (وارڈز) کے اسسٹنٹ کمشنرز اپنے طور پر صحت کے مختلف اداروں کا دورہ کریں اور احاطے کی صفائی، تجاوزات کے خاتمے، مرمتی کاموں، رنگ اور شہری سہولیات کا معائنہ کریں اور ضروری اقدامات کو فوری طور پر نافذ کریں۔ ممبئی میونسپل کارپوریشن کے مختلف محکموں کی ماہانہ جائزہ میٹنگ آج (16 مئی 2026) میونسپل کارپوریشن ہیڈ کوارٹر میں منعقد ہوئی۔ ایڈیشنل میونسپل کمشنر (مغربی مضافات) ڈاکٹر وپن شرما، ایڈیشنل میونسپل کمشنر (سٹی) ڈاکٹر اشونی جوشی، ایڈیشنل میونسپل کمشنر (پروجیکٹس) ابھیجیت بنگر، ایڈیشنل میونسپل کمشنر (مشرقی مضافات) ڈاکٹر اویناش دھکنے، جوائنٹ کمشنر (ویجیلنس) ڈاکٹر ایم دیویندر سنگھ کے ساتھ جوائنٹ کمشنر، اسسٹنٹ کمشنرز، ڈپٹی کمشنرز، ڈپٹی کمشنرز اور محکمہ کے افسران میٹنگ میں موجود تھے۔ میونسپل کمشنر اشونی بھیڈے نے کہا کہ صحت کے اداروں کے معیار اور اعتبار کو وقتاً فوقتاً ڈھانچہ جاتی حفاظتی آڈٹ، ضروری مرمت اور صحت کے اداروں کی عمارتوں کی باقاعدہ دیکھ بھال کے ذریعے برقرار رکھا جانا چاہیے۔

میونسپل کارپوریشن کی ضروریات کے مطابق سیکورٹی اور ہاؤس کیپنگ اسٹاف خاکروب صاف صفائی عملہ کی مناسب دستیابی کو یقینی بنایا جائے۔ اس کے ساتھ ساتھ صحت کے اداروں کے سائن بورڈز، بیوٹیفکیشن اور مجموعی طور پر پریزنٹیشن کو مزید پرکشش، صاف ستھرا اور شہریوں پر مبنی بنانے کے لیے ضروری اقدامات کو موثر طریقے سے نافذ کیا جائے۔ متعلقہ محکموں کے اسسٹنٹ کمشنرز صحت کے اداروں کا باقاعدگی سے دورہ کریں۔ بھیڈے نے یہ بھی ہدایت دی کہ محکموں کے اسسٹنٹ انجینئرز (مینٹیننس) صحت کے اداروں کی دیکھ بھال، مرمت اور ضروری دیکھ بھال کے کام کی ذمہ داری کو موثر طریقے سے انجام دیں ممبئی میونسپل کارپوریشن کے تمام اسپتالوں میں کل 14 ہزار 653 اسپتال کے بستر دستیاب ہیں۔ نئے ہسپتالوں کی تعمیر کے بعد تقریباً 4 ہزار 556 مزید ہسپتالوں کے بستروں کا اضافہ کیا جائے گا۔ میونسپل کارپوریشن کے صحت کے نظام میں تقریباً 21 ہزار 299 مستقل ملازمین اور افسران کام کررہے ہیں اور میونسپل کارپوریشن ممبئی کے لوگوں کو زیادہ قابل، جدید اور معیاری صحت کی خدمات فراہم کرنے کے لیے مسلسل کوشاں ہے۔ صحت کے انتظام کو مزید موثر بنانے کے لیے ضروری ہے کہ نہ صرف طبی خدمات بلکہ صحت کے اداروں میں بنیادی سہولیات، حفاظت اور احاطے کے انتظام کو بھی یکساں ترجیح دی جائے۔ شہریوں کے لیے محفوظ، صاف ستھرا اور قابل رسائی ماحول بنانے کے لیے صحت کے اداروں کے احاطے میں تجاوزات اور مختلف رکاوٹوں کو دور کیا جائے۔ پانی اور بجلی کی بلاتعطل فراہمی کو یقینی بنانے کے ساتھ ساتھ فائر سیفٹی کے قوانین پر سختی سے عمل کیا جائے۔ ہسپتالوں اور کلینکوں میں بیت الخلاء کی باقاعدگی سے صفائی، دیکھ بھال اور جراثیم کشی کے ذریعے احاطے کو صاف، محفوظ اور صحت مند رکھا جانا چاہیے۔ مریضوں، عملے اور املاک کی حفاظت کے لیے ایک قابل حفاظتی نظام فراہم کیا جائے۔ اس کے علاوہ، علاقے میں مرئیت اور حفاظت کو یقینی بنانے کے لیے درختوں کی شاخوں کی باقاعدگی سے کٹائی کی جانی چاہیے۔ ممبئی میں سڑکوں کے ترقیاتی کاموں کا جائزہ لینے کے بعد میونسپل کمشنر اشونی بھیڈے نے کہا کہ سڑک کے تمام جاری کام 31 مئی 2026 تک مکمل کر لیے جائیں۔ اس موسم میں جہاں کنکریٹ کی سڑکوں کا کام ممکن نہ ہو وہاں کنکریٹ کی سڑکوں کی طرح معیاری مستی والی سڑکیں بنائی جائیں۔ یہ سڑکیں محفوظ، موزوں اور ٹریفک کے لیے یکساں سطح کی ہونی چاہئے۔ کہیں بھی ناہمواری نہیں ہونی چاہیے۔ ضرورت کے مطابق ملنگ کا کام کرتے ہوئے سڑکوں کی سطح کو متوازن کیا جائے۔ سڑکوں کے ترقیاتی کاموں کے دوران شہریوں کی حفاظت کو اولین ترجیح دی جائے اور حادثات سے بچنے کے لیے تمام ضروری احتیاطی تدابیر اختیار کی جائیں۔ انہوں نے یہ بھی ہدایت کی کہ سکولوں، ہسپتالوں اور حساس مقامات پر موجود سپیڈ بمپس کو دوبارہ نصب کیا جائے۔ انہوں نے یہ بھی ہدایت کی کہ ٹریفک سیفٹی کو مزید موثر بنانے کے لیے جدید آپشنز جیسے تھرمو پلاسٹک مارکنگ، رمبل سٹرپس وغیرہ کو ضرورت کے مطابق استعمال کیا جائے۔

وزیراعلیٰ فرنویس نے جو بائیک چلائی اسکا پی یو سی ختم ہوچکا ہے!، ورشا گائیکواڑ

وزیر اعظم نریندر مودی کی ایندھن کم استعمال کرنے کی اپیل پر عمل کرتے ہوئے ریاست کے وزیر اعلیٰ دیویندر فرنویس نے گزشتہ روز منترالیہ سے ملبار ہل میں واقع ان کی سرکاری رہائش گاہ ورشا بنگلہ تک موٹر سائیکل پر سفر کیا تھا اور 'تیل کم استعمال' کرنے کا پیغام کو عام کرنے کی کوشش کی۔ وزیر اعظم نریندر مودی کی جانب سے ایندھن کم استعمال کرنے کی اپیل پر عمل کرتے ہوئے ریاست کے وزیر اعلیٰ دیویندر فرنویس نے گزشتہ روز منترالیہ سے ملبار ہل میں واقع ان کی سرکاری رہائش گاہ ورشا بنگلہ تک بلٹ رائل اینفیلڈ موٹر سائیکل (نمبر: ایم ایچ ۰۱ / سی زیڈ ۸۳۱۴) پر سفر کیا تھا اور 'تیل کم استعمال' کرنے کا پیغام کو عام کرنے کی کوشش کی لیکن وزیر اعلیٰ نے جس موٹر سائیکل کا استعمال کیا اس کا پی یو سی سرٹیفکیٹ ۱۰ ؍جنوری ۲۰۲۵ ء ختم ہو چکا ہے۔ یہ نشاندہی ممبئی کانگریس کی صدر اور رکن پارلیمان ورشا گائیکواڑ نے 'ایکس' پر اپنے پوسٹ میں کی ہے۔ ورشا گائیکواڑ نے اپنی اس پوسٹ میں فرنویس سے سوال قائم کیا کہ ''کیا ایکسپائرڈ مال چلے گا؟'' انہوں نے کہا کہ ''وزیر اعلیٰ نے جس رائل اینفیلڈ پر یہ 'اسٹنٹ' کیا ہے اس کا پی یو سی ختم ہو چکا ہے۔'' ورشا گائیکواڑ نے آرٹی او اور ممبئی ٹریفک پولیس (ایم ٹی پی) کو متوجہ کرتے ہوئے پوچھا ہے کہ کیا یہ دونوں محکمہ وزیر اعلیٰ کے خلاف کارروائی کریں گے جس طرح پی یو سی ختم ہونے پر عام شہریوں پر کارروائی کی جاتی ہے؟۔

کرلا بھابھا اسپتال میں زچہ کی موت پر ہنگامہ تشدد کیس درج

چار ڈاکٹر پر حملہ، دو خاتون ڈاکٹروں کا استعفیٰ، دو ملزمین کی شناخت، اسپتال میں سیکورٹی سخت، ڈاکٹروں اور اسپتال انتظامیہ پر علاج میں لاپروائی و غفلت کا الزام

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) کرلا بھابھا اسپتال میں ایک مریضہ کی موت پر ہنگامہ اور تشدد کے بعد پولس نے کیس درج کرلیاہے۔ ۱۲اپریل کو ایک زچہ کی علاج کے دوران موت واقع ہوگئی اور پھر اس کے اہل خانہ نے اسپتال اور ڈاکٹرس پر علاج میں لاپروائی کا الزام عائد کیا اسپتال کے آئی سی یو میں توڑ پھوڑ اور تشدد کی واردات انجام دی اس میں تین خواتین ڈاکٹرس اور ایک مرد ڈاکٹر کو نشانہ بنایا گیا ڈاکٹروں نے اس واقعہ کے بعد کام بند کردیا اور اسپتال کی خدمات مفلوج ہوکر رہ گئی میڈیکل سپرنٹنڈنٹ ڈاکٹر ورما نے عملہ کو تحفظ کا یقین دلایا اور ڈاکٹروں پر حملہ قانون سمیت مار پیٹ اور تشدد کا کیس ملزمین پر درج کرلیا گیا ہے دو ملزمین پر کرلا پولس اسٹیشن میں ڈاکٹر کے تحفظ ایکٹ، ۳۲۴(۴)، ۱۳۲، ۳۶۵۳۵، ۷۱، ۱۱۵ بھارتیہ نیائے سہیتا بی این ایس کے تحت تعزیری مقدمہ درج کرلیاہے۔ اس معاملہ میں اب تک ملزمین کی گرفتاری عمل میں نہیں لائی گئی ہے اہل خانہ کا الزام ہے کہ ڈاکٹروں علاج میں لاپروائی برتی اور وقت پر طبی مدد نہ ملنے کے سبب مریضہ کی موت واقع ہوئی ہے اب تک پوسٹ مارٹم رپورٹ موصول نہیں ہوئی ہے۔ اس معاملہ میں سپرٹینڈنٹ ڈاکٹر نے بتایا کہ مریضہ کی ڈیلیوری کے بعد اسے سانس لینے میں شکایت ہوئی اور اسے آکسیجن کی کمی محسوس ہونے لگی جس کے سبب اسے آئی سی یو میں منتقل کیا گیا اور وہاں اس کی حالت بگڑی اور پھر اس کی موت ہوگئی پولس نے بتایا کہ اس معاملہ میں کیس درج کر کے تفتیش جاری ہے۔ بھابھا اسپتال میں اس واقعہ کے بعد ڈاکٹروں میں خوف و ہراس ہے پولس نے یہاں سیکورٹی سخت کردی ہے حالات کشیدہ ضرور ہے لیکن امن برقرار ہے۔ اس واقعہ سے خوفزدہ دو خاتون ڈاکٹروں نے استعفیٰ دیدیا ہے۔

مالیگاؤں کے درے گاؤں پہاڑی پر جواں سال شیخ ضیاء کا سنسنی خیز قتل

شہر اے ایس پی سورج گنجاڑ اور پوار واڑی پولس ٹیم تفتیش میں مصروف

مالیگاؤں: (نامہ نگار) درے گاؤں کی خاموش اور پُرسکون پہاڑیاں اُس وقت خوف اور سنسنی کی علامت بن گئیں جب مقامی لوگوں نے ایک نوجوان کی خون میں لت پت لاش پڑی دیکھی۔ مقتول کی شناخت ضیاء شیخ ہارون کے طور پر ہوئی ہے، جس کے بہیمانہ قتل نے پورے علاقے کو ہلا کر رکھ دیا ہے۔ لاش کی حالت اتنی دردناک تھی کہ موقع پر موجود افراد کے رونگٹے کھڑے ہوگئے جبکہ خواتین اور بچے خوف کے عالم میں گھروں میں دبکنے پر مجبور ہوگئے۔ اطلاعات کے مطابق صبح کے وقت چند دیہاتی معمول کے مطابق پہاڑی علاقے کی جانب گئے تھے کہ اچانک انہیں جھاڑیوں کے قریب خون کے دھبے دکھائی دیے۔ جب لوگ قریب پہنچے تو ایک نوجوان کی لاش خون میں لت پت حالت میں پڑی تھی۔ لاش دیکھتے ہی علاقے میں سنسنی پھیل گئی اور چند ہی لمحوں میں خبر پورے گاؤں میں جنگل کی آگ کی طرح پھیل گئی۔ لوگوں کی بڑی تعداد جائے واردات پر جمع ہوگئی جبکہ ہر چہرے پر خوف، حیرت اور غصے کے آثار نمایاں تھے۔ ذرائع کے مطابق مقتول ضیاء شیخ ہارون نہایت خوش اخلاق اور ملنسار نوجوان بتایا جارہا ہے، جس کی اچانک اس دردناک حالت میں موت نے اہل خانہ کو غم سے نڈھال کردیا ہے۔ گھر میں کہرام مچا ہوا ہے، والدین شدت غم سے نڈھال ہیں جبکہ رشتہ دار اور دوست انصاف کا مطالبہ کررہے ہیں۔ مقامی افراد کے مطابق مقتول کی کسی سے دشمنی سامنے نہیں آئی، جس کی وجہ سے قتل کے محرکات مزید پراسرار بنتے جارہے ہیں۔ واقعہ کی اطلاع ملتے ہی ایڈیشنل ایس سورج گنجال اپنی ٹیم کے ہمراہ فوری جائے وقوعہ پر پہنچ گئے۔ پوار واڑی پولس، فارینسک ماہرین اور تفتیشی افسران نے پورے علاقے کو گھیرے میں لے کر باریک بینی سے جانچ شروع کردی۔ فارینسک ٹیم نے خون کے نمونے، قدموں کے نشانات اور دیگر اہم شواہد جمع کیے جبکہ پولس نے قریبی علاقوں میں موجود افراد سے پوچھ گچھ بھی شروع کردی ہے۔ حکام کا کہنا ہے کہ قتل کی ہر زاویے سے تفتیش کی جارہی ہے اور جلد ہی اصل مجرم قانون کی گرفت میں ہوگا۔ علاقے میں اس وقت شدید خوف و ہراس پایا جارہا ہے۔ گاؤں کے بزرگوں کا کہنا ہے کہ اس سے قبل اتنا ہولناک واقعہ کبھی پیش نہیں آیا۔ نوجوانوں میں غصہ پایا جارہا ہے جبکہ عوام نے مطالبہ کیا ہے کہ قاتلوں کو فوری گرفتار کرکے سخت سزا دی جائے تاکہ علاقے میں امن و امان بحال ہوسکے۔ دوسری جانب سوشل میڈیا پر بھی اس افسوسناک واقعہ کی خبریں تیزی سے وائرل ہورہی ہیں۔ لوگ ضیاء شیخ ہارون کے لیے انصاف کا مطالبہ کررہے ہیں اور سوال اٹھا رہے ہیں کہ آخر ایک نوجوان کو اس بے دردی سے موت کے گھاٹ کیوں اتارا گیا؟ کیا یہ ذاتی دشمنی کا نتیجہ ہے یا پھر اس کے پیچھے کوئی اور خوفناک راز چھپا ہوا ہے؟ ان تمام سوالات کے جواب اب پولس تحقیقات کے بعد ہی سامنے آسکیں گے۔ فی الحال درے گاؤں کی فضاء سوگوار ہے، پہاڑیوں کی خاموشی خوفناک کہانی سنا رہی ہے اور ہر شخص کی زبان پر صرف ایک ہی سوال ہے۔

مالیگاؤں کے نوجوان ہوش سے کام لیں، خدمت خلق کا سب سے بڑا اپلیٹ فارم سیاست ہے، پکا علاقہ لیڈرشپ سے محروم

مالیگاؤں: (نامہ نگار) مالیگاؤں میونسپل کارپوریشن انتخابات میں سیکولر فرنٹ میں شامل سماجوادی پارٹی آج پانچ سیٹیں لیکر اقتدار کا حصہ دار ہے۔ سماجوادی پارٹی کے حوصلے بلند ہیں اور پارٹی کے لیڈران بھی پُرعزم و باہمت نظر آرہے ہیں اس لیے کہ 15 مئی بروز جمعہ کو شب دس بجے سماجوادی پارٹی آفس آگرہ روڈ پر یوا جن سبھا و عہدوں کی تقسیم اور یوا جن سبھا آفس کے افتتاح کی تقریب عمل میں آئی۔ اس موقع پر سماجوادی پارٹی کے یوا جن سبھا کے ریاستی سیکریٹری مستقیم ڈگنیٹی نے نوجوانوں سے اپنی مخاطبت میں کہا کہ لوگوں کا کام کرنا سیاست ہے۔ روزانہ ایک دو گھنٹہ عوام کیلئے کام کریں، صرف فوٹو نکلوانے سے کوئی لیڈر نہیں بنتا، سیاست میں عوام کی مدد کرنا ہی اصل سیاست ہے، اگر آج سے ہی نوجوان آگے آئیں گے اور قوم وملت کی خدمت کرینگے تو انہیں آئندہ اپنے اور عوام کے مسائل حل کرنے میں آسانی پیدا ہوگی، ظلم وناانصافی کیخلاف جب تک نوجوان کھڑے نہیں ہونگے ہم پر فرقہ پرستوں کی جانب سے عتاب ڈالا جائے گا، مستقیم ڈگنیٹی نے جارحانہ انداز میں اپنی بات پیش کرتے ہوئے کہا کہ آپ عوامی کام کاج کرتے رہیں، ایف ڈی او، تحصیلدار، کارپوریشن اور بجلی کمپنی میں جاکر عوام کا کام کریں اور اگر کوئی آفیسر جان بوجھ کر کام نہیں کرتا ہے تو انکے خلاف آواز اٹھائیں، انہیں سبق سکھائیں اور ضرورت پڑی تو کیس بھی بنوائے ہم آپکے ساتھ ہیں اور اپکو رہا کروانے کیلئے تیار ہیں۔ مستقیم ڈگنیٹی نے کہا کہ آج جان بوجھ کر مسلمانوں کو نشانہ بنایا جارہا ہے، فرقہ پرست طاقت اقلیتیوں کو ٹارگیٹ کررہی ہیں ایسے میں نوجوانوں کو جوش وہوش سے کام لینا چاہیے، انہوں نے موجودہ سیاسی صورتحال پر تبادلہ خیال کرتے ہوئے کہا کہ شہر کے ایم ایل اے کو کیا ہوگیا ہے؟ جنم داخلہ معاملہ میں گرفتار انکے آفس سیکرٹری کو انہوں نے نہیں چھڑایا لیکن ایک ریپسٹ کی مدد کرتے رہے ہیں اور بڑی شان سے اس ریپسٹ کا استقبال مشاورت چوک میں کرتے ہیں انہیں شرم نہیں آتی، مستقیم ڈگنیٹی نے کہا کہ ایم ایل اے ورکنگ کمیٹی نہیں بلکہ کانڈویلیہ کمیٹی ہے، ایم ایل اے ریپسٹ کا استقبال کرتے ہیں اور جنم داخلہ کے ملزم آصف انجم کو ہم رہا کرواتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم ہروقت عوام کی مدد کیلئے تیار ہیں۔ یہاں مستقیم ڈگنیٹی نے اعلان کیا کہ آئندہ ایک ماہ بعد یوتھ ونگ کی بڑی کانفرنس کا انعقاد کیا جائے گا جس میں نوجوان ایم ایل اے و ایم پی کو مدعو کیا جائے گا۔ اس موقع پر سماجوادی پارٹی کی صدر شان ہند نہال احمد نے کہا کہ شہر کا پکا علاقہ لیڈرشپ سے محروم ہوگیا ہے، انہوں نے کہا کہ سماجوادی پارٹی کو شہر کے پکے علاقوں سے پانچ ہزار سے زائد ووٹ ملی ہیں۔

ملت اردو ہائی اسکول، مالیگاؤں کا ایس ایس سی

بورڈ امتحان ۲۰۲۶ء میں تاریخی اور شاندار مظاہرہ

مالیگاؤں: (نامہ نگار) علم، محنت، دعا اور عزم مسلسل جب ایک ساتھ جمع ہوجائیں تو کامیابی خود قدم چومنے آتی ہے۔ اسی حقیقت کو ایک بار پھر ثابت کرتے ہوئے احمد نسیم مینا نگری ایجوکیشنل سوسائٹی کے زیرِ اہتمام چلنے والے ملت اردو ہائی اسکول، لبیک ہوٹل کے پیچھے، مالدہ شیوار، مالیگاؤں نے مہاراشٹر اسٹیٹ بورڈ کے ایس ایس سی (دسویں جماعت) امتحان 2026 میں بے مثال، شاندار اور قابلِ فخر کامیابی حاصل کرکے پورے علاقے کا سر فخر سے بلند کردیا ہے۔ اس سال اسکول کے 34 طلبہ نے بورڈ امتحان میں شرکت کی، جن میں سے 32 طلبہ نے کامیابی حاصل کرتے ہوئے 11.94٪ کا شاندار رزلٹ پیش کیا۔ یہ صرف ایک عددی کامیابی نہیں بلکہ اساتذہ کی شب وروز محنت، والدین کی دعاؤں، طلبہ کی لگن اور ادارے کی بہترین تعلیمی و اخلاقی تربیت کا روشن ثبوت ہے۔ ملت اردو ہائی اسکول نے ایک بار پھر یہ ثابت کردیا کہ اگر ادارے کا مقصد صرف کتابی تعلیم نہ ہو بلکہ طلبہ کی شخصیت سازی، اخلاقی تربیت اور روشن مستقبل کی تعمیر ہو تو کامیابیاں قدم چومتی ہیں۔ اس کامیابی کے پیچھے وہ بے شمار راتیں شامل ہیں جن میں طلبہ نے جاگ کر محنت کی، وہ دعائیں شامل ہیں جو ماؤں نے تہجد میں مانگیں، وہ امیدیں شامل ہیں جو والدین نے اپنے بچوں کی آنکھوں میں سجائیں، اور وہ خلوص شامل ہے جس کے ساتھ اساتذہ نے اپنے شاگردوں کی رہنمائی کی۔ یہی وجہ ہے کہ اس سال کئی طلبہ نے نمایاں نمبرات حاصل کرتے ہوئے ادارے اور اپنے خاندان کا نام روشن کیا۔ اسکول کے نمایاں کامیاب طلبہ میں سرفہرست ہیں: اول: محمد حذیفہ محمد ساجد 60.85٪ دوم: ندا انجم علیم احمد 60.78٪ سوم: زویا بانو پپو احمد 40.78٪ چہارم: انصاری محمد اریب محمد شارق 00.78٪ پنجم: عافیہ پروین جمیل بیگ 40.76٪ ان ہونہار طلبہ کی یہ کامیابی نہ صرف ان کی ذاتی محنت کا نتیجہ ہے بلکہ آنے والی نسلوں کے لیے بھی ایک روشن مثال ہے کہ مستقل مزاجی، محنت اور صحیح رہنمائی کے ذریعے ہر منزل حاصل کی جاسکتی ہے۔ ان طلبہ نے ثابت کردیا کہ مالیگاوں کی سرزمین صلاحیتوں سے مالامال ہے اور اگر صحیح مواقع فراہم کیے جائیں تو یہاں کے بچے ہر میدان میں اپنی کامیابیوں کا پرچم لہرا سکتے ہیں۔ اس عظیم کامیابی پر سوسائٹی کے صدر محترم الحاج شیخ شاکر عبدالشکور صاحب نے تمام کامیاب طلبہ، والدین اور اساتذہ کرام کو دل کی گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتے ہوئے کہا کہ "طلبہ کی یہ کامیابی اساتذہ کی مسلسل محنت، والدین کے اعتماد اور بچوں کی انتھک جدوجہد کا حسین ثمرہ ہے۔ ہمارا مقصد صرف نصابی تعلیم فراہم کرنا نہیں بلکہ طلبہ کی بہترین اخلاقی تربیت، کردار سازی اور ایک روشن و باوقار مستقبل کی تعمیر بھی ہے۔ ہمیں یقین ہے کہ یہی طلبہ آگے چل کر قوم وملت کا قیمتی سرمایہ ثابت ہوں گے۔" اسکول کے ہیڈ ماسٹر، معلمین اور انتظامیہ نے بھی اس کامیابی پر بے حد خوشی کا اظہار کیا اور کہا کہ ملت اردو ہائی اسکول ہمیشہ سے معیاری تعلیم، بہترین نظم وضبط، دینی و اخلاقی اقدار اور طلبہ کی ہمہ جہت ترقی کے لیے کوشاں رہا ہے۔ ادارہ آئندہ بھی اسی جذبے، خلوص اور عزم کے ساتھ اپنی تعلیمی خدمات انجام دیتا رہے گا تاکہ علاقے کے بچے بہترین تعلیم حاصل کرکے ملک وملت کا نام روشن کرسکیں۔ اس شاندار کامیابی کی خبر پورے علاقے میں خوشی کی لہر بن کر پھیل گئی۔ سرکردہ شخصیات، سماجی کارکنان، والدین اور عوام الناس نے اسکول کی اس عظیم کامیابی پر دلی مسرت کا اظہار کرتے ہوئے کامیاب طلبہ کے روشن مستقبل کے لیے نیک تمنائیں پیش کیں۔ ہر زبان پر ملت اردو ہائی اسکول کی محنت، نظم وضبط اور بہترین کارکردگی کی تعریف سنائی دے رہی ہے۔

ممبئی اندھیری کے ایسٹ وارڈ میں

وشو ہندو پریشد کی لینڈ جہاد کے نام پر شر انگیزی

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) اندھیری کے ایسٹ وارڈ پر بی ایم سی کے خلاف احتجاجی مظاہرہ کے بعد یہاں کشیدگی پھیل گئی لو جہاد لینڈ جہاد کی آڑ میں وشو ہندو پریشد اور بجرنگ دل نے شر انگیزی کا مظاہرہ کرتے ہوئے وارڈ آفس کے باہر احتجاجی مظاہرہ کرتے ہوئے سڑک کو جام کردیا جس کے سبب یہاں کا ماحول خراب ہوگیا اور حالات کشیدہ ہوگئے یہاں پولس نے حالات کو قابو میں کرلیا ڈی سی پی دتہ نلاوڑے نے کہا کہ احتجاجی مظاہرہ کے دوران حالات کشیدہ ضرور ہوگئے تھے لیکن پولس نے وشو ہندو پریشد کے رضا کاروں کے ساتھ مل کر حالات سازگار بنایا اب حالات پرامن ہے انہوں نے بتایا کہ مورچہ اور احتجاجی مظاہرہ پرامن طریقے سے اختتام پذیر ہوگیا اس کیلئے پولس نے سخت حفاظتی انتظامات کئے تھے۔ پولس کا سخت پہرہ تھا وشو ہندو پریشد کے لیڈران نے یہاں مسجد پر کارروائی کا مطالبہ کیا اور شر انگیزی کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہا کہ مسجد پر کارروائی ہونی چاہئے ساتھ ہی وارڈ افسران پر کرپشن اور بدعنوانی کا الزام عائد کرتے ہوئے مسلمانوں سے ان کے ساز باز کا بھی سنگین الزام عائد کیا ہے اس سے اندھیری کا ماحول خراب کرنے کی سازش وشو ہندو پریشد نے کی تھی جسے پولس نے ناکام بنادیا اور ڈی سی پی دتہ نلاوڑے نے مظاہرین کو سمجھایا اور بعدازاں برامن مظاہرہ ختم ہوگیا۔ مظاہرین نے یہاں سڑک کو پوری طرح سے جام کردیا تھا جس کے سبب لوگوں کو پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑا اتنا ہی نہیں ٹریفک نظام بھی درہم برہم ہوگیا۔

مہاراشٹر حکومت کا نوٹس: اولا، اوبر اور ریپیڈو کی بائیک ٹیکسی ایپس ہٹانے کا حکم

مہاراشٹر حکومت نے ایپل اور گوگل کو نوٹس جاری کرتے ہوئے کئی رائیڈ ہیلنگ ایپس کو اپنے اسٹورز سے حذف کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ اولا، اوبر اور ریپیڈو کی بائیک ٹیکسی سروسیز ریاست میں شدید جانچ کی زد میں ہیں، جبکہ وزیرِ ٹرانسپورٹ پرتاپ سرنائک نے حال ہی میں ان کمپنیوں کے مالکان کے خلاف فوجداری کارروائی کا مطالبہ بھی کیا ہے۔ انڈین ایکسپریس کی ایک رپورٹ کے مطابق، مہاراشٹر اسٹیٹ سائبر ڈپارٹمنٹ نے جمعہ کو دونوں ٹیکنالوجی کمپنیوں کو نوٹس بھیجے۔ ان نوٹس میں انفارمیشن ٹیکنالوجی ایکٹ ۲۰۰۰ ؍کا حوالہ دیتے ہوئے کمپنیوں سے کہا گیا کہ وہ ان ایپس کو ایپل ایپ اسٹور اور گوگل پلے اسٹور سے ہٹا دیں اور ان تک رسائی بند کردیں۔ سرنائک نے اخبار کو بتایا: ''ہم نے مہاراشٹر سائبر کے ذریعے گوگل اور ایپل کو ان ایپس کے بارے میں خطوط بھیجے ہیں۔ مہاراشٹر میں بائیک ٹیکسی غیر قانونی طور پر چل رہی ہیں اور اس کے مطابق کارروائی کی جارہی ہے۔'' یہ حکم اس وقت سامنے آیا ہے جب چند روز قبل ہی سرنائک نے مہاراشٹر پولیس کو ہدایت دی تھی کہ وہ اولا، اوبر اور ریپیڈو جیسی کمپنیوں کی غیر مجاز بائیک ٹیکسی ایپس بند کرے۔ سائبر کرائم ڈپارٹمنٹ کو بھیجے گئے خط میں ان کمپنیوں کے مالکان کے خلاف مقدمات درج کرنے کا مطالبہ بھی کیا گیا تھا۔ بائیک ٹیکسیوں کے حوالے سے تنازع ۲۰۲۲ء کے آخر میں شروع ہوا تھا، جب ریاستی حکومت نے ریپیڈو کو ایگریگیٹر لائسنس دینے سے انکار کردیا تھا۔ جنوری ۲۰۲۳ء تک تمام بائیک ٹیکسی سروسیز معطل کردی گئی تھیں، حالانکہ ریپیڈو نے سپریم کورٹ سے رجوع بھی کیا تھا۔ بعدازاں مہاراشٹر حکومت کو بائیک ٹیکسیوں کیلئے ایگریگیٹر پالیسی بنانے کی ہدایت دی گئی۔ اپریل ۲۰۲۵ء میں یہ پابندی ختم کردی گئی اور ۱۰۰ ؍فیصد الیکٹرک گاڑیوں کیلئے قانونی طور پر آپریشن کی اجازت دے دی گئی۔ مہاراشٹر بائیک ٹیکسی قواعد کے نوٹیفکیشن کے بعد اولا، اوبر اور ریپیڈو کو ایک باقاعدہ فریم ورک کے تحت کام کرنے کی اجازت ملی۔ حکومت نے ان کمپنیوں کو ۳۰ ؍روزہ عارضی لائسنس جاری کئے تھے تاکہ وہ لازمی دستاویزات جمع کراسکیں اور مکمل طور پر الیکٹرک فلیٹ میں منتقل ہوسکیں۔ تاہم، بعد کے مہینوں میں کئی تنازعات سامنے آئے، اور آخرکار ۱۰ ؍مارچ کو مہاراشٹر حکومت نے اولا، اوبر اور ریپیڈو کو جاری کئے گئے تمام عارضی پرمٹ منسوخ کردیے۔ وزیر ٹرانسپورٹ پرتاپ سرنائک کے مطابق، تینوں کمپنیوں نے مطلوبہ دستاویزات جمع نہیں کرائیں اور نہ ہی گرین پلیٹ الیکٹرک گاڑیوں میں منتقلی مکمل کی۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ کئی پٹرول بائیکس جن میں بعض مہاراشٹر سے باہر رجسٹرڈ تھیں، مسافروں کو لے جانے کیلئے استعمال کی جارہی تھیں۔

اشتہارات کیلئے اسپیشل آفر

روزنامہ ممبئی رابطہ میں بہترین اور مزین اشتہارات دینے کیلئے ہم سے رابطہ کریں

22-49730011 / 22-49731366

mumbairaabta@gmail.com

7506100010

گڈچرولی پولیس فورس کا ماؤازم کے خلاف آپریشن پر ہار شروع

مہاراشٹر میں ماؤنوازوں کے خلاف فورسیز کی مسلسل کارروائی ۸ ؍ماؤنواز گرفتار

ممبئی گڈچرولی پولس فورس اور سی آر پی ایف نے کل 08 ماؤنوازوں کو گرفتار کیا، جس میں ایک خونخوار ماؤسٹ بھی شامل تھا جو 07 فروری 2026 کو فودیواڑا انکاؤنٹر میں ایک C-60 جوان کی ہلاکت میں سرگرم تھا، مسلسل تلاشی مہم کے دوران دو ڈی وی سی ایم، دو پی پی سی ایم اور چار ممبرز سطح کے ماؤنوازوں کو گرفتار کیا گیا، ریاست تلنگانہ سے 04، موضع کمنار سے 02 اور موضع نیتالہ سے کل 08 ماؤنوازوں کو ہتھیاروں کے ساتھ گرفتار کیا گیا، کمپنی نمبر 10 ویں ڈی وی سی ایم راجو منگلو ویکو اور اس کی بیوی جانی عرف ناگی یملا (پی پی سی ایم، کمپنی نمبر 10) کو موجا کمنار سے 01 اے کے 47 رائفل، 303.01 رائفل اور 01 بارہ بور رائفل کے ساتھ گرفتار کیا گیا۔ 02 خواتین ماؤنوازوں کو موضع نائتالہ سے ان کی 01SLR رائفل، 01 بارہ بور رائفل، 01 سنگل شاٹ رائفل اور دیگر ماؤنواز مواد کے ساتھ حراست میں لیا گیا۔ چھان بین کے دوران موصول ہونے والی معلومات کی بنیاد پر، ماؤنوازوں نے قتل کے مقصد سے چھپائے گئے ہتھیاروں کا ایک بڑا ذخیرہ اور مجموعی طور پر روپے 65 لاکھ 34 ہزار کی نقدی ضبط کرلی گئی مہاراشٹر حکومت نے کل روپے کے انعام کا اعلان کیا تھا۔ تمام آٹھ ماؤنوازوں پر 64 لاکھ انعام رکھا تھا آپریشن کے دوران، ماؤنوازوں سے کل 51 آتشیں اسلحہ ضبط کیا گیا جن میں 02 ایل ایم جی رائفل، 04 اے کے 47 رائفل، 04 ایس ایل آر رائفلیں، 03 انساس رائفلیں شامل ہیں۔ گڈچرولی ضلع میں ماؤنواز تحریک کو فیصلہ کن دھچکا: ریکارڈ پر ایک بھی ماؤنواز باقی نہیں ہے۔ گڈچرولی ضلع میں ماؤازم تقریباً ختم ہو چکا ہے اور گڈچرولی ضلع میں ماؤنوازوں کی تحریک بھی تقریباً ختم ہو چکی ہے۔ گڈچرولی پولس فورس کے ریکارڈ پر موجود باقی ماؤنوازوں کو پولس فورس نے بار بار ہتھیار ڈالنے کی اپیل کی تھی۔ تاہم، خود سپردگی کے بغیر روپوشی کی کوشش کرنے والے ماؤنوازوں کو تلاش کرنے کے لیے، گڈچرولی پولس فورس کی طرف سے ایک خصوصی تلاشی مہم شروع کی گئی اور خفیہ معلومات کی بنیاد پر، پولیس سپرنٹنڈنٹ، گڈچرولی ایم رمیش کی قیادت میں "آپریشن فائنل اسٹرائیک" نافذ کیا جارہا تھا۔ اس کی بنیاد پر گڈچرولی پولس نے خفیہ اطلاع کی بنیاد پر کل 08 ماؤنوازوں، 04 کو تلنگانہ ریاست سے، 02 کو موجا کمنار سے اور 02 کو موجا نائتلہ سے گرفتار کیا ہے۔ تفصیلات کے مطابق 12/05/2026 کو اسپیشل آپریشن گروپ، پرہنیتا کی ایک پولس ٹیم رکماپور ریلوے اسٹیشن، ضلع کے لیے روانہ ہوئی تھی۔ وقار آباد (تلنگانہ) ایک خفیہ مخبر سے موصول ہونے والی اطلاع کی بنیاد پر۔ 13 مئی 2026 کو مذکورہ ریلوے اسٹیشن پہنچ کر موصول ہونے والی اطلاع کی تصدیق کرتے ہوئے اسٹیشن سے 03 نامعلوم مردوں اور 01 نامعلوم خاتون نے پولیس ٹیم کو دیکھ کر مشکوک انداز میں فرار ہونے کی کوشش کی، پولیس ٹیم نے ان کا پیچھا کیا اور انتہائی احتیاط کے ساتھ انہیں حراست میں لے لیا۔ حراست میں لیے جانے کے بعد جب ان سے پوچھ گچھ کی گئی تو انھوں نے اپنا نام 1) جیارام مونگے گواڈے، (پی پی سی ایم کمپنی نمبر 10) گینال گوڈا، تال میں بتایا۔ ایٹاپلی، ضلع گڈچرولی، 2) مکیش عرف لچھو لکو اولم (پربھاکر کا باڈی گارڈ)، پیڈیا، تال۔ گنگلور، ضلع بیجاپور (Ch.G) 3) وجے عرف منگڈو ہنگا گاتمو (زون ٹی ڈی ممبر) چملیپیٹا، تال۔ کوٹا، ضلع سکما (Ch.G)، اور 4) راجیتا عرف شمبتی کوسامادوی (ممبر کوردلم، کمپنی نمبر 05)، کونڈاکوٹ، ضلع۔ نارائن پور (Ch.G)۔

ممبئی رابطہ مرشدانِ خبر MUMBAIRAABTA

جنوبی کوریا: مقامی انتخابات سے قبل ۵۰۰ر سے زائد امیدوار بلامقابلہ منتخب

جنوبی کوریا کے مقامی انتخابات سے قبل ۵۰۰ر سے زائد امیدوار بلامقابلہ منتخب ہوگئے، جبکہ انتخاب ۳ر جون کو ہوں گے۔

جنوبی کوریا کی مقامی میڈیا نے سنیچر کو ملک کے الیکشن واچ ڈاگ کا حوالہ دیتے ہوئے خبر دی کہ ۳ر جون کے مقامی انتخابات سے قبل اپنے حلقوں میں بلامقابلہ انتخاب لڑنے کے بعد مجموعی طور پر ۵۱۳ر امیدوار بلامقابلہ منتخب ہوگئے ہیں۔ نیوز ایجنسی یونہاپ کے مطابق، نیشنل الیکشن کمیشن نے کہا کہ بلامقابلہ یا امیدواروں کی ناکافی تعداد کی وجہ سے ۳۰۷ر انتخابی حلقوں میں ووٹ نہیں ڈالے جائیں گے۔ واضح رہے کہ بلاووٹ منتخب ہونے والوں میں تین مقامی حکومتی سربراہ شامل ہیں، گوانگجو کے ضلع سیو کے سربراہ کم آئی-گینگ، گوانگجو کے ضلع نیم کے چیف کم بیونگ نائے، اور سیول کے بالکل جنوب میں واقع شہر سیہنگ کے میئر لم بیونگ ٹیک، یہ تینوں حکمران جماعت ڈیموکریٹک پارٹی سے تعلق رکھتے ہیں۔ یاد رہے کہ گوانگجو کو طویل عرصے سے ڈیموکریٹک پارٹی کا گڑھ سمجھا جاتا ہے، جبکہ سیہنگ میں، مرکزی حزبِ اختلاف پیپل پاور پارٹی نے ممکنہ امیدواروں کی کمی کا حوالہ دیتے ہوئے کوئی امیدوار نہیں اتارا۔ جبکہ باقی ۵۱۰ر بلامقابلہ کامیاب امیدوار مختلف اضلاع کے مقامی کونسل کے اراکین ہیں۔ کمیشن کے مطابق، دو روزہ نامزدگی کی مدت کے دوران جون کے انتخابات کے لیے ۷۸۲۹ر امیدواروں نے اندراج کرایا۔ جبکہ آنے والا انتخاب ۱۶ر میٹروپولیٹن شہروں اور صوبوں میں کلیدی مقامی سربراہی عہدوں کے ساتھ تعلیمی سپرنٹنڈنٹس اور قومی اسمبلی کی ۱۴ر خالی نشستوں کا تعین کرے گا۔ ذہن نشین رہے کہ بلامقابلہ انتخاب کوئی علاحدہ واقعہ نہیں ہے، بیشتر جمہوری ملکوں میں اس قسم کے انتخابات میں امیدوار بلامقابلہ منتخب ہوتے آئے ہیں، جس میں مختلف پارٹیوں کا غیر اعلان شدہ سمجھوتہ ایک کلیدی حیثیت رکھتا ہے، اس کے علاوہ اندراج کے آخری اوقات میں امیدواروں کے پرچہ نامزدگی میں خامیاں انہیں انتخاب لڑنے کیلئے نااہل قرار دے دیتی ہیں، اس کے علاوہ پارٹیاں لائق امیدواروں کا حیلہ کرکے بھی کئی سیٹوں پر امیدوار نہیں کھڑا کرتی ہیں، یا وہ کسی حلقے کو اتنی اہمیت نہیں دیتی ہیں، جس کی وجہ سے وہاں اس پارٹی کا کوئی امیدوار نہیں ہوتا، انہیں سب وجوہات کی بنا پر مقابل امیدوار بلامقابلہ منتخب ہوجاتا ہے، جو ایک عام سی بات ہے۔ تاہم جنوبی کوریا میں اس بڑی تعداد میں امیدواروں کا بلامقابلہ منتخب ہونا، جمہوری عمل میں عوامی شرکت کے تعلق سے خدشات پیدا کرتا ہے۔

چین خطے کے امن کیلئے سب سے بڑا خطرہ

تائی پے: تائیوان نے چین کو ایشیا بحرالکاہل کے خطے میں امن واستحکام کیلئے سب سے بڑا خطرہ قرار دیتے ہوئے بیجنگ کی بڑھتی ہوئی فوجی جارحیت پر شدید تنقید کی ہے۔ یہ ردعمل امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ اور چینی صدر شی جن پنگ کے درمیان بیجنگ میں ہونے والی اہم ملاقات کے بعد سامنے آیا۔ تائیوان کی وزارت خارجہ نے ایک بیان میں کہا کہ چین ہی علاقائی امن وسلامتی کے لیے واحد اور سب سے بڑا خطرہ ہے۔ وزارت کے مطابق بیجنگ مسلسل تائیوان کے گرد فوجی دباؤ، فضائی دراندازی اور نام نہاد "گرے زون" حکمت عملی کے ذریعے خطے کو غیر مستحکم کر رہا ہے۔ چینی صدر شی جن پنگ نے صدر ٹرمپ سے ملاقات کے دوران کہا تھا کہ تائیوان کا مسئلہ امریکہ اور چین کے تعلقات کا سب سے اہم موضوع ہے۔ انہوں نے خبردار کیا کہ اگر اس معاملے کو درست انداز میں نہ سنبھالا گیا تو دونوں ممالک کے درمیان تصادم اور حتیٰ کہ براہ راست تنازع بھی ہوسکتا ہے۔ اس کے جواب میں تائیوان نے واضح کیا کہ جمہوریہ چین (تائیوان) اور عوامی جمہوریہ چین ایک دوسرے کے تابع نہیں ہیں اور بیجنگ کو کسی بھی بین الاقوامی فورم پر تائیوان کی نمائندگی کا کوئی حق حاصل نہیں۔ تائیوانی حکومت نے کہا کہ وہ امریکہ اور دیگر جمہوری ممالک کے ساتھ دفاعی، اقتصادی اور سفارتی تعاون جاری رکھے گا تاکہ خطے میں امن، استحکام اور خوشحالی کو یقینی بنایا جاسکے۔ تائیوان کی کابینہ کی ترجمان مچلی لی نے کہا کہ چین کی فوجی سرگرمیاں اور توسیع پسندانہ عزائم بحرالکاہل کے خطے میں عدم استحکام کی بنیادی وجہ ہیں۔

ڈی آر ایف رپورٹ نے خواتین اور پسماندہ گروہوں کے خلاف پاکستان میں ڈیجیٹل بدسلوکی کے بڑھتے ہوئے بحران کو بے نقاب کیا

اسلام آباد: آج، ڈیجیٹل رائٹس فاؤنڈیشن نے پاکستان میں خطرے سے دوچار کمیونٹیز کے خلاف ڈیجیٹل خطرات کے عنوان سے ایک بڑی نئی رپورٹ جاری کی، جس میں پاکستان بھر میں خواتین، ٹرانس ویمن، صحافیوں، وکلاء، مذہبی اقلیتوں اور انسانی حقوق کے محافظوں کو درپیش آن لائن تشدد کے پیمانے اور شدت کو دستاویز کیا گیا ہے۔ ڈی آر ایف کے فلیگ شپ، سروائیور سنٹرڈ ڈیجیٹل سیکیورٹی ہیلپ لائن کے ڈیٹا پر روشنی ڈالتے ہوئے، رپورٹ مئی 2024 اور دسمبر 2025 کے درمیان سنبھالے گئے 041,5 نئے کیسز کا تجزیہ کرتی ہے اور ڈیجیٹل نقصان کے گہرے جنس اور شناخت پر مبنی منظرنامے کو ظاہر کرتی ہے۔ نتائج سے پتہ چلتا ہے کہ پاکستان میں خواتین اور ٹرانس خواتین کو ہیکنگ، تصویر پر مبنی بدسلوکی کے ذریعے تیزی سے نشانہ بنایا جارہا ہے جس میں AI سے تیار کردہ ڈیپ فیکس، بلیک میل، جنسی استحصال، اور مربوط آن لائن ہراساں کرنے کی مہم جو اکثر زندہ بچ جانے والوں کو خاموش کرنے، الگ تھلگ کرنے، ڈرانے یا سماجی طور پر سزا دینے کے لیے بنائی جاتی ہے۔ رپورٹ میں مزید متنبہ کیا گیا ہے کہ پاکستان میں ڈیجیٹل خطرات الگ تھلگ واقعات نہیں ہیں، بلکہ ایک وسیع تر ساختی ناکامی کا حصہ ہیں جس میں کمزور کمیونٹیز سست پلیٹ فارم کے ردعمل، ناقابل رسائی سیکیورٹی انفراسٹرکچر، اور سائبر کرائم سسٹم کے ذریعے بے نقاب ہوجاتی ہیں جو اکثر بچ جانے والوں کو ناکام بنا دیتے ہیں۔ رپورٹ فعال واقعات کے دوران تجویز کردہ ڈیجیٹل سیکیورٹی ٹولز کی تاثیر اور استعمال کا بھی جائزہ لیتی ہے۔ نتائج سے پتہ چلتا ہے کہ بہت سے وسیع پیمانے پر تجویز کردہ ٹولز گلوبل ساؤتھ میں صارفین کو درپیش حقیقتوں کا حساب نہیں رکھتے ہیں، بشمول کم بینڈوتھ ماحول، غیر مستحکم کنیکٹیویٹی، زبان تک رسائی کے فرق، اور لاگت کی رکاوٹیں۔ ڈی آر ایف پاکستان کے سائبر کرائم اور قانون نافذ کرنے والے اداروں، خاص طور پر نیشنل سائبر کرائم انویسٹی گیشن ایجنسی سے مطالبہ کر رہا ہے کہ وہ زندہ بچ جانے والے اور صنفی حساس طریقہ کار کو اپنائیں جن میں شفاف ٹائم لائنز اور انتقامی کارروائیوں کے خلاف تحفظات ہیں۔ یہ تنظیم سوشل میڈیا پلیٹ فارمز پر بھی زور دے رہی ہے کہ وہ ہنگامی رپورٹنگ سسٹم قائم کریں جس میں گارنٹیڈ ریسپانس ٹائم لائنز اور اینٹی ایمپلیفیکیشن اقدامات ہوں تاکہ جائزے کے ادوار کے دوران نقصان دہ مواد کے پھیلاؤ کو محدود کیا جاسکے۔ ڈی آر ایف کے بانی نگہت داد نے کہا، ڈیپ فیکس، ہیکنگ، جنسی استحصال اور مربوط بدسلوکی پاکستان میں خواتین اور پسماندہ کمیونٹیز کے خلاف کنٹرول کے ہتھیار بن چکے ہیں۔ ڈیجیٹل تشدد صرف مجازی نہیں ہے۔ یہ لوگوں کی حفاظت، کیریئر اور عوامی زندگی میں حصہ لینے کی صلاحیت کو فعال طور پر نئی شکل دے رہا ہے۔

بلوچستان میں سیاسی کارکنوں کو ہراساں اور جبر کا سامنا ہے: ڈاکٹر مہرنگ بلوچ

ڈاکٹر بلوچ نے کہا کہ بی وائی سی کی ایک سرگرم رکن فوزیہ بلوچ جو مسلسل ناانصافی کے خلاف کھڑی ہے، کو بھی بار بار نشانہ بنایا جارہا ہے

کوئٹہ: جیل میں قید حقوق کے کارکن اور بلوچ یکجہتی کمیٹی کی چیف آرگنائزر ڈاکٹر مہرنگ بلوچ نے کہا ہے کہ بلوچستان میں جبری گمشدگیوں، ماورائے عدالت قتل اور جبری پریس کانفرنسوں کی حالیہ لہر انتہائی تشویشناک ہے، اور خبردار کیا ہے کہ پرامن سیاسی اظہار اور انسانی حقوق کی وکالت کی جگہ دن بدن کم ہوتی جارہی ہے۔ 13 مئی کو کوئٹہ کی ہدہ جیل سے جاری ہونے والے ایک بیان میں ڈاکٹر بلوچ نے کہا کہ انصاف کا مطالبہ کرنے والوں کو ڈرا دھمکا کر خاموش کیا جارہا ہے جبکہ پاکستانی ریاست کی جانب سے پرامن پلیٹ فارمز کو نشانہ بنایا جارہا ہے۔ "ہر انسان کو حق ہے کہ وہ ناانصافی اور انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کے خلاف آواز اٹھائے لیکن جب پاکستانی ریاست کی جانب سے پرامن پلیٹ فارمز کو نشانہ بنایا جائے تو عوام کے پاس کیا آپشن رہ جاتے ہیں؟ ڈاکٹر بلوچ نے سوال کیا کہ جب عدالتی نظام اور ریاستی ادارے مظلوموں کو تحفظ فراہم کرنے میں ناکام رہتے ہیں اور بلوچ عوام کے دکھوں پر خاموش رہتے ہیں تو خاندان کہاں جائیں؟ حالیہ واقعات کا حوالہ دیتے ہوئے، ڈاکٹر بلوچ نے کہا کہ انسانی حقوق کے محافظ اور بی وائی سی کے رکن نذر مری بلوچ کو جبری طور پر لاپتہ کردیا گیا، انہوں نے مزید کہا کہ آج تک ان کے ٹھکانے کے بارے میں کوئی معلومات فراہم نہیں کی گئیں۔ انہوں نے ذیشان ظہیر بلوچ کے کیس کا بھی حوالہ دیا، جس کے والد ظہیر احمد کو 13 اپریل 2015 سے جبری طور پر لاپتہ کردیا گیا تھا۔ ڈاکٹر بلوچ نے کہا کہ ذیشان اپنے ہی خاندان میں جبری گمشدگی کا بوجھ اٹھاتے ہوئے پلا بڑھا، لیکن انصاف ملنے کے بجائے، 29 جون، 2025 کو خود ہی قتل کردیا گیا۔ ڈاکٹر بلوچ نے کہا کہ ذیشان کا خاندان، جو پہلے ہی "برسوں کے مصائب سے بکھرا ہوا" ہے، مسلسل ہراساں کیے جانے اور دباؤ کا سامنا کر رہا ہے، انہوں نے مزید کہا کہ ان کی بہن، ادیبہ بلوچ کو حال ہی میں ایک پریس کانفرنس پر مجبور کیا گیا تاکہ وہ عوامی طور پر خود کو بی وائی سی سے دور کرسکے۔ انہوں نے کہا کہ اس طرح کی کارروائیاں اس بات کی عکاسی کرتی ہیں کہ خاندانوں کو کس حد تک نشانہ بنایا جارہا ہے اور نفسیاتی طور پر تشدد کیا جارہا ہے۔ ڈاکٹر بلوچ نے کہا کہ بی وائی سی کی ایک سرگرم رکن فوزیہ بلوچ جو مسلسل ناانصافی کے خلاف کھڑی ہے، کو بھی بار بار نشانہ بنایا جارہا ہے۔ اس کے بھائی، مصنف دادشاہ کو ریاستی ایجنسیاں 21 اپریل 2026 کو ان کے گھر سے زبردستی لے گئی تھیں، انہوں نے کہا کہ جب فوزیہ نے انصاف کا مطالبہ کیا اور اپنے بھائی کے لیے آواز اٹھائی تو اسے اور اس کے اہل خانہ کو گھسیٹا، حراست میں لیا گیا اور بعد میں چھوڑ دیا گیا۔

بنگلہ دیش کی معیشت بدستور نازک
ناہموار بحالی کے مرحلے میں ہے: ایم سی سی آئی

ڈھاکہ: میٹروپولیٹن چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری کے مطابق، مالی سال 2025-26 کی جنوری تا مارچ سہ ماہی کے دوران بنگلہ دیش کی معیشت ایک نازک اور غیر مساوی بحالی کے مرحلے میں رہی، کیونکہ مسلسل افراط زر، کمزور نجی سرمایہ کاری، کمزور صنعتی سرگرمیاں اور بیرونی شعبے کے دباؤ نے مجموعی اقتصادی رفتار پر وزن ڈالنا جاری رکھا۔ 12 مئی کو شائع ہونے والے مالی سال 26 کی تیسری سہ ماہی کے لیے اپنے تازہ ترین "بنگلہ دیش میں اقتصادی صورتحال کا جائزہ" میں، کاروباری ادارے نے کہا کہ اگرچہ سیاسی اور انتظامی عدم استحکام جو کہ 2024 کے آخر میں عبوری دور کے بعد آیا تھا، کافی حد تک کم ہوگیا ہے، لیکن معیشت نے ابھی تک مضبوط رفتار حاصل نہیں کی ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا کہ "اعلی زندگی کی لاگت، محتاط نجی شعبے کے جذبات اور کمزور صنعتی توسیع مجموعی اقتصادی کارکردگی پر وزن ڈالتی رہی"۔ جائزے کے مطابق، جنوری تا مارچ سہ ماہی کے دوران معاشی نمو معمولی رہی جس کی وجہ برآمدات میں سست رفتاری، پست نجی سرمایہ کاری اور افراط زر پر قابو پانے کے لیے سخت مالیاتی پالیسی کے تسلسل کی وجہ سے ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ محدود قرض کی شرائط، بلند قرضے لینے کے اخراجات اور بلند افراط زر نے سہ ماہی کے دوران گھریلو طلب، کاروبار میں توسیع اور صارفین کے اخراجات کو دبانا جاری رکھا۔ چیلنجوں کے باوجود، چیمبر نے کہا کہ زرمبادلہ کے ذخائر کو مستحکم کرکے اور بڑھتے ہوئے تجارتی خسارے کے اثرات کو جزوی طور پر کم کرکے ترسیلات زر کی مضبوط آمد معیشت کو سہارا دیتی رہی۔

بنگلہ دیش میں خواتین کیلئے سوشل میڈیا پر اظہارِ رائے مہنگا پڑنے لگا

ڈھاکہ: بنگلہ دیش میں خواتین کے لیے سوشل میڈیا پر اپنی رائے کا اظہار کرنا دن بہ دن زیادہ خطرناک اور مہنگا ثابت ہورہا ہے، جہاں آن لائن ہراسانی، دھمکیوں اور سماجی دباؤ نے آزادیٔ اظہار کے لیے ایک سنگین چیلنج پیدا کردیا ہے۔ ایک حالیہ رپورٹ کے مطابق بنگلہ دیشی خواتین کو فیس بک، ایکس اور دیگر ڈیجیٹل پلیٹ فارمز پر اپنی رائے دینے کی وجہ سے شدید تنقید، کردارکشی، جنسی نوعیت کی بدزبانی اور بعض اوقات جان سے مارنے کی دھمکیوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ یہ صورتحال خاص طور پر صحافیوں، انسانی حقوق کے کارکنوں، طلبہ اور سماجی کارکن خواتین کے لیے زیادہ سنگین ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ آن لائن ہراسانی صرف ذاتی حملوں تک محدود نہیں رہتی بلکہ اس کے نتیجے میں خواتین کی ذہنی صحت متاثر ہوتی ہے، پیشہ ورانہ مواقع محدود ہوتے ہیں اور بہت سی خواتین خوف کے باعث عوامی مباحثے میں حصہ لینے سے گریز کرنے لگتی ہیں۔ اس طرح ڈیجیٹل دنیا، جو اظہارِ رائے کے لیے ایک اہم پلیٹ فارم سمجھی جاتی ہے، خواتین کے لیے عدم تحفظ کی علامت بنتی جارہی ہے۔ ماہرین کے مطابق بنگلہ دیش میں روایتی سماجی رویے اور صنفی تعصبات آن لائن ماحول میں بھی منتقل ہوگئے ہیں، جہاں خواتین کی آزادانہ رائے کو اکثر تنقید اور حملوں کا نشانہ بنایا جاتا ہے۔ انسانی حقوق کے کارکنوں کا کہنا ہے کہ اگر حکومت، ٹیکنالوجی کمپنیوں اور سول سوسائٹی نے مشترکہ اقدامات نہ کیے تو خواتین کی آواز مزید محدود ہوسکتی ہے۔ مبصرین کا کہنا ہے کہ خواتین کے لیے محفوظ ڈیجیٹل ماحول کی فراہمی نہ صرف صنفی مساوات کے لیے ضروری ہے بلکہ ایک صحت مند جمہوری معاشرے کے لیے بھی ناگزیر ہے، جہاں ہر شہری بلاخوف اپنی رائے کا اظہار کرسکے۔

بنگلہ دیشی معیشت بدستور نازک۔ بحالی کا عمل غیر ہموار قرار

ڈھاکہ: بنگلہ دیش کی معیشت اب بھی ایک نازک مرحلے سے گزر رہی ہے اور اس کی بحالی کا عمل غیر ہموار اور غیر یقینی صورتحال کا شکار ہے، جس سے کاروباری برادری اور سرمایہ کاروں میں تشویش پائی جاتی ہے۔ ایک حالیہ اقتصادی جائزے کے مطابق اگرچہ بعض شعبوں میں بہتری کے آثار نظر آرہے ہیں، لیکن مجموعی اقتصادی صورتحال ابھی تک مکمل طور پر مستحکم نہیں ہوسکی۔ بلند مہنگائی، غیر ملکی زرمبادلہ کے ذخائر پر دباؤ، سرمایہ کاری میں سست روی اور عالمی اقتصادی غیر یقینی صورتحال بنگلہ دیش کی ترقی کی رفتار کو متاثر کر رہی ہیں۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ ملک کی معیشت جزوی طور پر بحالی کی جانب بڑھ رہی ہے، تاہم یہ پیش رفت تمام شعبوں میں یکساں نہیں۔ برآمدات اور بعض صنعتی سرگرمیوں میں بہتری دیکھنے میں آئی ہے، لیکن نجی سرمایہ کاری، روزگار کے مواقع اور صارفین کے اعتماد میں مطلوبہ رفتار سے اضافہ نہیں ہوسکا۔ کاروباری رہنماؤں کا کہنا ہے کہ پالیسی میں تسلسل، مالیاتی نظم وضبط، بینکاری شعبے میں اصلاحات اور غیر ملکی سرمایہ کاری کے فروغ کے لیے مزید اقدامات ناگزیر ہیں۔ ان کے مطابق سیاسی استحکام اور مؤثر اقتصادی حکمت عملی کے بغیر پائیدار ترقی کا حصول مشکل ہوگا۔

برطانیہ میں مقیم ہانگ کانگ کے باشندے چینی دباؤ اور نگرانی کا شکار

لندن: برطانیہ میں مقیم ہانگ کانگ سے تعلق رکھنے والے افراد کو چینی اور ہانگ کانگ حکام کی جانب سے سرحد پار دباؤ، نگرانی اور ہراسانی کا سامنا ہے، اور ایک نئی رپورٹ کے مطابق یہ مسئلہ پہلے کے اندازوں سے کہیں زیادہ وسیع ہے۔ امریکی جریدے دی ڈپلومیٹ میں شائع ہونے والے ایک مضمون میں بتایا گیا ہے کہ برطانیہ میں رہنے والے ہزاروں ہانگ کانگ نژاد افراد خود کو مسلسل خوف اور عدم تحفظ کا شکار محسوس کرتے ہیں۔ رپورٹ میں ہانگ کانگ واچ کے ایک سروے کا حوالہ دیا گیا ہے جس کے مطابق تقریباً 66 فیصد افراد نے کہا کہ انہیں کسی نہ کسی سطح پر سرحد پار سیاسی دباؤ کا خطرہ محسوس ہوتا ہے، جبکہ 32 فیصد نے بتایا کہ وہ گزشتہ ایک سال کے دوران براہ راست ایسے اقدامات کا نشانہ بنے۔ یہ دباؤ مختلف شکلوں میں سامنے آتا ہے، جن میں خفیہ نگرانی، آن لائن ہراسانی، ذاتی معلومات افشا کرنا، برطانیہ میں ہونے والی تقریبات میں مخبروں کی موجودگی، اور ہانگ کانگ میں مقیم اہل خانہ کو دھمکیاں دینا شامل ہیں۔ رپورٹ کے مطابق 42 فیصد افراد نے ان خطرات کے باعث عوامی سرگرمیوں میں شرکت سے گریز کیا۔ حال ہی میں برطانیہ میں ایک اہم مقدمے میں دو افراد کو ہانگ کانگ کے جمہوریت پسند کارکنوں کی جاسوسی کا مجرم قرار دیا گیا۔ اس مقدمے کے بعد لندن میں قائم ہانگ کانگ اکنامک اینڈ ٹریڈ آفس کے کردار پر بھی سوالات اٹھے ہیں، اور انسانی حقوق کے کارکنوں نے مطالبہ کیا ہے کہ اس دفتر کو بند کیا جائے کیونکہ یہ مبینہ طور پر سیاسی مخالفین کی نگرانی کے لیے استعمال ہورہا تھا۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ یہ صورتحال اس بات کی نشاندہی کرتی ہے کہ چین اپنی سرحدوں سے باہر بھی ناقدین اور جمہوریت پسندوں کو خاموش کرانے کی کوشش کر رہا ہے۔

سندھ طاس معاہدہ: غیر مساوی ذمہ داریاں اور پاکستان کی آبی وسائل کو ہتھیار بنانے کی حکمت عملی

اسلام آباد: سندھ طاس معاہدہ، جسے 1960 میں بھارت اور پاکستان کے درمیان عالمی بینک کی ثالثی میں طے کیا گیا تھا، جنوبی ایشیا میں آبی تعاون کی ایک اہم مثال سمجھا جاتا ہے۔ تاہم ماہرین کا کہنا ہے کہ یہ معاہدہ ابتدا ہی سے ذمہ داریوں اور مراعات کے اعتبار سے غیر متوازن تھا، جس میں بھارت نے فراخدلی کا مظاہرہ کیا جبکہ پاکستان نے وقتاً فوقتاً اس معاہدے کو سیاسی دباؤ کے آلے کے طور پر استعمال کیا۔ ایک تازہ تجزیے کے مطابق معاہدے کے تحت بھارت نے مشرقی دریاؤں راوی، بیاس اور ستلج پر مکمل حقوق حاصل کیے، جبکہ مغربی دریاؤں سندھ، جہلم اور چناب کے پانی کا تقریباً 80 فیصد حصہ پاکستان کے لیے مختص کردیا گیا۔ اس بندوبست نے پاکستان کو وسیع آبی وسائل فراہم کیے، حالانکہ ان دریاؤں کا بڑا حصہ بھارتی علاقے سے گزرتا ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ گزشتہ کئی دہائیوں کے دوران پاکستان نے اکثر بھارت کے قانونی آبی منصوبوں پر اعتراضات اٹھائے اور بین الاقوامی فورمز سے رجوع کیا، جس کے باعث پن بجلی اور آبپاشی سے متعلق متعدد منصوبوں میں تاخیر ہوئی۔ ناقدین کے مطابق یہ رویہ تکنیکی اختلافات سے زیادہ سیاسی حکمت عملی کا حصہ رہا ہے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ بھارت نے طویل عرصے تک معاہدے کی روح کے مطابق صبر اور تحمل کا مظاہرہ کیا، حتیٰ کہ دونوں ممالک کے درمیان جنگوں اور شدید کشیدگی کے باوجود بھی معاہدہ برقرار رکھا گیا۔ اس کے برعکس پاکستان نے بارہا پانی کے مسئلے کو سفارتی دباؤ بڑھانے اور عالمی ہمدردی حاصل کرنے کے لیے استعمال کیا۔ تجزیہ نگاروں کے مطابق بدلتے ہوئے علاقائی حالات اور مسلسل سرحد پار دہشت گردی کے تناظر میں بھارت میں یہ بحث زور پکڑ رہی ہے کہ کیا معاہدے کے تحت دی گئی مراعات کا ازسرنو جائزہ لیا جانا چاہیے۔ ان کے مطابق پانی جیسے اہم قومی وسائل کے مؤثر استعمال اور آبی سلامتی کو یقینی بنانا بھارت کی طویل المدتی حکمت عملی کا اہم حصہ بنتا جارہا ہے۔ مبصرین کا کہنا ہے کہ سندھ طاس معاہدہ جنوبی ایشیا میں تعاون کی علامت ضرور ہے، لیکن اس کی کامیابی کے لیے ضروری ہے کہ دونوں ممالک اسے سیاسی مقاصد کے بجائے مشترکہ ذمہ داری اور اعتماد سازی کے فریم ورک کے طور پر دیکھیں۔

ایران جنگ کے ثالث کے طور پر پاکستان پر اعتماد نہیں، لنڈسے گراہم

وزارت نے مذاکرات اور کشیدگی میں کمی کی حمایت میں غیر جانبدارانہ، تعمیری اور ذمہ دار سہولت کار کے طور پر پاکستان کے موقف کا دفاع کیا

واشنگٹن ڈی سی: سینیٹر لنڈسے گراہم نے گذشتہ منگل کے روز کہا کہ وہ ٹرمپ انتظامیہ اور تہران کے درمیان امن مذاکرات کے دوران ثالثی کا کردار ادا کرتے ہوئے ایران کے ساتھ تعاون کرنے کی رپورٹ کے بعد" پاکستان پر اعتماد نہیں کرتے"۔ سی بی ایس نیوز نے رپورٹ کیا کہ پاکستان نے ایرانی فوجی طیاروں کو اپنے ہوائی اڈے جیسے کہ پاکستان ایئر فورس بیس نور خان کو استعمال کرنے کی اجازت دی ہے۔ گراہم نے سینیٹ کی تخصیصی کمیٹی کے سامنے اپنی گواہی کے دوران سیکرٹری دفاع پیٹ ہیگستھ سے پوچھا کہ آیا پاکستان میں ایرانی طیاروں کی اجازت ایک منصفانہ ثالث کے طور پر پاکستان کے مطابق ہے۔ "ہیگستھ نے کہا کہ وہ مذاکرات کے بیچ میں نہیں آنا چاہتے۔ گراہم نے جواب دیا،" میں ان مذاکرات کے بیچ میں جانا چاہتا ہوں۔ میں پاکستان پر بھروسہ نہیں کرتا، جہاں تک میں انہیں پھینک سکتا ہوں۔ اگر واقعی ان کے پاس ایرانی فوجی اثاثوں کی حفاظت کے لیے پاکستان کے اڈوں میں ایرانی طیارے کھڑے ہیں، تو یہ مجھے بتاتا ہے کہ ہمیں ثالثی کے لیے کسی اور کی تلاش کرنی چاہیے۔" انہوں نے مزید کہا، "کوئی تعجب نہیں کہ یہ لعنتی چیز کہیں نہیں جارہی ہے۔ گراہم نے پیر کو کہا کہ اگر رپورٹنگ درست ہے تو امریکہ کو ثالث کے طور پر پاکستان کے کردار کا ازسرنو جائزہ لینا چاہیے۔ گراہم نے سوشل پلیٹ فارم ایکس پر لکھا، اسرائیل کے بارے میں پاکستانی دفاعی حکام کے کچھ پیشگی بیانات کو دیکھتے ہوئے، اگر یہ سچ ہوتا تو میں حیران نہیں ہوں گا۔ پاکستانی حکام نے منگل کو کہا کہ ایرانی طیارے ملک میں موجود تھے لیکن انہوں نے سی بی ایس کی رپورٹنگ کو مسترد کرتے ہوئے نیٹ ورک کی کہانی کو گمراہ کن اور سنسنی خیز ہونے کا الزام لگایا۔ پاکستانی وزارت خارجہ نے ایک بیان میں کہا، جنگ بندی کے بعد اور اسلام آباد مذاکرات کے ابتدائی دور کے دوران، ایران اور امریکہ سے متعدد طیارے پاکستان پہنچے تاکہ مذاکرات کے عمل سے منسلک سفارتی عملے، سیکورٹی ٹیموں اور انتظامی عملے کی نقل وحرکت میں سہولت فراہم کی جا سکے۔ بعض طیارہ اور امدادی اہلکار بعد میں مصروفیت کے دوروں کی توقع میں پاکستان میں عارضی طور پر رہے۔ وزارت نے مزید کہا کہ اس کی سرحدوں کے اندر طیارہ جنگ بندی کی مدت کے دوران آیا اور کسی بھی فوجی ہنگامی صورتحال یا تحفظ کے انتظامات سے کوئی تعلق نہیں رکھتا۔ وزارت نے مذاکرات اور کشیدگی میں کمی کی حمایت میں غیر جانبدارانہ، تعمیری اور ذمہ دار سہولت کار کے طور پر پاکستان کے موقف کا دفاع کیا۔

کوئٹہ میں میر رؤف مینگل کے گھر پر چھاپہ غیر قانونی اور شرمناک عمل ہے: ساجد ترین

پارٹی کے سینئر رہنما اور سابق رکن قومی اسمبلی میر رؤف مینگل کے گھر پر فورسز کے چھاپے کی شدید مذمت کی

کوئٹہ: بلوچستان نیشنل پارٹی (بی این پی) کے مرکزی سینئر نائب صدر ساجد ترین ایڈووکیٹ نے پارٹی کے دیگر رہنماؤں کے ہمراہ کوئٹہ پریس کلب میں پریس کانفرنس کرتے ہوئے خضدار میں پارٹی کے سینئر رہنما اور سابق رکن قومی اسمبلی میر رؤف مینگل کے گھر پر فورسز کے چھاپے کی شدید مذمت کی۔ انہوں نے اس کارروائی کو بلوچستان میں جاری مظالم کے خلاف آواز اٹھانے سے پارٹی قیادت کو روکنے کے لیے "کٹھ پتلی حکومت" کا شرمناک اقدام قرار دیا۔ اس موقع پر بی این پی کے مرکزی سیکرٹری اطلاعات آغا حسن بلوچ ایڈووکیٹ، مرکزی لیبر سیکرٹری موسیٰ بلوچ، مرکزی خواتین سیکرٹری شکیلہ نوید دہوار، بی ایس او کے مرکزی سیکرٹری جنرل صمند بلوچ، سینٹرل ایگزیکٹو کمیٹی کے اراکین غلام نبی مری، چیئرمین جاوید بلوچ، حاجی باسط لہڑی، میر مقبول لہڑی، چیئرمین واحد بلوچ، ضلع کوئٹہ آرگنائزر حاجی وحید لہڑی، ڈپٹی آرگنائزر جاوید بلوچ، اور آرگنائزنگ کمیٹی کے اراکین غلام مصطفیٰ مگسی، جان محمد مینگل، لالا عبدالغفار مینگل، حاجی محمد ابراہیم پرکانی، کاول خان مری، میر واکس مینگل، میر حبیب اللہ لانگو، نصیر احمد مینگل، ایڈووکیٹ فریدہ بلوچ، میر ناصر قمبرانی، رضا شاہی زئی سمیت دیگر رہنما بھی موجود تھے۔ ساجد ترین ایڈووکیٹ نے کہا کہ میر رؤف مینگل کے گھر پر بغیر کسی وارنٹ کے چھاپہ مارا گیا، جو ایک غیر قانونی اور شرمناک اقدام ہے۔ ان کے بقول ایک میجر کی سربراہی [illegible] کے خاندان [illegible] مینگل کی [illegible] کے خلاف [illegible] کے مارشل [illegible] سے پیچھے نہیں [illegible] پارٹی کارکنوں کو [illegible] ورنہ آج جبر کے [illegible] کے بڑھتے [illegible] شرمناک رجحان قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ جو لوگ کونسلر کی نشست بھی نہیں جیت سکتے، وہ سردار اختر جان مینگل کے خلاف بیان دے کر اپنے مفادات حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ ان کے مطابق کٹھ پتلی حکومت کی پالیسیوں کے باعث بلوچستان کے نوجوانوں میں نفرت بڑھ رہی ہے، جبکہ ملک میں ہر اس شخص کو غدار قرار دیا جاتا ہے جو ظلم اور ناانصافی کے خلاف آواز بلند کرے۔

راولپنڈی کے شہریوں کو پانی کی شدید قلت کا سامنا

راولپنڈی: موسم گرما کے آغاز کے ساتھ ہی راولپنڈی کے شہر اور چھاؤنی دونوں علاقوں میں پانی کی شدید قلت نے اپنی لپیٹ میں لے لیا ہے، کیونکہ بڑھتے ہوئے درجہ حرارت کی وجہ سے ٹیوب ویل کی موٹریں جل گئی ہیں اور خراب ہوگئی ہیں، جس سے درجنوں محلوں میں پانی کی فراہمی میں خلل پڑا ہے۔ حکام اور رہائشیوں کا کہنا ہے کہ زیر زمین پانی کی سطح تقریباً 800 فٹ تک گرگئی ہے، جس کی وجہ سے 1990 کی دہائی سے پہلے کے بہت سے پرانے سرکاری ٹیوب ویل خشک ہونا شروع ہوگئے ہیں۔ بجلی کی بار بار کی بندش اور غیر اعلانیہ لوڈ شیڈنگ نے بحران کو مزید گھمبیر کردیا ہے، آپریشنل ٹیوب ویلوں سے پانی کی سپلائی بار بار معطل کرنا پرائیویٹ واٹر ٹینکر آپریٹرز نے بڑھتی ہوئی طلب کے درمیان قیمتوں میں ہوشربا اضافہ کردیا ہے۔

خواتین کی عدم موجودگی پر امریکی چین وفد کی تصویر پر تنقید بیجنگ کے گریٹ ہال آف دی پیپل میں جس وقت ڈونلڈ ٹرمپ اور شی جن پنگ کی ملاقات ہوئی

بیجنگ: جمعرات کو بیجنگ کے گریٹ ہال آف دی پیپل میں جس وقت ڈونلڈ ٹرمپ اور شی جن پنگ کی ملاقات ہوئی، اس وقت تک دوطرفہ تمام متوقع شان وشوکت کا مظاہرہ کرچکا تھا: چینی فوجیوں، امریکی اور چینی پرچم لہرانے والے بچوں، اور اعلیٰ حکام کی قطاریں اور امریکہ کے اعلیٰ کاروباری عہدیداروں کی باریک بینی سے کوریوگرافی کی گئی۔ میز پر واضح طور پر غیر حاضر، تاہم، دونوں وفد میں سے خواتین تھیں۔ یہ ایک واضح منظر تھا جس نے مبصرین کی طرف سے فوری طور پر تنقید کا نشانہ بنایا جنہوں نے اسے پدرانہ طاقت کے ایک غیر واضح مظاہرے کے طور پر دیکھا۔ ایک ٹویٹ میں جس نے راتوں رات 22 ہزار سے زیادہ لائکس حاصل کیے ہیں، ہارورڈ یونیورسٹی میں معاشیات کی پروفیسر گیتا گوپی ناتھ نے لکھا: "میریٹوکیسی کے خاتمے کی ایک پینٹنگ: میز پر ایک خاتون نہیں بلکہ دو بڑی معیشتوں کی ملاقات۔" گارجین سے بات کرتے ہوئے، گوپی ناتھ نے اپنے تبصروں کی وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ ہم کسی نہ کسی طرح اس خیال کی طرف متوجہ ہوگئے ہیں کہ جو چیز اہم ہے وہ آپ کا نیٹ ورک ہے نہ کہ آپ کی صلاحیتوں اور یہ کہ آپ کو میز پر نشست ملتی ہے یا نہیں۔" انہوں نے مزید کہا کہ یہ صرف ناقابل فہم ہے کہ آپ دنیا بھر میں بہت سی باصلاحیت خواتین کو دیکھتے ہوئے، ایک واحد صنفی میز کے ساتھ کیسے ختم ہوتے ہیں۔ حلیمہ کاظم، اسٹینفورڈ یونیورسٹی کے پروگرام برائے حقوق نسواں، صنفی اور جنسیت کے مطالعہ کی ایسوسی ایٹ ڈائریکٹر، نے بھی اسی طرح کے جذبات کی بازگشت کی۔ براک اوباما کے دورِ صدارت میں ہونے والی دوطرفہ ملاقاتوں سے جمعرات کی تصاویر کا موازنہ کرتے ہوئے کاظم نے کہا ہم پیچھے ہٹ گئے ہیں۔ اوباما کے دور میں امریکہ چین سربراہی اجلاسوں میں خواتین کو میز پر شامل کیا جاتا تھا۔ اب نہ ہی سپر پاور یہ سوچتی ہے کہ خواتین اس کمرے میں ہیں جہاں عظیم طاقت کی سیاست ہوتی ہے۔ یہ صرف امریکی ناکامی نہیں ہے۔ یہ عالمی سطح پر خواتین کی آواز کی آواز میں دوطرفہ اہمیت ہے۔

رسول اللہ ﷺ کے زندگی کے کچھ اہم پہلو

حضرت محمد ﷺ تاریخ کی عظیم ترین شخصیت ہیں۔ انہوں نے ایک مذہب کی بنیاد رکھی، جس نے ایک عظیم سلطنت قائم کی اور ایک بہترین تہذیب کو جنم دیا۔ عظمت میں کوئی ان کا ثانی نہیں۔ جب وہ 570ء میں مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے تو عرب وہ پسماندہ علاقہ تھا جو اس وقت کی دو سپر پاورز فارس اور بازنطین کی توجہ کے لائق تک نہیں تھا۔ وہ ایک ایسے قبائلی معاشرے میں یتیم پیدا ہوئے جہاں آبائی نسب وقار اور تحفظ کا ضامن تھا۔ سنہ 632 میں 63 سال کی عمر میں جب ان کی وفات ہوئی تو وہ ایک سادہ اور روشن خیال مذہب اسلام قائم کر چکے تھے۔

ان پر 23 سال کے دوران نازل ہونے والی وحی کا مجموعہ قرآن کی صورت میں مرتب کیا گیا جس نے اسلامی تاریخ پر گہرے نقوش چھوڑے۔ انہوں نے جزیرہ نما عرب کو ایک مذہب کے تحت یکجا کیا۔ چند برس کے اندر، ان کے پیروکار بحر اوقیانوس کے ساحلوں سے لے کر راجستھان کے صحراؤں تک پھیلی ہوئی ایک سلطنت کے مالک تھے جس نے اس دنیا میں، جو کئی صدیوں پہلے تاریک دور میں چلی گئی تھی، ایک روشن خیال تہذیب کو جنم دیا۔ آج ان کے پیروکاروں کی تعداد 1.9 بلین سے زیادہ ہے، جو دنیا کی آبادی کا ایک چوتھائی ہے۔

حضرت محمد ﷺ کی حیات طیبہ پر بہت بڑی تعداد میں کتابیں لکھی گئی ہیں۔ ان کتابوں میں ان کی پیدائش سے لے کر ان کی وفات تک کے حالات تفصیل سے بیان کیے گئے ہیں۔ ان کی زندگی کے بارے میں روایات کی ایک بہت بڑی تعداد کے باوجود یہ موضوع اسلامی معاشروں میں تقریباً کبھی زیر بحث نہیں آتا کہ ان روایات کا ماخذ کیا ہے۔ یہ روایات سب سے پہلے کس نے اور کب بیان کیں؟

اس مقالے کا مقصد سیرت نبوی کے تاریخی ماخذ کا جائزہ لینا ہے۔ ایک حقیقت جس کا ذکر عام طور پر اسلامی معاشروں میں نہیں کیا جاتا، وہ یہ ہے کہ نبی ﷺ کی زندگی کے بارے میں تقریباً تمام روایات ہمارے پاس آٹھویں صدی کے آخر میں، نبی ﷺ کی وفات کے تقریباً 150 سال بعد کے ذرائع سے آئی ہیں۔ ساتویں صدی کے اواخر میں عبدالملک بن مروان (685۔705) کے دور تک اسلامی معاصر ذرائع نہ ہونے کے برابر ہیں۔ صرف چند اسلامی اور غیر اسلامی ذرائع ہیں جو انتہائی مختصر ہیں اور کسی تفصیل سے عاری ہیں۔ یہ ماخذ اگرچہ تاریخی نقطہ نظر سے انتہائی قیمتی ہیں لیکن اپنے اختصار کے لحاظ سے نبی ﷺ کی زندگی کے بارے میں کوئی قابل ذکر تفصیل بیان نہیں کرتے۔

اسلام کی پہلی صدی، یعنی 622 عیسوی سے 720 عیسوی تک کے عرصے میں، صرف چالیس ایسے متن موجود ہیں جن میں پیغمبر ﷺ کا ذکر موجود ہے۔ ان میں سے اٹھائیس دستاویزات مسلم تحریروں پر مشتمل ہیں۔ باقی عیسائی ادبی تحریریں ہیں۔ یہ سب مختصر ہیں اور نبی کی زندگی پر روشنی نہیں ڈالتیں۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ عصری تحریروں اور روایات میں ان کا کوئی ذکر نہیں تھا۔ لیکن یہ تحریریں وقت کے ہاتھوں ضائع ہو گئیں۔ بعد کے مورخین نے ان ابتدائی ماخذوں سے ضرور استفادہ کیا ہو گا، لیکن اہم بات یہ ہے کہ آج ہم پیغمبر اسلام ﷺ کے بارے میں جو کچھ بھی جانتے ہیں، وہ ان ذرائع سے حاصل ہوا ہے جو ان کی وفات کے تقریباً ڈیڑھ سو سال بعد لکھے گئے۔

پیغمبر ﷺ کا پہلا تذکرہ 637 عیسوی میں لکھے گئے میں ایک نوٹ میں ملتا ہے جس میں کسی 'جنگ گبیتھا' کے ایک عینی شاہد کے بیان کا تذکرہ ہے۔ یہاں 'جنگ گبیتھا' سے مراد غالباً جنگ یرموک ہے۔ نبی ﷺ کی مزید تفصیل 660 عیسوی میں لکھی گئی ایک تاریخ کی کتاب میں ملتی ہے جو ایک عیسائی بشپ، سیبیوس، نے، پیغمبر کی وفات کے 28 سال بعد لکھی تھی۔ اس میں کچھ اسلامی عقائد کا ذکر بھی شامل ہے۔ سیبیوس اپنی کتاب میں عرب فتوحات کو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"اس وقت بنی اسماعیل میں ایک شخص تھے جن کا نام محمد ﷺ تھا، وہ ایک سوداگر تھے، وہ خدا کے حکم سے ان (بنی اسماعیل) کے سامنے ایک مبلغ [اور] راہِ حق کے داعی کے طور پر ظاہر ہوئے۔ انھوں نے انہیں ابراہیم کے خدا کو پہچاننا سکھایا، خاص طور پر اس لیے کہ وہ موسیٰ کی تاریخ سے روشناس تھے۔ اب چونکہ حکم خدا کی طرف سے تھا، اس لیے ایک ہی حکم سے وہ سب ایک دین میں متحد ہو گئے۔ اپنے بیکار فرقوں کو چھوڑ کر، وہ اس زندہ خدا کی طرف متوجہ ہوئے جو ان کے باپ ابراہیم پر ظاہر ہوا تھا۔

چنانچہ، محمد ﷺ نے ان کے لیے قوانین بنائے: مردار نہ کھانا، شراب نہ پینا، جھوٹی باتیں نہ کرنا، اور زنا کاری میں ملوث نہ ہونا۔ انھوں نے بتایا: قسم کے ساتھ خدا نے ہمیشہ کے لیے اس زمین کا وعدہ ابراہیم اور ان کے بعد ان کی نسل سے کیا تھا۔ اور اس نے اس زمانے میں اپنے وعدے کے مطابق عمل کیا جب وہ اسماعیل سے محبت کرتا تھا۔ لیکن اب آپ ابراہیم کے بیٹے ہیں اور خدا آپ کے لئے ابراہیم اور ان کی نسل سے اپنا وعدہ پورا کر رہا ہے۔ صرف ابراہیم کے خدا سے سچے دل سے محبت کرو اور جا کر اس ملک پر قبضہ کرو جو خدا نے تمہارے باپ ابراہیم کو دیا تھا۔ جنگ میں کوئی بھی تمہارا مقابلہ نہیں کر سکے گا، کیونکہ اللہ تمہارے ساتھ ہے۔"

اس طور سیبیوس پیغمبر ﷺ کی تعلیمات کا ایک اچھا خلاصہ پیش کرتے ہیں، جن میں ایک خدا پر یقین، یہودیوں اور عربوں کے مشترکہ اجداد کے طور پر ابراہیم کا ذکر، اور مردار کھانے، شراب پینے، جھوٹ بولنے، اور زنا میں ملوث ہونے پر پابندیاں۔ یہ تعلیمات قرآن میں مذکور اسلامی تعلیمات کے مطابق ہیں۔ پیغمبر اسلام ﷺ کا ذکر کرنے والا سب سے قدیم مسلم ذریعہ 685 میں عبداللہ ابن زبیر کے دور حکومت میں ایک سکہ ہے جس پر محمد رسول اللہ لکھا ہے۔

ایک اور دلچسپ تذکرہ جان بار پینکائی کا ہے جو میسوپوٹیمیا کے رہنے والے تھے اور جان کارمول کی خانقاہ کے رہائشی تھے۔ اس خانقاہ میں ہی انھوں نے ایک کتاب لکھی، جو دنیا کی تخلیق سے لے کر اس وقت تک کی ایک مختصر تاریخ ہے۔ اس کتاب کے آخری باب میں وہ عرب کی فتوحات اور 686 عیسوی کے تباہ کن قحط اور طاعون کا ذکر کرتے ہیں۔ پیغمبر اسلام ﷺ کے بارے میں وہ کہتے ہیں:

"ان (فارس اور شام) کے مابین کافی لڑائی ہو چکی تھی، اہل مغرب نے، جنھیں وہ بنی امیہ کہتے ہیں، فتح حاصل کر لی، اور ان میں سے ایک شخص، جن کا نام معاویہ تھا۔ (جاری)

آپ ﷺ جسم و جان اور روح غرض ہر اعتبار سے خدا کی عظیم نشانی تھے، قرآن آپ کے اخلاق کی گواہی دیتا ہے

دھار کی کمال مولیٰ مسجد بھی ہاتھ سے نکلی!

آزادی سے پہلے ریزیڈنٹ اندور نے اس کو مسجد ہی مانا ہے۔ آزادی کے بعد یہ تنازع مرکزی حکومت ہند کے روبرو پیش ہوا۔ حکومت نے اس کو مسجد مان کر محکمہ آثار قدیمہ کے تحفظ میں دے دیا ہے اور پنج وقتہ نماز پر پابندی لگا دی ہے صرف جمعہ کی نماز یہاں ادا کی جاتی ہے۔ مسجد سیاحوں کے لئے روزانہ صبح ۸ بجے سے شام ۵ بجے تک کھلی رہتی ہے بعد میں مقفل کر دی جاتی ہے۔ مسجد کے احاطے کے باہر ہر سال مولانا کمال الدین چشتی کا عرس منعقد ہوتا ہے جس میں مالوہ کے سجادگان اور قرب و جوار کے بہت لوگ جمع ہو جاتے ہیں۔ عرس کی تقریبات پانچ دن تک جاری رہتی ہے۔ یہ سلسلہ ۱۹۴۲ء سے جاری ہے اور روز بہ روز ترقی کر رہا ہے۔

حافظ افتخار احمد قادری

تاریخ کے اوراق میں بعض مقامات صرف عمارتیں نہیں ہوتے بلکہ تہذیب، مذہب، سیاست اور اجتماعی حافظے کی علامت بن جاتے ہیں۔ دھار کی تاریخی کمال مولیٰ مسجد بھی انہی یادگاروں میں سے ایک ہے جس کے تعلق سے برسوں سے تنازع جاری ہے۔ ذیل میں معروف محقق قاضی عبدالقدوس فاروقی دیپالپوری کی کتاب مالوہ کی کہانی تاریخ کی زبانی سے ماخوذ تفصیل قارئین کی نظر ہے تاکہ قارئین اس تاریخی مسئلہ کو اس کے پس منظر کے ساتھ سمجھ سکیں۔ دھار شہر کے جنوب مغرب میں ایک قدیم عمارت حضرت مولانا کمال الدین چشتی کے مقبرہ سے متصل ہے۔ اس کے ارد گرد قبرستان ہے۔ ۷۰۴ھ مطابق ۱۳۰۵ء میں سلطان علاؤالدین خلجی نے جب مالوہ فتح کیا اس وقت حضرت کمال کا یہاں قیام تھا۔ سلطان شیخ کے ارادت مندوں میں تھا۔ اس نے اپنی فتح کی خوشی میں اس مقام پر ایک عالی شان مسجد تعمیر کرنے کا حکم دیا جو دو سال کی مدت میں ۷۰۶ھ مطابق ۱۳۰۷ء میں بن کر تیار ہوئی۔ مسجد سے متصل ایک کنواں (کتاب میں عقل کنواں درج ہے) احاطہ، دالان اور فرزندگان کے حجرے تعمیر کروائے۔ اتنی بڑی عمارت صرف دو سال کی قلیل مدت میں تعمیر کی گئی تھی اس لئے ایک صدی کے اندر ہی مرمت طلب ہو گئی۔ دلاور غوری (اس وقت کا مالوہ کا صوبیدار) نے ۷۹۵ھ مطابق ۹۳-۱۳۹۲ء میں اس کی مرمت کروائی۔ مسجد کے دروازہ پر ایک کتبہ نصب کیا جس میں یہ تحریر ہے کہ محمد شاہ تغلق کے صوبیدار دلاور خان غوری نے دھار کی اس مسجد جامع کی مرمت کروائی۔ مسجد کے مشرقی داخلی دروازہ میں راستہ کے دونوں طرف دالان ہیں اور شمالی وجنوبی دیوار کے ساتھ ساتھ دالان بھی ہیں۔ مسجد کی عمارت پوری سنگ سرخ کی بنی ہوئی ہے۔ درمیان میں بہت بڑا صحن ہے جس کے بیچ میں حوض کے نشانات ہیں۔ مسجد کی اصل عمارت بہت وسیع اور شاندار ہے۔ درمیانی محراب میں سنگ موسیٰ (لغت کے مطابق سنگ موسیٰ ایک قسم کا سیاہ خوبصورت پتھر ہے۔ فیروز اللغات: ۸۵۹) نصب کیا گیا ہے۔ منبر و مقصورہ (امام کے کھڑے ہونے کی جگہ) بھی ہے۔ عمارت کا طرز تعمیر ہندوانہ ہے۔ چودھویں صدی میں جتنی عمارتیں تعمیر ہوئی ہیں وہ ہندو طرز کی ہیں جو مقامی کاریگروں نے بنائی تھیں۔ یہ کاریگر محراب، قوسی چھتوں، گنبد و مینار کی تعمیر کے فن سے نا آشنا تھے۔ چودھویں اور پندرھویں صدی عیسوی کی تعمیرات میں ہندو اور ایرانی طرز تعمیر کی آمیزش سے ایک نیا طرز تعمیر ایجاد ہوا جو تغلق و پٹھان طرز تعمیر کہلاتا ہے۔ مغلیہ دور میں اس میں اور ترقی ہوئی اور سولہویں صدی میں نیا مغل طرز تعمیر ایجاد ہوا۔ اس مسجد میں پتھر کے ستونوں پر پتھر کے پاٹ یا سلیں رکھ کر ہموار چھت بنائی گئی ہے۔ صرف ایک گنبد مخروطی شکل کا ہے۔ مسجد کا پتھر ہندو عمارتوں کے ملبوں سے حاصل کیا گیا ہے جس کو چھپانے کی کوشش نہیں کی گئی ہے۔ اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ یہ ملبہ ان کے مالکان سے خرید کر مسجد میں استعمال کیا گیا ہوگا۔ مسجد میں سے سنسکرت اور پالی زبان کے کچھ پتھر برآمد ہوئے ہیں اور ستونوں پر ہندو آرٹ کی کندہ کاری ہے۔ ہندو مورخ اور دھار کے ہندو عوام اس جامع مسجد کو بھوج شالہ کا نام دیتے ہیں۔ دھار میونسپلٹی نے بھی بھوج شالہ کی تختی لگا رکھی ہے۔ ان کا کہنا یہ ہے کہ یہ راجہ بھوج کی سنسکرت کی پاٹھ شال تھی جس کو مسلمان بادشاہوں نے مسجد بنا دیا اور اس میں سرسوتی (علم کی دیوی) کی مورتی نصب تھی جو اب لندن کے میوزیم میں ہے۔ یہ قضیہ دھار ریاست کے زمانہ سے ہی چل رہا ہے۔

آزادی سے پہلے ریزیڈنٹ اندور نے اس کو مسجد ہی مانا ہے۔ آزادی کے بعد یہ تنازع مرکزی حکومت ہند کے روبرو پیش ہوا۔ حکومت نے اس کو مسجد مان کر محکمہ آثار قدیمہ کے تحفظ میں دے دیا ہے اور پنج وقتہ نماز پر پابندی لگا دی ہے صرف جمعہ کی نماز یہاں ادا کی جاتی ہے۔ مسجد سیاحوں کے لئے روزانہ صبح ۸ بجے سے شام ۵ بجے تک کھلی رہتی ہے بعد میں مقفل کر دی جاتی ہے۔ مسجد کے احاطے کے باہر ہر سال مولانا کمال الدین چشتی کا عرس منعقد ہوتا ہے جس میں مالوہ کے سجادگان اور قرب و جوار کے بہت لوگ جمع ہو جاتے ہیں۔ عرس کی تقریبات پانچ دن تک جاری رہتی ہے۔

آزادی سے پہلے ریزیڈنٹ اندور نے اس کو مسجد ہی مانا ہے۔ آزادی کے بعد یہ تنازع مرکزی حکومت ہند کے روبرو پیش ہوا۔ حکومت نے اس کو مسجد مان کر محکمہ آثار قدیمہ کے تحفظ میں دے دیا ہے اور پنج وقتہ نماز پر پابندی لگا دی ہے صرف جمعہ کی نماز یہاں ادا کی جاتی ہے۔ مسجد سیاحوں کے لئے روزانہ صبح ۸ بجے سے شام ۵ بجے تک کھلی رہتی ہے بعد میں مقفل کر دی جاتی ہے۔ مسجد کے احاطے کے باہر ہر سال مولانا کمال الدین چشتی کا عرس منعقد ہوتا ہے جس میں مالوہ کے سجادگان اور قرب و جوار کے بہت لوگ جمع ہو جاتے ہیں۔ عرس کی تقریبات پانچ دن تک جاری رہتی ہے۔ یہ سلسلہ ۱۹۴۲ء سے جاری ہے اور روز بہ روز ترقی کر رہا ہے۔ اس کے مقابلے میں ہندو عوام نے بھی بھوج دوس منانا شروع کر دیا ہے جو بسنت پر منایا جاتا ہے۔ ایک دن سرسوتی کی مورتی مسجد کے منبر پر رکھ کر اس کی پوجا پولیس کی نگرانی میں کی جاتی ہے۔ یہ سلسلہ ۱۹۴۷ء کے بعد سے شروع ہوا۔ ایک عرصے سے یہ مہم جاری ہے کہ سرسوتی کی مورتی کو لندن عجائب خانہ سے حاصل کر کے اس مسجد میں نصب کیا جائے۔ اس مسجد کے مندر یا بھوج شالہ ہونے کے کوئی تاریخی شواہد موجود نہیں ہیں۔ جس بھوج شالہ کا ذکر آتا ہے وہ شہر سے جنوب کی سمت گن تالاب کے کنارے پر تھی جس کے نشانات وہاں ملتے ہیں۔ دھار میں بھوج راجہ تین ہوئے ہیں۔ پہلا بھوج راجہ ۲ھ مطابق ۶۲۴ء میں ہوا جس نے معجزہ شق القمر دیکھا اور مسلمان ہو گیا تھا۔ بھوج دوم ۱۰۱۰ء سے ۱۰۵۵ء میں ہوا جو حضرت عبداللہ شاہ چنگال کے ہاتھ پر ایمان لایا اور عبداللہ نام رکھا۔ بھوج سوم کا عہد ۱۲۸۰ء سے علاؤالدین خلجی کے مالوہ (دھار) فتح کرنے تک تھا۔ ان تینوں بھوج راجاؤں نے اس مقام پر کوئی پاٹھ شالہ نہیں بنائی تھی جس کو جامع مسجد میں تبدیل کیا گیا ہو۔ (بحوالہ: مالوہ کی کہانی، تاریخ کی زبانی صفحہ ۲۱۷ تا ۲۱۹۔ یہ کتاب ضیاء پبلی کیشنز، ندوہ روڈ ٹیگور مارگ لکھنو کے زیر اہتمام ۱۹۹۵ء میں شائع ہوئی تھی۔ مصنف قاضی عبدالقدوس فاروقی دیپالپوری مدھیہ پردیش گورنمنٹ میں ڈپٹی ڈائریکٹر ایگریکلچر تھے) معلوم ہوا کہ دھار کی کمال مولیٰ مسجد صدیوں سے ایک مذہبی و تاریخی اور تہذیبی شناخت کی حامل عمارت رہی ہے۔ مگر وقت کے بدلتے سیاسی اور سماجی حالات میں یہ مقام تنازعات کی زد میں آ گیا۔ آج جب اس مسجد کے تعلق سے مختلف دعوے اور مقدمات سامنے آرہے ہیں تو تاریخ کے مستند حوالوں کو سامنے رکھنا پہلے سے زیادہ ضروری ہو چکا ہے۔ آخرکار وہ خدشات جنھیں مسلمانانِ ہند برسوں سے اپنے دلوں میں محسوس کر رہے تھے اب ایک ایک کر کے حقیقت کا روپ دھارتے دکھائی دے رہے ہیں۔ کل مدھیہ پردیش ہائی کورٹ نے بھوج شالہ کمال مولیٰ مسجد معاملہ میں فیصلہ سناتے ہوئے اس مقام کو سرسوتی مندر قرار دیا اور اس انتظام کو بھی منسوخ کر دیا جس کے تحت مسلمانوں کو جمعہ کی نماز ادا کرنے کی اجازت حاصل تھی۔ عدالت نے حکومت کو یہ مشورہ بھی دیا کہ مسلمانوں کو کسی دوسری جگہ مسجد کے لیے زمین فراہم کی جا سکتی ہے۔ یوں محسوس ہوتا ہے کہ دھار کی صدیوں پرانی تاریخی کمال مولیٰ مسجد بھی اب اپنے اصل مذہبی تشخص، اپنی عبادات اور اپنی تاریخ سے محرومی کے ایک نئے مرحلے میں داخل ہو چکی ہے۔ یہ فیصلہ صرف ایک عمارت یا مقام کا مقدمہ نہیں بلکہ ہندوستان کے اس بدلتے ہوئے سماجی و عدالتی ماحول کی علامت بھی ہے جہاں تاریخی مساجد، مذہبی آثار اور صدیوں پرانی عبادت گاہیں مسلسل تنازعات کی زد میں آتی جا رہی ہیں۔ افسوسناک پہلو یہ ہے کہ جن عمارتوں کے تعلق سے خود تاریخی حوالہ جات، کتبے، آثار اور دستاویزات موجود ہیں، ان کے باوجود ان کے اسلامی تشخص کو مشکوک بنانے کی کوششیں رکنے کا نام نہیں لے رہیں۔ دھار کی کمال مولیٰ مسجد بھی انہی تاریخی یادگاروں میں شامل تھی جس کے بارے میں ایک طویل عرصہ سے یہ دعویٰ کیا جاتا رہا کہ یہ بھوج شالہ تھی حالانکہ متعدد تاریخی حوالہ جات اس دعویٰ کی واضح تائید نہیں کرتے۔ آج یہ سوال صرف دھار تک محدود نہیں رہا بلکہ یہ ایک وسیع تر احساسِ بے چینی کی شکل اختیار کر چکا ہے۔ مسلمان یہ محسوس کر رہے ہیں کہ ان کی مذہبی شناخت، تاریخی وراثت اور عبادت گاہیں بتدریج ان کے ہاتھوں سے نکلتی جا رہی ہیں۔ ایک طرف تاریخ کے بعض ابواب کو نئے انداز میں پیش کیا جا رہا ہے اور دوسری طرف صدیوں سے قائم مذہبی حیثیتوں کو عدالتوں اور تنازعات کے دائرے میں لا کر کھڑا کیا جا رہا ہے۔ کچھ نہیں کہا جا سکتا کہ آنے والے دنوں میں مزید تاریخی مساجد اور مذہبی آثار بھی اسی طرح تنازعات اور فیصلوں کی نذر نہ ہو جائیں۔ اب نگاہیں عدالت عظمیٰ اور مستقبل کے حالات پر لگی ہوئی ہیں کہ آیا اس تاریخی مسجد کا مذہبی تشخص باقی رہ پائے گا یا نہیں لیکن اس وقت اتنا ضرور محسوس ہو رہا ہے کہ دھار کی کمال مولیٰ مسجد ایک نہایت کٹھن اور فیصلہ کن دوراہے پر کھڑی ہے۔

رپورٹس کے مطابق، مدھیہ پردیش کے دھار میں واقع تاریخی کمال مولیٰ مسجد (بھوجشالا) کے معاملے میں ایک نیا موڑ سامنے آیا ہے، جہاں عدالت نے اس مقام کو جین مذہب کے پیروکاروں کا مندر قرار دیتے ہوئے پوجا کی اجازت دے دی ہے۔ عدالت کے فیصلے کے بعد اب اس جگہ پر نماز پڑھنے پر پابندی لگا دی گئی ہے۔ تاریخی کمال مولیٰ مسجد کو مندر مان کر پوجا پاٹھ کی اجازت ملی ہے۔ رپورٹ کے مطابق، مسلم فریق مسجد کی زمین کے لیے درخواست کر سکتا ہے، اور یہ معاملہ ایودھیا کے طرز پر پیش آیا ہے۔ اس فیصلے کو مسلم کمیونٹی کے لیے ایک اور دھچکا سمجھا جا رہا ہے۔

ممبئی رابطہ مرشدانِ خبر MUMBAIRAABTA

۱۷ رمئی ۲۰۲۶

دہلی میں خواتین کی سلامتی

قومی دارالحکومت دہلی میں خواتین کی سلامتی اور ان کا تحفظ ایک سنگین مسئلہ بنتا جا رہا ہے۔ دہلی میں آئے دن اس طرح کے واقعات پیش آرہے ہیں جن کی وجہ سے خواتین میں عدم تحفظ کا احساس پیدا ہونے لگا ہے۔ سکیوریٹی ایجنسیوں کی جانب سے مختلف اقدامات' ہزاروں کی تعداد میں سی سی کیمروں کی موجودگی اور مختلف کارروائیوں کے باوجود خواتین کے خلاف جرائم کی شرح میں کوئی کمی نہیں آرہی ہے اور وقفہ وقفہ سے ایسے واقعات پیش آرہے ہیں جو انتہائی شرمناک کہے جاسکتے ہیں۔ ویسے تو دہلی میں دیگر جرائم کی شرح میں بھی اضافہ ہونے لگا ہے تاہم خاص طور پر خواتین کے خلاف جرائم کے معاملے میں دہلی دوسری ریاستوں کو پیچھے چھوڑ رہی ہے۔ نیشنل کرائم ریکارڈ بیورو کے اعداد و شمار سے بھی اس بات کی توثیق ہوتی ہے۔ اب تازہ ترین واقعہ میں ایک خاتون کی چلتی ہوئی بس میں اجتماعی عصمت ریزی کا واقعہ پیش آیا۔ متاثرہ خاتون نے الزام عائد کیا ہے کہ دو افراد نے اس کی چلتی ہوئی بس میں عصمت ریزی کی ہے۔ یہ واقعہ انتہائی شرمناک ہے اور اگر ملک کی خواتین اپنے ہی شہروں میں پبلک ٹرانسپورٹ میں سفر کرتے ہوئے بھی محفوظ نہیں ہیں تو یہ شرم کی بات ہے۔ دہلی میں کچھ برس قبل نربھئے واقعہ پیش آیا تھا۔ وہ بھی اسی نوعیت کا تھا۔ اس وقت بھی چلتی ہوئی بس میں ایک لڑکی کا جنسی استحصال کیا گیا تھا اور اس کو ایذا پہونچائی گئی تھی اور اس کی موت بھی واقع ہو گئی تھی۔ اس طرح کے واقعات سارے سماج کیلئے کلنک اور شرمندگی کا باعث ہوتے ہیں۔ اس طرح کے واقعات کی روک تھام میں پولیس اور دیگر نفاذ قانون کی ایجنسیاں ناکام ہی دکھائی دے رہی ہیں اور شائد یہی وجہ ہے کہ اس طرح کے واقعات کی روک تھام میں تا حال کوئی کامیابی نہیں مل سکی ہے۔ اس طرح کے شرمناک واقعات کا سخت نوٹ لیتے ہوئے ایسے اقدامات کئے جانے کی ضرورت ہے جن کے نتیجہ میں مجرمین میں قانون کا خوف پیدا ہو اور وہ جرائم کا ارتکاب کرنے سے باز آجائیں۔ جرائم کا مکمل خاتمہ تو شائد ممکن نہ ہو تاہم سخت کارروائیوں کے ذریعہ اس طرح کے واقعات کو کم سے کم کرنے میں مدد مل سکتی ہے۔ اکثر و بیشتر دیکھنے میں آرہا ہے کہ دہلی میں خواتین کو پرتشدد کارروائیوں کا نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ ان کی عصمت ریزی کی جا رہی ہے اور ان پر حملے کرتے ہوئے ان کو موت کے گھاٹ اتارا جا رہا ہے۔ یہ دعویٰ کیا جا رہا ہے کہ دہلی میں جرائم کی شرح میں کمی آئی ہے تاہم یہ بھی حقیقت ہے کہ اب بھی دہلی کئی دوسرے میٹرو شہروں سے خواتین کے خلاف جرائم کے معاملے میں آگے ہے۔ دہلی میں ایسا کوئی میکانزم نظر نہیں آتا جس کے ذریعہ خواتین کے خلاف جرائم کی روک تھام کی جاسکے۔ دہلی کی سڑکوں اور عوامی مقامات کو خواتین کیلئے محفوظ بنایا جاسکے اور خواتین میں احساس تحفظ پیدا کیا جاسکے۔ ایک چلتی ہوئی بس میں اپنے کام سے واپس ہونے والی خاتون کو نشانہ بنانا اور اس کی عصمت ریزی کرنا کوئی معمولی واقعہ نہیں ہے اور وہ بھی خاص طور پر دہلی جیسے کاسموپولیٹن شہر میں اس طرح کے واقعات لا اینڈ آرڈر کی سنگین ناکامی کو ظاہر کرتے ہیں۔ کئی مواقع پر دیکھا گیا ہے کہ خواتین کے ساتھ دست درازی کی جاتی ہے۔ ان کا جنسی استحصال ہوتا ہے۔ ان کو بلیک میل کرنے کے واقعات بھی پیش آتے ہیں۔ ان کو حملوں کا نشانہ بناتے ہوئے موت کے گھاٹ اتارنے سے بھی مجرمین گریز نہیں کر رہے ہیں۔ یہ واقعات سارے معاشرہ کیلئے شرمناک ہیں۔ ان واقعات کا سد باب کرنے کیلئے جامع اور موثر حکمت عملی اختیار کرنے کی ضرورت ہے۔ ملزمین کو سخت ترین سزائیں دلائی جانی چاہئیں تاکہ مجرمین کی حوصلہ شکنی ہو اور وہ جرائم سے باز آجائیں۔ دارالحکومت دہلی میں بی جے پی کی حکومت ہے اور مرکز میں بھی بی جے پی برسر اقتدار ہے۔ دہلی کی پولیس مرکزی وزارت داخلہ کے تحت آتی ہے۔ بی جے پی ملک کی اپوزیشن اقتدار والی ریاستوں میں خواتین کے عدم تحفظ کا دعویٰ کرتی ہے اور وہاں پیش آنے والے واقعات پر ہنگامہ آرائی سے گریز نہیں کیا جاتا۔ تاہم دہلی جیسے شہر میں اس طرح کے واقعات کی روک تھام میں بی جے پی حکومتیں پوری طرح ناکام ہو رہی ہیں۔ اس طرح کے واقعات کو سختی سے روکنے کی ضرورت ہے۔ خواتین میں عدم تحفظ کا احساس انتہائی افسوسناک ہے۔ خواتین کے خلاف جرائم کا سد باب حکومت کی اولین ترجیح ہونی چاہئے۔

روزنامہ "ممبئی رابطہ" میں شائع ہونے والے مضامین و مراسلات میں پیش کردہ آراء مضمون نگاروں اور مراسلہ نگاروں کی ذاتی رائے ہے۔ ان سے ادارے کا اتفاق ضروری نہیں

خاندان ابراہیم کے کردار کی معنویت

مراسلات و اعلانات

حضرت ابراہیم، حضرت ہاجرہ اور حضرت اسمٰعیل علیہم السلام کی زندگی محض ایک تاریخی واقعہ نہیں بلکہ ایمان، تسلیم و رضا، قربانی اور [illegible] کا وہ [illegible] نمونہ ہے جس پر [illegible] پوری عمارت [illegible] سمجھا جا سکتا ہے: ۱۔ حضرت ابراہیم: [illegible] شخصیت کی اصل معنویت "عقل سے عشق" تک کے سفر میں پوشیدہ ہے، مثلاً: توحیدِ خالص: آپ نے ستارہ پرستی اور بت پرستی کے ماحول میں بھی تن تنہا اللہ سبحانہ کو پہچانا اور خالص توحید کی دعوت عام کی۔ آپ کی زندگی بتاتی ہے کہ سچ کی تلاش میں اکثریت کی پیروی ضروری نہیں، بلکہ تنہا ایک فرد بھی ایک اُمت بن سکتا ہے۔ امتحان اور قربانی: ضعیفی میں عطا ہونے والے شیر خوار اکلوتے بیٹے کو اللہ سبحانہ کے حکم پر ایک بنجر وادی میں چھوڑ دینا اور پھر بڑے ہونے پر اُسی جان سے عزیز بیٹے کی قربانی کے لیے تیار ہو جانا، اس بات کی دلیل ہے کہ مومن کے نزدیک اللہ سبحانہ کی رضا تمام دنیوی رشتوں اور تمناؤں پر مقدم ہونی چاہیے۔ ۲۔ حضرت ہاجرہ: صبر، توکل اور جدوجہد حضرت ہاجرہ کا کردار خواتین کے لیے عزم و ہمت کا سب سے بڑا اِستعارہ ہے، مثلاً: بے مثال توکل: جب مکہ مکرمہ کی بیابان اور چٹیل وادی میں حضرت ہاجرہ علیہا السلام کو بے یار و مددگار چھوڑا گیا تو آپ کا یہ سوال کہ "اے ابراہیم! کیا اللہ سبحانہ نے آپ کو یہ حکم دیا ہے؟" اور حضرت ابراہیم کی طرف سے "ہاں" میں جواب ملنے پر یہ کہنا کہ "پھر اللہ [illegible]" [illegible] تلاش میں "صفا" اور "مروہ" کے درمیان سات چکر لگائیں۔ آپ کا یہ عمل، اللہ سبحانہ کو اتنا پسند آیا کہ اُس (سعی/دوڑ) کو رہتی دنیا تک کے لیے "حج و عمرہ" کا لازمی حصہ بنا دیا گیا۔ آپ کا جرأت مندانہ عمل یہ سکھاتا ہے کہ دعا کے ساتھ "دوا" اور "توکل" کے ساتھ جدوجہد اور مسلسل کوشش بھی لازم ہے۔ ۳۔ حضرت اسمٰعیل: اطاعت اور ایثار: حضرت اسمٰعیل علیہ السلام اس مثلث کا وہ اٹوٹ حصہ ہیں جو جوانی اور جذبے کی نمائندگی کرتے ہیں، مثلاً: جب حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے والد مکرم حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنا خواب آپ کو سنایا، تو آپ کا جواب تھا: "اے ابا جان! آپ وہ کر گزریے جس کا آپ کو حکم دیا گیا ہے، بے شک آپ مجھے صبر کرنے والوں میں پائیں گے اِن شاءاللہ۔" (قَالَ يٰبُنَيَّ اِنِّيْۤ اَرٰى فِي الْمَنَامِ اَنِّيْۤ اَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰى ؕ قَالَ يٰۤاَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ ؗ سَتَجِدُنِيْۤ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِيْنَ) (الصفت: ۱۰۲) حضرت اسمٰعیل کا یہ تابعدارانہ کردار ہمیں سکھاتا ہے کہ جب والدین، اللہ کی راہ میں کوئی حکم دیں، تو اولاد کو سرکشی و نافرمانی کی بجائے اطاعت و فرماں برداری کا راستہ اختیار کرنا چاہیے۔ نیز آپ کی قربانی کے بدلے اللہ سبحانہ نے دنبہ بھیج کر یہ پیغام دیا کہ اصل مقصود خون بہانا نہیں، بلکہ تقویٰ و عشق کا امتحان لینا تھا، جس میں باپ اور بیٹے دونوں کامیاب نظر آتے ہیں۔ [illegible] "مقدس خاندان" [illegible] حج کی حقیقت: حج کے تمام ارکان (سعی، قربانی، رمی جمار) دراصل اُسی مقدس خاندان کی اداؤں کی نقالی ہیں۔ اللہ سبحانہ نے اُن سب کی یادگار کو عبادت بنا دیا۔ ۳۔ عشق و بندگی کا توازن: حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حوصلہ و جذبہ سکھایا، حضرت ہاجرہ علیہا السلام نے صبر اور عمل پیہم کی تعلیم دی اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام نے سرِ تسلیم خم کرنا اور اطاعت شعاری سکھائی۔ حاصلِ کلام یہ کہ حضرت ابراہیم، حضرت ہاجرہ اور حضرت اسمٰعیل علیہم السلام کی زندگی کا یہ پیغام ہے کہ انسان جب خود کو مکمل طور پر اللہ سبحانہ کے سپرد کر دیتا ہے، تو اللہ سبحانہ بھی اُسے بے یار و مددگار نہیں چھوڑتا، بلکہ اُسے رہتی دنیا تک کے لیے انسانیت کا پیشوا بنا دیتا ہے۔ خاندان براہیمی کی معنویت صرف ماضی کی یادگار نہیں، بلکہ ہر دور کے مومن کے لیے ایک عملی سبق ہے کہ وہ اپنی خواہشات کو اللہ سبحانہ کے حکم پر قربان کرنا سیکھے۔

ملک کے جمہوری ڈھانچے میں اگر کسی ایک ستون کو سب سے زیادہ حساس، بااثر اور فیصلہ کن مانا جائے تو وہ یقیناً آزاد صحافت ہے۔ یہی وہ ستون ہے جو اقتدار کے ایوانوں کی نگرانی کرتا ہے، پالیسی سازی کے عمل کو عوامی کسوٹی پر پرکھتا ہے اور سماج میں فکری بیداری کی فضا قائم کرتا ہے۔ ایک صحت مند جمہوریت کی پہچان ہی یہ ہے کہ وہاں میڈیا نہ صرف آزاد ہو بلکہ اس کی آزادی کو ریاستی ادارے عملاً تسلیم بھی کریں۔ ایسے میں جب کسی قدیم اور معتبر خبر رساں ادارے کے دفتر کو اچانک سیل کیے جانے سے متعلق خبر منظر عام پر آتی ہے تو یہ محض ایک انتظامی کارروائی نہیں رہتی بلکہ اس کے اثرات جمہوریت کے بنیادی اصولوں اور آئینی قدروں تک پھیل جاتے ہیں۔

بنگال کے مسلمانوں پر بی جے پی کا قہر!۔۔

حافظ افتخار احمد قادری

بنگال کے مسلمانوں پر بی جے پی حکومت کے ابتدائی بیانات اور اقدامات نے ایک بار پھر ہندوستانی مسلمانوں کے اندر بے چینی واضطراب کی ایک نئی لہر پیدا کردی ہے۔ یہ بے چینی محض سیاسی مخالفت یا جماعتی اختلاف کی بنیاد پر نہیں بلکہ گزشتہ کئی برسوں کے ان تلخ تجربات کی بنیاد پر ہے جنہوں نے مسلمانوں کے دلوں میں خوف، عدم تحفظ اور غیر یقینی کیفیت کو جنم دیا۔ ہندوستان کا مسلمان گزشتہ ایک دہائی سے مسلسل ایسے حالات کا سامنا کررہا ہے جہاں اس کی مذہبی آزادی، سماجی شناخت، تہذیبی شعائر اور دینی ادارے مختلف انداز میں نشانے پر دکھائی دیتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ جب بنگال میں بی جے پی کی سیاسی طاقت بڑھی اور اقتدار کے آثار نمایاں ہوئے تو مسلمانوں کے ایک بڑے طبقے کے اندر یہ اندیشہ پیدا ہوا کہ کہیں بنگال بھی اتر پردیش، آسام اور مدھیہ پردیش جیسی صورت حال کی طرف نہ بڑھ جائے۔ یہ درست ہے کہ سیاست کبھی خلا میں کام نہیں کرتی بلکہ اس کے اثرات سماج کے ہر طبقے تک پہنچتے ہیں۔ حکومتیں بدلتی ہیں تو صرف چہروں کی تبدیلی نہیں ہوتی بلکہ انتظامی مزاج، ترجیحات، قانون کے نفاذ کا انداز اور سماجی رویے بھی تبدیل ہوتے ہیں۔ ہندوستان جیسے کثیر مذہبی اور کثیر ثقافتی ملک میں حکومتوں کی پالیسیوں کا براہ راست اثر اقلیتوں کے احساس تحفظ پر پڑتا ہے۔ اگر حکومت کی زبان میں سختی، رویے میں تنگ نظری اور اقدامات میں امتیازی کیفیت محسوس ہونے لگے تو سب سے پہلے اقلیتیں خود کو غیر محفوظ تصور کرنے لگتی ہیں۔ یہی کیفیت آج بنگال کے مسلمانوں میں دیکھی جارہی ہے۔ بنگال ایک ایسا خطہ رہا ہے جہاں صدیوں سے مذہبی ہم آہنگی، تہذیبی رواداری اور سماجی اشتراک کی مثالیں ملتی رہی ہیں۔ یہاں مسلمانوں نے نہ صرف اپنی دینی شناخت کو محفوظ رکھا بلکہ ادب وثقافت، تعلیم اور سیاست میں بھی نمایاں کردار ادا کیا۔ مغربی بنگال میں مسلمان ایک بڑی آبادی رکھتے ہیں اور دیہی علاقوں سے لے کر شہری مراکز تک ان کی معاشی وتعلیمی اور سماجی موجودگی نمایاں ہے۔ ممتا بنرجی کے دور حکومت میں اگرچہ تمام مسائل ختم نہیں ہوئے تھے مگر مسلمانوں کو مجموعی طور پر یہ احساس ضرور تھا کہ ان کی عبادت گاہیں، مدارس اور مذہبی شعائر کسی براہ راست حکومتی نشانے پر نہیں ہیں۔ عیدین کے اجتماعات، قربانی، جلوس، مذہبی تقریبات اور اذان جیسے معاملات میں نسبتاً آزادی کا ماحول موجود تھا۔ لیکن جیسے ہی بی جے پی کی سیاسی طاقت بنگال میں مضبوط ہوئی مسلمانوں کے اندر خدشات نے جنم لینا شروع کردیا۔ اس کی سب سے بڑی وجہ وہ تجربات ہیں جو دوسرے صوبوں میں مسلمانوں نے گزشتہ برسوں میں دیکھے۔ اتر پردیش میں ۲۰۱۷ کے بعد جس انداز میں بلڈوزر سیاست نے جنم لیا اس نے پوری دنیا کی توجہ حاصل کی۔ مختلف شہروں میں مساجد، مدارس، دکانوں اور گھروں پر کارروائیوں نے یہ تاثر پیدا کیا کہ قانون کا استعمال بعض اوقات مخصوص طبقے کے خلاف زیادہ سختی کے ساتھ ہورہا ہے۔ گیان واپی مسجد اور متھرا عیدگاہ جیسے معاملات نے مسلمانوں کے دلوں میں یہ خوف پیدا کیا کہ تاریخی عبادت گاہیں بھی اب تنازعات کی زد میں آسکتی ہیں۔ یہی کیفیت آسام میں دیکھی گئی جہاں شہریت، زمین اور آبادی کے مسائل کو لے کر مسلمانوں میں شدید بے چینی پائی جاتی ہے۔

اب جب بنگال میں بھی نماز، لاؤڈ اسپیکر اور قربانی جیسے معاملات پر سخت بیانات سامنے آتے ہیں تو مسلمانوں کو یہ اندیشہ لاحق ہونا فطری ہے کہ کہیں ان کے مذہبی معاملات کو بھی سیاسی رنگ نہ دے دیا جائے۔ اگر راستوں پر نماز پڑھنے کے خلاف کارروائی کی بات کی جاتی ہے تو مسلمانوں کا سوال یہ ہوتا ہے کہ کیا حکومت عبادت کے متبادل انتظامات بھی فراہم کرے گی؟ اگر لاؤڈ اسپیکر کے اجازت نامے کی بات ہوتی ہے تو مسلمانوں کے ذہن میں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا یہ قانون سب کے لیے یکساں ہوگا یا صرف مساجد کو نشانہ بنایا جائے گا؟ اگر قربانی کے حوالے سے وارننگ دی جاتی ہے تو مسلمان یہ محسوس کرتا ہے کہ اس کے مذہبی شعائر کو شک وشبہ کی نگاہ سے دیکھا جارہا ہے۔ یہ بات بھی قابل غور ہے کہ ہندوستان کا مسلمان صرف حکومتی فیصلوں سے پریشان نہیں بلکہ سماجی فضا میں بڑھتی ہوئی نفرت اور تقسیم سے بھی خوف زدہ ہے۔ گزشتہ برسوں میں سوشل میڈیا، ٹی وی مباحثوں اور بعض سیاسی بیانات نے ایک ایسی فضا پیدا کردی ہے جس میں مسلمان کو اکثر مشکوک نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ کبھی اسے آبادی کے مسئلے سے جوڑا جاتا ہے، کبھی حب الوطنی پر سوال اٹھائے جاتے ہیں اور کبھی اس کے مذہبی شعائر کو تنازع بنا دیا جاتا ہے۔ اس ماحول نے عام مسلمان کی نفسیات پر گہرا اثر ڈالا ہے۔ وہ خود کو مسلسل دفاعی پوزیشن میں محسوس کرتا ہے۔ دوسرا پہلو یہ ہے جس پر سنجیدگی سے غور کرنے کی ضرورت ہے۔ مسلمانوں کو صرف جذباتی ردعمل تک محدود نہیں رہنا چاہیے بلکہ حکمت، بصیرت اور سیاسی شعور کے ساتھ حالات کا مقابلہ کرنا ہوگا۔ تاریخ گواہ ہے کہ صرف نعروں اور وقتی جذبات سے قومیں اپنے مسائل حل نہیں کرتیں بلکہ تعلیم، تنظیم، قانونی شعور اور سیاسی حکمت عملی سے اپنا مستقبل محفوظ بناتی ہیں۔ ہندوستانی مسلمان اگر واقعی اپنے وجود، شناخت اور حقوق کے تحفظ کے خواہاں ہیں تو انہیں سب سے پہلے اپنے اندر اتحاد پیدا کرنا ہوگا۔ آج مسلمانوں کا ایک بڑا مسئلہ یہ بھی ہے کہ وہ سیاسی طور پر بکھرے ہوئے ہیں۔ ان کی قیادت منتشر ہے، ان کے مسائل پر سنجیدہ منصوبہ بندی کم نظر آتی ہے اور اکثر جذباتی نعروں کو ہی کامیابی سمجھ لیا جاتا ہے۔ سوشل میڈیا کے دور میں اشتعال انگیز بیانات اور وقتی ردعمل بہت تیزی سے مقبول ہو جاتے ہیں لیکن ان کے نتائج اکثر نقصان دہ ثابت ہوتے ہیں۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ مسلمان قانون کو سمجھے، آئینی حقوق سے واقف ہو، عدالتوں پر اعتماد رکھے اور جمہوری طریقوں سے اپنے مسائل کا حل تلاش کرے۔

یہ حقیقت ہے کہ ہر بی جے پی حکومت کو یکساں انداز میں دیکھنا بھی مکمل انصاف نہیں ہوگا۔ بعض اوقات انتظامی فیصلوں کو سیاسی یا مذہبی رنگ دے دیا جاتا ہے جبکہ حقیقت اس سے مختلف ہوتی ہے۔ اسی لیے مسلمانوں کو جذباتی پروپیگنڈے سے بچ کر ہر معاملے کا سنجیدہ تجزیہ کرنا چاہیے۔ اگر کوئی قانون سب کے لیے ہے تو اسے صرف مسلم دشمنی قرار دینا درست نہیں لیکن اگر کسی قانون یا اقدام کا استعمال مخصوص طبقے کے خلاف زیادہ ہورہا ہو تو اس پر آئینی اور قانونی طریقے سے آواز اٹھانا بھی ضروری ہے۔ مسلمانوں کو اس وقت سب سے زیادہ جس چیز کی ضرورت ہے وہ تعلیم ہے۔ ایک تعلیم یافتہ قوم اپنے حقوق کو بہتر انداز میں سمجھتی اور حاصل کرتی ہے۔ افسوس کہ ہندوستان کے بہت سے علاقوں میں مسلمان اب بھی تعلیمی اعتبار سے پسماندہ ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ وہ سیاسی نعروں کا شکار جلد ہو جاتے ہیں۔ اگر مسلمان اپنے بچوں کو اعلیٰ تعلیم، قانونی شعور، میڈیا اور جدید علوم سے آراستہ کریں تو ان کے خلاف نفرت کی سیاست اتنی آسان نہیں رہے گی۔ آج کے دور میں میڈیا، عدالت، بیوروکریسی اور تعلیمی اداروں میں مضبوط موجودگی ہی کسی قوم کو تحفظ فراہم کرتی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ مسلمانوں کو اپنے اخلاق وکردار پر بھی خصوصی توجہ دینی ہوگی۔ اسلام نے ہمیشہ صبر، حکمت، عدل اور حسن اخلاق کی تعلیم دی ہے۔ اگر مسلمان اشتعال انگیزی، قانون شکنی یا جذباتی نعروں میں بہہ جائیں گے تو اس کا نقصان خود انہیں ہی ہوگا۔ مخالف قوتیں ہمیشہ ایسے مواقع کی تلاش میں رہتی ہیں جنہیں بنیاد بنا کر مسلمانوں کے خلاف مزید سختیاں کی جاسکیں۔ اس لیے دانشمندی کا تقاضا یہی ہے کہ ہر قدم سوچ سمجھ کر اٹھایا جائے۔ کیونکہ ہندوستان کا آئین آج بھی مسلمانوں سمیت تمام اقلیتوں کو مذہبی آزادی دیتا ہے۔ عدالتیں آج بھی موجود ہیں، جمہوری ادارے کام کررہے ہیں اور قانونی راستے کھلے ہوئے ہیں۔ اگرچہ بعض فیصلوں پر اختلاف ہوسکتا ہے لیکن مجموعی طور پر آئینی ڈھانچہ اب بھی اقلیتوں کے لیے امید کی ایک کرن ہے۔ مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ آئینی جدوجہد کو مضبوط کریں، انصاف کے لیے قانونی راستہ اختیار کریں اور اپنے اندر ایسی قیادت پیدا کریں جو صرف جذباتی تقریروں کے بجائے عملی حکمت عملی پیش کرے۔

بنگال کی موجودہ صورت حال مسلمانوں کے لیے ایک آزمائش ضرور ہے لیکن یہ ان کے لیے ایک موقع بھی ہے کہ وہ اپنے سیاسی اور سماجی طرز عمل پر غور کریں۔ اگر مسلمان صرف خوف اور مایوسی کا شکار ہو جائیں گے تو ان کے مسائل مزید بڑھیں گے۔ لیکن اگر وہ اتحاد، تعلیم، قانونی شعور اور حکمت عملی کے ساتھ آگے بڑھیں گے تو وہ ہر مشکل صورت حال کا مقابلہ کرسکتے ہیں۔ ہندوستان کی تاریخ گواہ ہے کہ یہاں مسلمانوں نے انتہائی سخت حالات میں بھی اپنی دینی وتہذیبی شناخت کو محفوظ رکھا ہے۔ لہٰذا! نفرت کے ماحول کو مزید ہوا دینے کے بجائے ملک میں انصاف، برابری اور آئینی اقدار کی بات کی جائے۔ حکومتوں کو بھی یہ سمجھنا ہوگا کہ ہندوستان کی طاقت اس کی مذہبی اور ثقافتی تنوع میں ہے۔ اگر کسی طبقے کو مسلسل خوف اور عدم تحفظ میں مبتلا رکھا جائے گا تو اس کا نقصان پورے ملک کو ہوگا۔ اسی طرح مسلمانوں کو بھی یہ سمجھنا ہوگا کہ صرف سیاسی نعروں یا وقتی جذبات سے کچھ حاصل نہیں ہوگا بلکہ مضبوط تعلیمی، سماجی اور قانونی بنیادیں ہی انہیں محفوظ مستقبل دے سکتی ہیں۔ بنگال کے مسلمانوں کے دلوں میں آج جو خوف پایا جارہا ہے وہ محض ایک صوبے کا مسئلہ نہیں بلکہ پورے ہندوستانی مسلمان کی نفسیاتی کیفیت کی عکاسی کرتا ہے۔ وہ یہ محسوس کررہا ہے کہ اس کی مذہبی شناخت اب سیاسی بحث کا موضوع بنتی جارہی ہے۔ ایسے وقت میں ضرورت اس بات کی ہے کہ حالات کو مزید خراب کرنے کے بجائے سنجیدگی، حکمت اور انصاف کے ساتھ آگے بڑھا جائے۔ اگر حکومتیں واقعی سب کا ساتھ سب کا وکاس کے نعرے پر یقین رکھتی ہیں تو انہیں اپنے رویوں اور بیانات سے یہ اعتماد بھی پیدا کرنا ہوگا کہ ملک کا ہر شہری چاہے اس کا مذہب کچھ بھی ہو، برابر کا ہندوستانی ہے اور اس کے مذہبی وآئینی حقوق مکمل طور پر محفوظ رہے۔

دار کی خاموش فضاؤں میں ایک مسلمان کا درد بھوج شالہ فیصلہ عدالت جیت گئی

دار کی فضاؤں میں آج ایک عجیب سا درد تیر رہا ہے ایسا لگتا ہے جیسے شہر کی ہوا بھی آہستہ آہستہ سسک رہی ہو۔ مسجدوں کے مینار خاموش ہیں خانقاہوں کے چراغ بجھے بجھے محسوس ہوتے ہیں اور ایک مسلمان کا دل اندر ہی اندر ٹوٹ رہا ہے۔ آج صرف ایک عدالتی فیصلہ نہیں آیا آج کئی صدیوں کی یادیں زخمی ہوئی ہیں۔ آج بہت سے لوگوں نے صرف ایک عمارت نہیں ہاری بلکہ اپنے وجود، اپنی تاریخ، اپنی پہچان اور اپنے اعتماد کا ایک حصہ کھو دیا۔ ایک عجیب خوف ہے ایک ایسا خوف جسے لفظوں میں مکمل بیان کرنا ممکن نہیں۔ وہ خوف کہ کہیں اب ہماری عبادت گاہیں بھی محفوظ نہ رہیں وہ خوف کہ کہیں ہماری تاریخ کو بھی ہم سے چھین نہ لیا جائے وہ خوف کہ کہیں اس ملک میں ہماری خاموشیوں کو ہماری کمزوری نہ سمجھ لیا جائے۔ دار کی سڑکوں پر شاید بھیڑ ویسی ہی ہے بازار شاید آج بھی کھلے ہیں مگر مسلمانوں کے دلوں میں ایک سناٹا اتر آیا ہے۔ لوگ بات کم کررہے ہیں اور سوچ زیادہ رہے ہیں

سید آصف امام کاکوی

دار کی فضاؤں میں آج ایک عجیب سا درد تیر رہا ہے ایسا لگتا ہے جیسے شہر کی ہوا بھی آہستہ آہستہ سسک رہی ہو۔ مسجدوں کے مینار خاموش ہیں خانقاہوں کے چراغ بجھے بجھے محسوس ہوتے ہیں اور ایک مسلمان کا دل اندر ہی اندر ٹوٹ رہا ہے۔ آج صرف ایک عدالتی فیصلہ نہیں آیا آج کئی صدیوں کی یادیں زخمی ہوئی ہیں۔ آج بہت سے لوگوں نے صرف ایک عمارت نہیں ہاری بلکہ اپنے وجود، اپنی تاریخ، اپنی پہچان اور اپنے اعتماد کا ایک حصہ کھو دیا۔ ایک عجیب خوف ہے ایک ایسا خوف جسے لفظوں میں مکمل بیان کرنا ممکن نہیں۔ وہ خوف کہ کہیں اب ہماری عبادت گاہیں بھی محفوظ نہ رہیں وہ خوف کہ کہیں ہماری تاریخ کو بھی ہم سے چھین نہ لیا جائے وہ خوف کہ کہیں اس ملک میں ہماری خاموشیوں کو ہماری کمزوری نہ سمجھ لیا جائے۔ دار کی سڑکوں پر شاید بھیڑ ویسی ہی ہے بازار شاید آج بھی کھلے ہیں مگر مسلمانوں کے دلوں میں ایک سناٹا اتر آیا ہے۔ لوگ بات کم کررہے ہیں اور سوچ زیادہ رہے ہیں۔ کیا واقعی یہی وہ ہندوستان تھا جس کے بارے میں ہمارے بزرگوں نے کہا تھا کہ یہاں سب برابر ہیں؟ کیا یہی وہ ملک تھا جہاں صوفیوں نے محبت کے چراغ جلائے تھے؟ جہاں حضرت کمال الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ نے انسانیت کو مذہب سے بڑا بتایا تھا؟ آج ان کے آستانے کے قریب کھڑا مسلمان یہ سوچنے پر مجبور ہے کہ آخر کب تک اس کی تاریخ عدالتوں میں کھڑی کی جاتی رہے گی؟ کب تک ہر مسجد اپنی شناخت ثابت کرتی رہے گی؟ کب تک ہر مسلمان خوف کے سائے میں جیتا رہے گا؟ یہ درد صرف دیواروں کا نہیں یہ درد دلوں کا ہے۔ یہ درد اس احساس کا ہے کہ شاید اب محبت کمزور پڑتی جارہی ہے اور نفرت طاقتور ہوتی جارہی ہے۔ آج دار کی فضا میں خاموشی نہیں بلکہ ایک زخمی قوم کی دبی ہوئی چیخیں ہیں۔ دار کی فضاؤں میں آج ایک عجیب سا سکوت ہے ایسا سکوت جو صرف خاموشی نہیں ہوتا، بلکہ دلوں کے اندر اٹھنے والے طوفانوں کی آواز ہوتا ہے۔ سڑکیں ویسی ہی ہیں، بازار ویسے ہی آباد ہیں، لوگ ویسے ہی چل پھر رہے ہیں...... مگر کچھ بدل گیا ہے۔ شاید لوگوں کی آنکھوں میں اعتماد کم ہوا ہے شاید دلوں میں خوف بڑھا ہے اور شاید روحوں پر ایک ایسا بوجھ اتر آیا ہے جسے لفظوں میں بیان کرنا آسان نہیں۔ مدھیہ پردیش ہائی کورٹ کے فیصلے کے بعد کچھ لوگ

جشن منارہے ہیں، [illegible] جیت قرار دے رہے ہیں [illegible] بھی ہیں جن میں غم ہے کچھ دل ایسے بھی ہیں جو [illegible] یہ سوچ رہے ہیں کہ آخر اس ملک میں ایک مسلمان کی جگہ کہاں ہے؟ کیا اس کی تاریخ محفوظ ہے؟ کیا اس کی عبادت گاہیں محفوظ ہیں؟ کیا اس کے جذبات کی کوئی قیمت باقی رہ گئی ہے؟ یہ سوال صرف عدالت کے فیصلے سے پیدا نہیں ہوئے یہ سوال برسوں سے مسلمانوں کے دلوں میں پل رہے اس خوف کا نتیجہ ہیں جو وقت کے ساتھ بڑھتا جارہا ہے۔ بھوج شالہ یہ صرف پتھروں کی ایک عمارت نہیں تھی۔ یہ صرف تاریخ کی ایک نشانی نہیں تھی۔ یہ اس ملک کی اس مشترکہ تہذیب کی علامت تھی جس میں صدیوں تک مختلف مذاہب نے ایک ساتھ سانس لی۔ جہاں اذان بھی گونجتی تھی اور عبادت کی دوسری آوازیں بھی سنائی دیتی تھیں۔ جہاں لوگ مذہب سے پہلے انسان تھے۔ لیکن آج ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے ہر پرانی عمارت کو شک کی نگاہ سے دیکھا جارہا ہے۔ ہر مسجد کو عدالت میں کھڑا کیا جارہا ہے۔ ہر تاریخی ورثے کو مذہب کی عینک سے دیکھا جارہا ہے۔ اور ہر مسلمان کے دل میں ایک نیا خوف پیدا کیا جارہا ہے۔ ایک عام مسلمان ہونے کے ناطے دل کانپ اٹھتا ہے۔ کیونکہ مسئلہ صرف ایک مسجد یا ایک مندر کا نہیں ہے مسئلہ اس احساس کا ہے کہ کہیں یہ سلسلہ کبھی ختم نہ ہو۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ ایک دن مسلمان صرف اپنی تاریخ کے ملبے پر کھڑے رہ جائیں۔ دار کی اس سرزمین پر حضرت مولانا کمال الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ نے محبت کا چراغ جلایا تھا۔ وہ صوفی تھے اور صوفی نفرت نہیں بانٹتے۔ وہ دلوں کو جوڑتے ہیں۔ انہوں نے کبھی کسی انسان سے اس کا مذہب نہیں پوچھا۔ ان کی خانقاہ میں ہر مذہب کے لوگ آتے تھے۔ کوئی خالی ہاتھ واپس نہیں جاتا تھا۔ وہاں انسانیت سب سے بڑا مذہب تھی۔ مگر افسوس آج انہی صوفیوں کی سرزمین کو نفرت کے نعروں میں بانٹا جارہا ہے۔ وہ جگہ جہاں کبھی محبت کے قصیدے پڑھے جاتے تھے، آج عدالتوں اور سیاست کے شور میں گھر چکی ہے۔ ایک مسلمان کے دل کا درد صرف یہ نہیں کہ ایک عمارت پر تنازع ہوا درد یہ ہے کہ اس کے جذبات کو بار بار امتحان میں ڈالا جارہا ہے۔ درد یہ ہے کہ ہر بار اسے یہ احساس دلایا جارہا ہے کہ شاید وہ اس ملک میں مکمل محفوظ نہیں۔ جب بابری مسجد گری تھی، تب بھی مسلمانوں کے دل ٹوٹے تھے۔ اس وقت بھی یہی کہا گیا تھا کہ اب سب ختم ہو جائے گا، اب آگے کوئی تنازع نہیں ہوگا۔ لیکن وقت گزرتا گیا اور نئے نئے مسئلے سامنے آتے گئے۔ کبھی گیان واپی، کبھی شاہی عیدگاہ، کبھی سنبھل، کبھی بھوج شالہ ایک عام مسلمان آخر کب تک ڈرے؟ کب تک اپنی عبادت گاہوں کے لیے فکر مند رہے؟ کب تک ہر صبح یہ سوچ کر اٹھے کہ آج کہیں اس کی تاریخ پر نیا سوال تو نہیں اٹھ جائے گا؟ یہ خوف حقیقی ہے۔ اور اس خوف کو محسوس کرنے کے لیے مسلمان ہونا ضروری نہیں، انسان ہونا کافی ہے۔ اس ملک کی سب سے بڑی خوبصورتی اس کی گنگا جمنی تہذیب رہی ہے۔ یہاں ہولی پر مسلمان رنگ لگاتے تھے اور محرم میں ہندو سبیل لگاتے تھے۔ یہاں درگاہوں پر ہر مذہب کے لوگ چادر چڑھاتے تھے۔ یہاں انسانیت مذہب سے بڑی ہوا کرتی تھی۔ مگر اب ایسا لگتا ہے جیسے لوگوں کو ایک دوسرے سے دور کیا جارہا ہے۔ دلوں میں شکوک پیدا کیے جارہے ہیں۔ اور تاریخ کو اس انداز میں پیش کیا جارہا ہے کہ نفرت بڑھتی جائے۔ تاریخ کبھی مکمل سفید یا مکمل سیاہ نہیں ہوتی۔ ہر دور میں جنگیں بھی ہوئیں، محبتیں بھی ہوئیں، غلطیاں بھی ہوئیں، عظمتیں بھی پیدا ہوئیں۔ لیکن اگر ہر صدی پرانے زخم کو دوبارہ کھولا جائے گا، تو پھر کبھی سکون پیدا نہیں ہوگا۔ کیا واقعی ماضی کی لڑائیاں آج کے ہندوستان کو مضبوط بنائیں گی؟ کیا عدالتوں میں تاریخ کے مقدمے لڑنے سے نوجوانوں کو روزگار مل جائے گا؟ کیا نفرت کے نعروں سے ملک ترقی کرے گا؟ یہ سوال ہر انصاف پسند انسان کے دل میں اٹھ رہے ہیں۔ ایک مسلمان جب عدالت کے فیصلے سنتا ہے، تو وہ صرف قانونی پہلو نہیں دیکھتا وہ اپنے مستقبل کو دیکھتا ہے۔ وہ اپنے بچوں کے چہروں کو دیکھتا ہے۔ وہ سوچتا ہے کہ کیا آنے والی نسلیں بھی اسی خوف میں زندگی گزاریں گی؟ یہ خوف شاید لفظوں میں مکمل بیان نہ ہوسکے لیکن یہ خوف حقیقی ہے۔ اور یہی خوف آج دار کی فضاؤں میں محسوس کیا جاسکتا ہے۔

غزل

گر محبت سزا ہو سزا دیجئے
ورنہ دیدار اپنی کرا دیجئے

چھوڑ دو شوق سے اس سے پہلے مگر
کیا ہے میری خطا کچھ بتا دیجئے

آگئی تیرے گلیوں میں میت میری
دیکھ کر میری حالت دعا دیجئے

لوٹ کر آپ کے پاس آ جاؤں گا
صرف اک بار دل سے صدا دیجئے

آپ آنکھوں میں انکی ہوئی ہے میری
رہبری کو بھی چہرا دیکھا دیجئے

رہبر اسلام

والدین دونوں جہاں کی دولت

شعیب احمد محمدی

ممبئی کی چمکتی ہوئی عمارتوں کے سائے میں کچھ ایسے گھر بھی ہیں جہاں خاموشی چیختی ہے۔ یہ خاموشی اولڈ ایج ہومز کی ہے جہاں بوڑھے ماں باپ اپنی ہی اولاد کے چھوڑے جانے کا درد سہتے ہیں۔ کبھی یہی ہاتھ تھے جنھوں نے ہمیں چلنا سکھایا، یہی آواز تھی جو رات کو جاگ کر لوری سناتی تھی، یہی آنکھیں تھیں جو ہماری کامیابی پر سب سے پہلے نم ہوتی تھیں۔ آج وہی ہاتھ، وہی آواز، وہی آنکھیں ایک چھوٹے سے کمرے میں بیٹھ کر صرف ایک سوال دہراتی ہیں: کیا میرا بیٹا آج آئے گا؟ ہم ترقی کی دوڑ میں اتنے آگے نکل گئے کہ پیچھے رہ جانے والوں کو بھول گئے۔ فلیٹ چھوٹا پڑ گیا، وقت کم پڑ گیا، اور رشتے بوجھ لگنے لگے۔ مہینے میں ایک بار فون کرنا بھی ہماری مصروفیت کے آگے بھاری پڑنے لگا۔ اسلام ہمیں سکھاتا ہے کہ؟ قرآن کہتا ہے: اور ہم نے انسان کو اس کے والدین کے ساتھ نیک سلوک کا حکم دیا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ماں کے قدموں تلے جنت ہے۔ جنت کو ہم نے عبادت میں تلاش کیا، مگر اللہ نے جنت کے دروازے تو ہمارے ہی گھر میں والدین کی شکل میں رکھ دیے۔ انکی خدمت کرکے ہمیں جنت حاصل کرنا ہے۔ ممبئی ایک ایسا شہر ہے جہاں ہر مذہب، ہر زبان کے لوگ رہتے ہیں۔ یہاں ہندو مسلم کی مثال قائم ہے کہ ایک دوسرے کے حق میں خیر خواہ ہیں۔ یہی وہ شہر ہے جہاں انسانیت ابھی زندہ ہے۔ تو پھر ہم اپنے ہی گھر کے بوڑھوں کو اجنبی کیوں بنا دیتے ہیں؟ ضروری ہے کہ ہر کوئی اپنے ماں باپ کو اپنے ساتھ رکھے۔ کم از کم انہیں ہفتے میں ایک بار تفریح کرائیں۔ ہفتے میں ایک بار تمام رشتے داروں سے ملاقات، ایک چھوٹا سا تحفہ یہی چیزیں ان کی زندگی میں رنگ بھر دیتی ہیں۔ یاد رکھیں، آج جو ہم اپنے والدین کے ساتھ کررہے ہیں، کل ہمارے بچے وہی ہمارے ساتھ کریں گے۔ وقت کا پہیہ گھومتا ہے، اور جو بیج ہم آج بوتے ہیں، وہی کل ہمارے سامنے کھڑا ہوتا ہے۔ ممبئی کو "مہان ممبئی" صرف اس لیے نہیں کہا جاتا کہ یہاں "فلمی ستارے رہتے ہیں"، بلکہ اس لیے کہ یہاں دل والے لوگ رہتے ہیں۔ آیئے، ہم اپنے دلوں کو اتنا بڑا کریں کہ بوڑھے ماں باپ کے لیے اس میں جگہ نکل آئے۔ کیونکہ اصل کامیابی بنگلہ، گاڑی یا بینک بیلنس نہیں ہے۔ اصل کامیابی یہ ہے کہ مرتے وقت ماں باپ کی آنکھوں میں ہمارے لیے دعا ہو، شکوہ نہ ہو۔

ممبئی کی گلیوں میں دھڑکتا ہوا ایک دل

ممبئی۔ خوابوں کا شہر، جہاں راتیں کبھی سوتی نہیں اور صبحیں کبھی تھکتی نہیں۔ یہاں لوکل ٹرین کی ہر سیٹی ایک نئی امید لے کر آتی ہے، اور فٹ پاتھ پر بچھا ہر بستر کسی نہ کسی مسافر کا گھر بن جاتا ہے۔ دھاراوی کی تنگ گلیوں سے لے کر مرین ڈرائیو کی کھلی فضا تک، ہر طرف زندگی کا شور ہے مگر اس شور میں بھی کئی دھڑکنیں ایسی ہیں جن کی آواز سنائی نہیں دیتی۔ یہ دھڑکنیں ہیں ان لوگوں کی، جنہوں نے گاؤں کی مٹی، ماں کی دعا اور پرانے گھر کی چھاؤں سب کچھ چھوڑ کر صرف اس لیے ممبئی کا رخ کیا کہ شاید عزت کی روٹی نصیب ہوجائے۔ دن میں وہ رکشہ چلاتے ہیں، گلیوں میں سبزی بیچتے ہیں، رات کو کسی کمپنی کے باہر چوکیدار بن جاتے ہیں۔ مہینے کے آخر میں جو چند روپے ہاتھ آتے ہیں، اس کا بڑا حصہ گاؤں بھیج دیتے ہیں، خود ایک چھوٹی سی چال میں گزارا کرتے ہیں جہاں برسات میں چھت ٹپکتی ہے اور گرمی میں دیواریں سانس گھونٹتی ہیں۔ یہی لوگ ممبئی کی اصل ریڑھ کی ہڈی ہیں۔ ان کے بغیر نہ سڑکیں بنیں، نہ عمارتیں کھڑی ہوں، نہ ہوٹل کے برتن دھلیں۔ پھر بھی ہم انہیں "باہری" کہہ کر الگ کردیتے ہیں، جیسے محنت کی کوئی سرحد ہوتی ہو۔ سماج کا سب سے بڑا المیہ یہی ہے کہ ہم رشتے بھی ترازو میں تولتے ہیں۔ جس کے پاس دولت ہے، اس کے لیے در کھلتے ہیں؛ جس کے پاس صرف محنت ہے، وہ باہر کھڑا رہتا ہے۔ کیا انسان کی قدر بھی اب نوٹوں سے طے ہوگی؟ اسلام ہمیں یاد دلاتا ہے: حدیث شریف: لوگوں میں سب سے بہتر وہ ہے جو لوگوں کے لیے سب سے زیادہ نفع بخش ہو۔ اگر ہم اپنے آس پاس کے مزدور، رکشہ والے اور چھوٹے دکاندار کو بے سہارا چھوڑ دیں، تو ہماری ترقی محض اینٹ اور پتھر کا کھیل رہ جائے گی۔ ممبئی کی اصل پہچان اس کے بلند ٹاور نہیں، بلکہ وہ محبت ہے جو مختلف زبان، ذات اور مذہب کے لوگوں کو ایک چھت کے نیچے جوڑ دیتی ہے۔ یہی وہ شہر ہے جہاں ہندو نے مسلم کے جنازے کو کندھا دیا، اور مسلم نے ہندو کے ساتھ میل جول اور سکھ دکھ میں ساتھ نبھایا۔ نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے: مسلمان مسلمان کا بھائی ہے، نہ اس پر ظلم کرتا ہے نہ اسے بے یار و مددگار چھوڑتا ہے۔ یہی بھائی چارہ آج ہمیں دوبارہ زندہ کرنا ہے۔ آج ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم صرف ترقی کی دوڑ میں نہ بھاگیں، بلکہ اپنے آس پاس کے گمنام محنت کشوں کو انسان سمجھیں۔ ایک مسکراہٹ، ایک سلام، ایک مدد کا ہاتھ، اور ایک چائے، ایک مشروب، سے ان کو خوشی دو یہی وہ چیزیں ہیں جو ٹوٹے دلوں کو جوڑتی ہیں اور اللہ کے ہاں اجر کا سبب بنتی ہیں۔ ممبئی اگر واقعی "دل والوں کا شہر" کہلانا چاہتی ہے، تو اسے صرف امیروں کی جیب نہیں، غریبوں کے درد کو بھی سمجھنا ہوگا۔ کیونکہ آخر میں جو رہ جاتا ہے، وہ صرف یہی ہے۔

انجمن ھدیٰ کے افتتاح کے ساتھ

دارالہدیٰ اسلامک یونیورسٹی میں نئی طلبہ قیادت کا آغاز

دارالہدیٰ اسلامک یونیورسٹی طلبہ یونین 2026۔2027 کی افتتاحی تقریب بروز بدھ 13 مئی 2026 نہایت جوش وخروش، علمی وقار اور پُرشکوہ ماحول میں منعقد ہوئی، جہاں نئی طلبہ قیادت نے اپنی ذمہ داریاں سنبھالیں۔ تقریب میں طلبہ کی جانب سے غیر معمولی جذبہ، ولولہ اور مستقبل کے لیے عزم وحوصلے کا اظہار دیکھنے میں آیا۔ واضح رہے کہ انجمن ہدیٰ کا آغاز سن 2006 میں ہوا تھا، اور اس سال تنظیم اپنی کامیاب خدمات کے بیس سال مکمل کررہی ہے۔ اس موقع پر منعقدہ تقریب کو ایک تاریخی حیثیت حاصل رہی۔ تقریب کا افتتاح حضرت سید بشیر علی شاب تھنگل کے دستِ مبارک سے عمل میں آیا، جو اہلِ بیت سے تعلق رکھنے والی کیرالہ کی ایک ممتاز، باوقار اور معروف شخصیت ہیں۔ اس موقع پر مختلف علمی، دینی، سماجی اور تعلیمی شخصیات نے بھی شرکت کی۔ تقریب کی صدارت ڈاکٹر بہاؤالدین محمد ندوی، وائس چانسلر دارالہدیٰ اسلامک یونیورسٹی، نے فرمائی۔ اپنے صدارتی خطاب میں انہوں نے تعلیم، اعلیٰ اخلاق اور اجتماعی ترقی کی اہمیت پر روشنی ڈالی اور طلبہ کو معاشرے میں مثبت کردار ادا کرنے کی تلقین کی۔ اس موقع پر شہنواز حسین، پروفیسر، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی، نے زیرو سے ہیرو کے عنوان پر ایک نہایت مؤثر اور فکر انگیز خطاب پیش کیا۔ انہوں نے اپنی گفتگو میں اس حقیقت پر زور دیا کہ کامیابی اچانک حاصل نہیں ہوتی بلکہ مسلسل محنت، نظم وضبط، مثبت سوچ اور مؤثر منصوبہ بندی کے ذریعے انسان ترقی کی منازل طے کرتا ہے۔ انہوں نے پروگراموں کے کامیاب انعقاد کے اصولوں پر بھی تفصیلی گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ کسی بھی منصوبے یا پروگرام کی کامیابی کے لیے منظم منصوبہ بندی، مضبوط ٹیم ورک، ذمہ داریوں کی واضح تقسیم اور وقت کی پابندی بنیادی اہمیت رکھتی ہے۔ انہوں نے نوجوانوں کو مشورہ دیا کہ وہ اپنی صلاحیتوں کو پہچانیں، بہتر انداز میں کام کرنا سیکھیں اور ہر ذمہ داری کو اخلاص اور حکمت کے ساتھ انجام دیں۔ تقریب کے دوران طلبہ میں خاصا جوش وخروش دیکھنے میں آیا، جبکہ نئی قیادت نے متعدد مفید، تعمیری اور فلاحی پروگراموں کے انعقاد کا عزم ظاہر کیا۔ مقررین اور شرکاء نے اس تقریب کو امید، رہنمائی اور مستقبل کے روشن عزائم کی ایک خوبصورت مثال قرار دیا۔

عالمی منشیات کے بحران کے خلاف مربوط کارروائی کی ضرورت

نہیں تو ۱۰ سال بعد دنیا کو یہ احساس ہو جائے گا کہ نقصان کا ازالہ کرنے میں بہت دیر ہو چکی ہے۔ امت شاہ

نئی دہلی: مرکزی وزیر داخلہ امیت شاہ نے جمعہ کے روز بین الاقوامی برادری کو ایک سخت انتباہ جاری کیا: دنیا کے پاس تقریباً ایک دہائی ہے کہ وہ عالمی منشیات کے بحران کے خلاف مربوط جواب دینے کے لیے اس سے پہلے کہ نقصان ناقابل تلافی ہو جائے۔ آراین کاؤ میموریل لیکچر 2026 میں خطاب کرتے ہوئے، جس کا اہتمام ریسرچ اینڈ اینالائسز ونگ (R&AW) نے کیا، شاہ نے ایک پابند عالمی قانونی فریم ورک، منشیات کی اسمگلنگ کے لیے معیاری سزاؤں، اور قوموں کے درمیان حقیقی وقت میں انٹیلی جنس شیئرنگ، منشیات کے خلاف جنگ کو دہشت گردی اور قومی سلامتی کے خلاف وسیع جنگ سے الگ نہ ہونے کے طور پر تشکیل دینے پر زور دیا۔ شاہ نے ایک سامعین کو بتایا جس میں 40 سے زائد ممالک کے سفیروں اور ہائی کمشنرز، را کے سابق سربراہان، اور ہندوستان کے سیکورٹی اسٹیبلشمنٹ کے سینئر حکام شامل تھے، "اگر اب مشترکہ کوششیں شروع نہیں کی گئیں، تو 10 سال بعد دنیا کو یہ احساس ہو جائے گا کہ نقصان کا ازالہ کرنے میں بہت دیر ہو چکی ہے۔ لیکچر، تھیم نارکوٹکس: ایک بارڈر لیس تھریٹ، ایک اجتماعی ذمہ داری تھا۔ یہ لیکچر را کے بانی چیف رامیشور ناتھ کاؤ کے اعزاز میں 2007 میں قائم کی گئی سالانہ سیریز کا تازہ ترین ایڈیشن ہے۔ تقریب میں کاؤ کے خاندان کے افراد بھی موجود تھے۔ شاہ نے اپنا خطاب وزیر اعظم نریندر مودی کے بیان کردہ قومی عزائم 2047 تک منشیات سے پاک ہندوستان میں پیش کیا۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستانی سیکورٹی ایجنسیوں نے منشیات کے گروہوں کو ختم کرنے کے لئے پہلے ہی ایک روڈ میپ تیار کیا ہے، اور ہندوستان کی زیرو ٹالرنس" پالیسی کے تحت اعلان کیا ہے کہ ایک گرام منشیات کو ملک میں داخل ہونے یا ہندوستان کو ٹرانزٹ کے طور پر استعمال کرنے کی اجازت نہیں ہوگی۔ لیکن وزیر داخلہ کے سب سے نمایاں دلائل باہر کی طرف تھے، بین الاقوامی منشیات کے قانون میں تضادات پر کہ ان کا کہنا تھا کہ کارٹیل فعال طور پر استحصال کر رہے ہیں۔ جب تک کہ کنٹرول شدہ مادوں کے طور پر نامزد کردہ چیزوں کے ساتھ ساتھ منشیات کی اسمگلنگ کے لیے عام معیاری سزاؤں پر عالمی سطح پر صف بندی نہ ہو، منشیات کے کارٹلز پالیسی میں تضادات کا فائدہ اٹھاتے رہیں گے۔ شاہ نے بین الاقوامی تعاون کے لیے ایک چارنکاتی ایجنڈا پیش کیا: دائرہ اختیار میں ممنوعہ اشیاء کی یکساں تعریف، اسمگلنگ کے جرائم کے لیے معیاری سزائیں، منشیات کے سرغنوں کی ہموار حوالگی، اور منظم انٹیلی جنس شیئرنگ۔ انہوں نے اس بات کے ثبوت کے طور پر بھارت کے اپنے حالیہ ریکارڈ کی طرف اشارہ کیا کہ مربوط کارروائی سے کیا حاصل کیا جا سکتا ہے، یہ نوٹ کرتے ہوئے کہ گزشتہ دو سالوں میں بھارت نے شراکت دار ممالک کی مدد سے 40 سے زیادہ بین الاقوامی مجرموں کو کامیابی کے ساتھ وطن واپس لایا ہے اور اس بات کو تسلیم کیا کہ اور بھی بہت کچھ کرنے کی ضرورت ہے۔ وزیر داخلہ نے منشیات اور جغرافیائی سیاسی عدم استحکام کے درمیان ایک سیدھی لکیر کھینچی، جس کے خلاف انہوں نے نارکو ریاستوں کو متبادل طاقت کے مراکز بننے سے تعبیر کیا۔ انہوں نے کہا کہ منشیات کی رقم دہشت گردی کے نیٹ ورکس کو فنڈ دینے اور متوازی معیشتوں کو ایندھن دینے کے لیے معروف تھی، لیکن کم زیر بحث نتائج، افراد اور کمیونٹیز کو مستقل جسمانی نقصان نے پالیسی سازوں سے یکساں توجہ کا مطالبہ کیا۔

نیدرلینڈ پہنچنے پر وزیر اعظم مودی کا والہانہ استقبال

وزیر اعظم مودی نے ثقافتی، کلاسیکی پرفارمنس کا مشاہدہ کیا

دی ہیگ: وزیر اعظم نریندر مودی کا ہفتہ کے روز دی ہیگ میں ہندوستانی برادری کے پرجوش استقبال کے ساتھ ساتھ مختلف ثقافتی پرفارمنس سے بھی نوازا گیا۔ پی ایم مودی نے ہندوستانی کمیونٹی کے ساتھ دلی لمحات شیئر کیے اور ہوٹل پہنچنے کے بعد ثقافتی اور کلاسیکی کارکردگی کا مشاہدہ کیا۔ اس سے پہلے ہوائی اڈے پر وزیر اعظم مودی کا استقبال ریئر ایڈمرل لوجر برومیلر، ایڈ جوٹینٹ جنرل اور چیف آف دی ملٹری ہاؤس آف ہز میجسٹی دی کنگ نے کیا۔ ڈچ وزیر خارجہ ٹام بیرینڈسن؛ اور ہالینڈ میں ہندوستان کے سفیر کمار توہین کے ساتھ ساتھ ہالینڈ کی حکومت کے دیگر اعلیٰ حکام بھی اس موقع پر موجود تھے۔ پی ایم مودی کے سامنے پرفارم کرنے والے ایک فنکار گوتم نے ان کی بات چیت پر خوشی کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے پی ایم مودی کے استقبال کے لیے گربا کا مظاہرہ کیا۔ ہم نے ان کے ساتھ بات چیت کی، اور ہم سب بہت خوش ہیں۔" ایک اور فنکارہ، ریما نے اس تجربے کو حیرت انگیز' قرار دیتے ہوئے کہا،" ہم سب پی ایم مودی کے سامنے پرفارم کرتے ہوئے بہت خوشی محسوس کر رہے ہیں... پورا تجربہ حیرت انگیز تھا۔ اس سے پہلے وزیر اعظم کی آمد کا اعلان کرتے ہوئے، وزارت خارجہ کے ترجمان رندھیر جیسوال نے ایکس پر پوسٹ کیا وزیر اعظم مودی مودی نیدر لینڈ پہنچ گئے ۔ یہ دورہ ہندوستان۔ ہالینڈ کی کثیر جہتی شراکت داری کو مزید مضبوط کرنے اور ہندوستان کے سب سے بڑے یورپ کے بڑے ممالک کے ساتھ مشغول ہونے کا موقع فراہم کرے گا۔ پی ایم مودی نے ایکس پر لکھا، ایمسٹرڈیم میں اترا۔ نیدرلینڈ کا یہ دورہ ایک ایسے وقت میں ہو رہا ہے جب ہندوستان اور یوروپی یونین کے درمیان آزاد تجارتی معاہدے نے تجارتی اور سرمایہ کاری کے تعلقات کو نمایاں فروغ دیا ہے۔ یہ سیمی کنڈکٹرز، پانی، صاف توانائی، اور بہت کچھ جیسے شعبوں میں تعلقات کو مضبوط کرنے کا موقع فراہم کرتا ہے۔" وزیر اعظم نے مزید کہا کہ" میں وزیر اعظم ڈک شوف کے ساتھ بات چیت کروں گا اور ان کے بادشاہ ولیم الیگزینڈر اور ملکہ میکسیما کا دورہ کروں گا۔ اس دورے میں موسمیاتی کارروائی، گرین ہائیڈروجن، لچکدار سپلائی چین، ڈیجیٹل اختراع اور سمندری تعاون جیسے شعبوں میں تعاون بڑھانے پر بھی بات چیت متوقع ہے۔ عہدیداروں نے کہا کہ نیدرلینڈز مضبوط تجارتی اور سرمایہ کاری کے تعلقات کے ساتھ یورپ میں ہندوستان کے اہم اقتصادی شراکت داروں میں سے ایک ہے۔ ڈچ بندرگاہی شہر روٹرڈیم بھی یورپ میں ہندوستانی برآمدات کے لیے ایک بڑے گیٹ وے کے طور پر کام کرتا ہے۔

ہندوستان ۔ آسٹریلیا اسمارٹ فارم نیٹ ورک کا آغاز کیا گیا

ہندوستان میں آسٹریلیا کے ہائی کمشنر ہز ایکسی لینسی فلپ گرین نے کہا کہ آسٹریلیا اور ہندوستان چار دہائیوں سے زیادہ عرصے سے زراعت، پائیداری اور غذائی تحفظ پر تعاون کر رہے ہیں

حیدرآباد: آسٹریلیا سمارٹ فارم نیٹ ورک (IASFN) کو 14 مئی کو حیدرآباد میں ایک پہل کے ایک حصے کے طور پر شروع کیا گیا تھا جس کا مقصد آب و ہوا کے سمارٹ زراعت، ڈیجیٹل فارمنگ ٹیکنالوجیز اور پائیدار زرعی نظام میں دوطرفہ تعاون کو مضبوط بنانا تھا۔ اس اقدام کا آغاز پروفیسر جے شنکر تلنگانہ ایگریکلچر یونیورسٹی میں ریسرچ اینڈ انوویشن سرکل آف حیدرآباد نے چارلس سٹرٹ یونیورسٹی، بنگلورو سائنس اینڈ ٹیکنالوجی کلسٹر کے اشتراک سے کیا تھا۔ اس پہل کا مقصد موسمیاتی سمارٹ زراعت، ڈیجیٹل زرعی ٹیکنالوجیز، درست کھیتی، اختراع اور پائیدار زرعی نظام میں ہندوستان-آسٹریلیا کے تعاون کو مضبوط بنانا ہے۔ یہ پلیٹ فارم دونوں ممالک کے اداروں اور اسٹیک ہولڈرز کے درمیان مشترکہ تحقیق، پائلٹ پراجیکٹس، اسٹارٹ اپ مصروفیات، علم کے تبادلے اور صلاحیت سازی میں سہولت فراہم کرے گا۔ ورکشاپ میں دونوں ممالک کے سرکاری اداروں، یونیورسٹیوں، تحقیقی اداروں، اسٹارٹ اپس، صنعت اور اختراعی ایکوسسٹم کے شراکت داروں کے نمائندوں نے شرکت کی۔ ہندوستان میں آسٹریلیا کے ہائی کمشنر ہز ایکسی لینسی فلپ گرین نے کہا کہ آسٹریلیا اور ہندوستان چار دہائیوں سے زیادہ عرصے سے زراعت، پائیداری اور غذائی تحفظ پر تعاون کر رہے ہیں تاکہ زرعی پیداوار اور کسانوں کی آمدنی کو بہتر بنایا جا سکے۔ آسٹریلیا اور ہندوستا ن زرعی پیداوار اور کسانوں کی آمدنی کو بہتر بنانے کیلئے زراعت، پائیداری اور غذائی تحفظ پر 40 سالوں سے تعاون کر رہے ہیں۔ ہندوستان کے ساتھ اقتصادی مشغولیت کے لیے آسٹریلیا کے 2025 کے روڈ میپ کے ایک

اہم ستون کے طور پر پہچانا گیا، زرعی کاروبار اب آگے کھڑا ہے۔ یہ SmartA نیٹ ورک بھارت کے مشترکہ مستقبل کی عکاسی کرتا ہے۔ ہمارے ممالک کے درمیان شراکت داری دونوں ممالک کے محققین، اختراع کرنے والوں، اسٹارٹ اپس اور اداروں کو اکٹھا کر کے، یہ اقدام ایسے عملی حل تیار کرنے کے مواقع پیدا کرتا ہے جو کسانوں کی مدد کر سکتے ہیں، خوراک کے نظام کو مضبوط بنا سکتے ہیں، اور موسمیاتی لچک کو بڑھا سکتے ہیں۔ ڈاکٹر وشال، پرنسپل سائنٹفک ایڈوائزر کے دفتر سے حکومت ہند کے سائنسدان-F نے کہا کہ سائنس اور ٹیکنالوجی میں بین الاقوامی تعاون حقیقی دنیا کے زرعی چیلنجوں سے نمٹنے کے لیے اہم ہے۔

اڑیشہ، جھارکھنڈ میں پیٹرول ختم ہونے کی افواہ کے بعد ہنگامی صورتحال، حکومت کی یقین دہانی

ادیشہ اور جھارکھنڈ میں پیٹرول ختم ہونے کی افواہ کے بعد گھبراہٹ میں گاڑیوں میں ایندھن بھروانے پہنچ گئے، جس نے وہاں ہنگامی صورتحال پیدا کردی

ادیشہ اور جھارکھنڈ میں پیٹرول ختم ہونے کی افواہ کے بعد گھبراہٹ میں گاڑیوں میں ایندھن بھروانے پہنچ گئے، جس نے وہاں ہنگامی صورتحال پیدا کردی، گگ ورکر اور بس آپریٹر سب سے زیادہ متاثر ہوئے، جس کے بعد حکومت نے مناسب ذخائر کی یقین دہانی کرائی۔ جمعہ کو ادیشہ میں افواہ کے بعد پیٹرول اور ڈیزل کی گھبراہٹ میں خریدنے (پینک خریداری) کے باعث پٹرول پمپوں پر لمبی قطاریں لگ گئیں، کچھ علاقوں میں پمپ خالی ہونے کی اطلاعات ہیں اور نقل وحمل کی خدمات میں خلل پڑا ہے۔ ریاستی حکومت اور تیل کمپنیوں کے عہدیداروں نے عوام سے پرامید رہنے کی اپیل کرتے ہوئے کہا کہتیل کے کافی ذخائر موجود ہیں، تاہم گِگ ورکرز اور چھوٹے آپریٹرز نے اس صورتحال کو اپنی روزی روٹی کے لیے بحران قرار دیا۔ بھوبنیشور اور کٹک سمیت دیگر شہروں میں، پٹرول پمپوں پر گھبراہٹ کا شکار عوام کا ہجوم رہا۔ بھوبنیشور میں کئی پمپوں پر گاڑیوں کو دو سے تین گھنٹے قطار میں انتظار کرنا پڑا۔ اس بھیڑ اور مقامی طور پر ایندھن ختم ہونے سے دیہی علاقوں میں بسوں کی آمدورفت متاثر ہوئی۔ پرائیویٹ بس مالکان کی ایسوسی ایشن نے بتایا کہ تقریباً ۲۰۰۰ر پرائیویٹ بسیں چلنا بند کردی ہیں کیونکہ ڈرائیور اور آپریٹرز ایندھن نہیں خرید سکتے۔ ایسوسی ایشن نے ۱۵ر مئی کو اسٹیٹ ٹرانسپورٹ اتھارٹی (STA) سے ہنگامی ملاقات کی تاکہ خدمات بحال کرنے اور ضروری آمد ورفت کو یقینی بنانے کے لیے ممکنہ قلیل مدتی اقدامات پر تبادلہ خیال کیا جاسکے۔ بعد ازاں ایندھن کی قیمتوں میں اضافے کی افواہوں نے ۱۴ر مئی کو جھارکھنڈ کے کچھ حصوں میں گھبراہٹ میں خریداری کو متحرک کردیا۔ جھاریا، جمشید پور اور دھنباد میں پٹرول پمپوں پر لمبی قطاریں دیکھی گئیں۔ تاہم مقامی حکام نے شہریوں کو ذخیرہ اندوزی کے خلاف تنبیہ کی اور یقین دہانی کرائی کہ ایندھن وافر مقدار میں موجود ہے۔ جبکہ اڑیسہ حکومت نے جمعہ کو تیل مارکیٹنگ کمپنیوں کے نمائندوں کے ساتھ میٹنگ کی اور شہریوں سے اپیل کی کہ وہ گھبراہٹ میں ایندھن نہ خریدیں۔ اس کے علاوہ فوڈ سپلائیز اینڈ کنزیومر ویلفیئر منسٹر کرشنا چندر پاترا نے کہا کہ ریاست میں تقریباً ۱۳ر دنوں کا ایندھن کا ذخیرہ موجود ہے اور انہوں نے مسئلہ کو پینک خریداری کی وجہ سے طلب میں اچانک اضافے سے منسوب کیا۔ علاوہ ازیں بہت سے ایندھن کے مراکز نے ذخیرہ اندوزی کو روکنے کے لیے عارضی حد مقرر کردی ہے۔ جس کے بعد مطابق کئی آؤٹ لیٹس نے دو پہیوں کے لیے ۲۰۰ر روپے اور چار پہیوں کے لیے ایک ہزار روپے کی حد مقرر کردی۔ گِگ اکانومی ورکرز اور بائیک ٹیکسی آپریٹرز نے طویل انتظار اور ایندھن کی عدم دستیابی سے ہونے والی مشکلات بیان کیں۔ ایک ڈیلیوری رائڈر نے کہا کہ تاخیر اس کی کمائی کو براہ راست متاثر کررہی ہے۔ ایک بائیک ٹیکسی آپریٹر نے کہا کہ" اگر یہ صورتحال جاری رہی تو مجبوراً یہ جگہ چھوڑنی پڑے گی۔" دوسری جانب اسٹیٹ ٹرانسپورٹ اتھارٹی اور آئل کمپنیوں نے کہا کہ وہ ہفتے کے آخر میں ذخائر اور تقسیم کی نگرانی کریں گے اور متاثرہ دیہی علاقوں میں فوری طور پر دوبارہ سپلائی بحال کریں گے۔

بھارت اور نیدرلینڈز، خاموش تعاون سے اسٹریٹجک شراکت داری تک

نئی دہلی: بھارت اور نیدرلینڈز کے تعلقات گزشتہ چند برسوں میں خاموش مگر مسلسل تعاون سے آگے بڑھ کر ایک مضبوط اسٹریٹجک شراکت داری کی شکل اختیار کر رہے ہیں۔ تجارت، آبی نظم ونسق، زراعت، بندرگاہی انفراسٹرکچر، جدید ٹیکنالوجی اور دفاعی تعاون جیسے شعبوں میں دونوں ممالک کے تعلقات تیزی سے گہرے ہو رہے ہیں۔ ایک حالیہ تجزیے کے مطابق نیدرلینڈز یورپ میں بھارت کے اہم ترین شراکت داروں میں سے ایک بن چکا ہے۔ دونوں ممالک کے درمیان اقتصادی روابط مسلسل بڑھ رہے ہیں اور ڈچ کمپنیاں بھارت میں زراعت، سیمی کنڈکٹرز، صاف توانائی، لاجسٹکس اور شہری منصوبہ بندی کے شعبوں میں سرمایہ کاری کر رہی ہیں۔ نیدرلینڈز کو پانی کے انتظام، سیلاب سے تحفظ اور جدید زرعی ٹیکنالوجی میں عالمی مہارت حاصل ہے، جبکہ بھارت اپنی تیزی سے ترقی کرتی معیشت، وسیع منڈی اور اختراعی صلاحیتوں کے باعث ایک پرکشش شراکت دار کے طور پر ابھرا ہے۔ ماہرین کے مطابق دونوں ممالک کی صلاحیتیں ایک دوسرے کی تکمیل کرتی ہیں، جس سے باہمی تعاون کے وسیع امکانات پیدا ہوئے ہیں۔ دفاع اور سلامتی کے میدان میں بھی تعاون بڑھ رہا ہے۔ بحر ہند اور یورپ کے درمیان سمندری رابطوں کے تحفظ، سپلائی چین کی مضبوطی اور قواعد پر مبنی عالمی نظام کے فروغ میں دونوں ممالک مشترکہ دلچسپی رکھتے ہیں۔ انڈو پیسیفک کے تناظر میں نیدرلینڈز بھارت کو ایک قابل اعتماد اور ذمہ دار عالمی شراکت دار کے طور پر دیکھتا ہے۔ تجزیہ نگاروں کا کہنا ہے کہ بدلتے ہوئے عالمی منظرنامے میں بھارت اور نیدرلینڈز کے تعلقات محض دوطرفہ تعاون تک محدود نہیں رہے بلکہ یہ یورپ اور ایشیا کے درمیان وسیع تر اسٹریٹجک ہم آہنگی کی علامت بن رہے ہیں۔ دونوں ممالک اختراع، پائیدار ترقی اور اقتصادی استحکام کے مشترکہ اہداف پر کام کر رہے ہیں۔ مبصرین کے مطابق بھارت اور نیدرلینڈز کی یہ ابھرتی ہوئی شراکت داری اس بات کا ثبوت ہے کہ جغرافیائی فاصلے کے باوجود مشترکہ اقدار، اقتصادی مفادات اور مستقبل پر مبنی وژن دو ممالک کو ایک مضبوط اور دیرپا تعلق میں جوڑ سکتے ہیں۔ اس سے پہلے ہوائی اڈے پر وزیر اعظم مودی کا استقبال ریئر ایڈمرل لوجر برومیلر، ایڈ جوٹینٹ جنرل اور چیف آف دی ملٹری ہاؤس آف ہز میجسٹی دی کنگ نے کیا۔ ڈچ وزیر خارجہ ٹام بیرینڈسن؛ اور ہالینڈ میں ہندوستان کے سفیر کمار توہین کے ساتھ ساتھ ہالینڈ کی حکومت کے دیگر اعلیٰ حکام بھی اس موقع پر موجود تھے۔ پی ایم مودی کے سامنے پرفارم کرنے والے ایک فنکار گوتم نے ان کی بات چیت پر خوشی کا اظہار کیا۔

بھارتی سفیر نے ڈھاکہ میں

بھارت اور عمان نے اقوام متحدہ میں قدیم سمندری تعلقات کو اجاگر کیا

اقوام متحدہ: اقوام متحدہ میں ہندوستان کے مستقل مشن نے اقوام متحدہ میں عمان کے مستقل مشن کے تعاون سے قدیم تجارتی راستے: آئی این ایس وی کاؤنڈینیا کا سفر" کے عنوان سے ایک خصوصی تقریب کا مشترکہ اہتمام کیا، جس میں بحر ہند کے علاقے میں دونوں ممالک کے درمیان گہرے تاریخی بحری روابط کو اجاگر کیا گیا۔ اقوام متحدہ میں ہندوستان کے مستقل مشن کے ایکس پر ایک پوسٹ کے مطابق، اس تقریب میں کئی مستقل نمائندوں اور سفارتی کور کے ارکان نے شرکت کی، جس میں ہندوستان کے قدیم سمندری ورثے اور عصری سمندری سفارت کاری میں وسیع بین الاقوامی دلچسپی کو اجاگر کیا گیا۔ اس پروگرام میں آئی این ایس وی کاؤنڈینیا کے سفر کی نمائش کی گئی، جو ایک سلے ہوئے تختے والا بحری جہاز ہے جو روایتی ہندوستانی جہاز سازی کی تکنیکوں اور اس کی مہم سے متاثر ہے، جو بحر ہند کے قدیم تجارتی راستوں کا پتہ لگاتا ہے جو تاریخی طور پر ہندوستان کو جزیرہ نما عرب اور مشرقی افریقہ سے جوڑتے ہیں۔ اقوام متحدہ میں ہندوستان کے مستقل مشن نے اقوام متحدہ میں عمان کے مشن کے ساتھ مل کر" قدیم تجارتی راستے: آئی این ایس وی کاؤنڈینیا کا سفر کے عنوان سے ایک تقریب کا اہتمام کیا۔ اس تقریب میں کئی مستقل نمائندوں اور سفارتی کور کے ارکان نے شرکت کی۔ قدیم ہندوستانی جہاز سازی کی روایات، بحر ہند کے اس پار ہندوستان کے قدیم سمندری تجارتی راستوں کو اجاگر کرتی ہیں، جو ہندوستان کو جزیرہ نما عرب اور مشرقی افریقہ سے جوڑتے ہیں۔ اس پہل نے ہندوستان اور عمان کے درمیان دیرینہ بحری تہذیبی تعلقات کو اجاگر کیا، بحر ہند کے پار گہرے

تاریخی روابط کے ساتھ ذمہ دار بحری ممالک کے طور پر ان کے مشترکہ کردار پر زور دیا۔ یہ قدیم تجارتی راستے ذمہ دار سمندری تہذیبوں کے طور پر ہندوستان اور عمان کے دیرینہ کردار کو اجاگر کرتے ہیں۔ آئی این ایس وی کاؤنڈینیا مہم میں حصہ لینے والے ملاحوں نے بھی اپنے حالیہ سفر کے بارے میں بصیرت کا اشتراک کیا، جس میں سمندری سفر کے بارے میں پہلا ہاتھ پیش کیا گیا۔ جس کا مقصد قدیم تجارتی راستے کے تجربات کو دوبارہ تخلیق کرنا تھا۔ اس تقریب نے عصری سمندری حکمرانی، بین الاقوامی تعاون اور خطوں میں پائیدار رابطے کو فروغ دیتے ہوئے سمندری ورثے کے تحفظ کی اہمیت کو مزید اجاگر کیا۔

آئی این ایس ساگر دھونی پورٹ کلنگ، ملائیشیا سے روانہ ہوا

نئی دہلی: ہندوستانی بحریہ کا سمندری تحقیقی جہاز، آئی این ایس ساگر دھونی، رائل ملائیشین نیوی کے ساتھ ایک کامیاب مصروفیت کے بعد 15 مئی 2026 کو پورٹ کلنگ، ملائیشیا سے روانہ ہوا۔ پورٹ کال نے پیشہ ورانہ اور سائنسی تعاملات کی ایک سیریز کے ذریعے دونوں فریقوں کے درمیان نتیجہ خیز تعاملات کو فعال کیا۔ دونوں اطراف کے اہلکاروں نے جدید ہائیڈروگرافک طریقوں، سمندری ماحولیاتی تحقیق، اور سمندری ٹکنالوجیوں میں ابھرتی ہوئی ترقی کے بارے میں بصیرت کا اشتراک کیا۔ پروگرام کے ایک حصے کے طور پر، رائل ملائیشین نیوی کے ہائیڈروگرافک ڈیپارٹمنٹ کے ایک وفد نے جہاز کا دورہ کیا جو جہاز کے سمندری نظام سے واقف تھے۔ ماہر افسران کے درمیان ایک سبجیکٹ میٹر ایکسپرٹ ایکسچینج نے ڈیٹا سینٹرک مینٹیننس اپروچز، ٹرینڈ اسیسمنٹ کے طریقوں، نیویگیشن سیفٹی ٹولز، اور ٹیکنالوجی سے چلنے والے فیصلے کی حمایت کے طریقہ کار پر بھی توجہ دی۔ قیام کے دوران، آئی این ایس ساگر دھونی کے کمانڈنگ آفیسر نے کوالالمپور میں ملائیشیا میں ہندوستان کے ہائی کمشنر سے ملاقات کی۔ بات چیت جہاز کے جاری سمندری مشن اور گہرے سائنسی تعاون پر مرکوز تھی۔ یہ تعیناتی ہندوستان اور ملائیشیا کے درمیان گہرے ہوتے ہوئے سمندری تعلقات کو اجاگر کرتی ہے جبکہ علاقائی مشغولیت، علم کے تبادلے اور قریبی پیشہ ورانہ تعلقات کے تئیں دونوں بحریہ کے مشترکہ عزم کا اعادہ کرتی ہے۔

چلی کے وزیر خارجہ کے دورے نے ہند

چلی شراکت داری کو نئی تحریک دی ۔ وزارت خارجہ

نئی دہلی: چلی کے وزیر خارجہ فرانسسکو پیریز میکینا کے ہندوستان کے چار روزہ دورے نے ہندوستان چلی شراکت داری کو نئی تحریک دی ہے، دونوں فریقین نے موجودہ رفتار کو ٹھوس نتائج میں تبدیل کرنے پر اتفاق کیا ہے، خاص طور پر جامع اقتصادی پارٹنرشپ ایگریمنٹ اور سرمایہ کاری کے تعاون کے معاہدے (سی ای پی اے(میں۔ وزارت خارجہ کی طرف سے جاری کردہ ایک بیان کے مطابق، چلی کے وزیر خارجہ نے 11 سے 14 مئی تک ہندوستان کا دورہ کیا، ان کے ساتھ بین الاقوامی اقتصادی تعلقات کی نائب وزیر پاؤلا ایسٹیوز وائنسٹینا اور چلی کی ممتاز صنعتوں کے نمائندوں کا ایک وفد بھی تھا۔ دورے کے دوران، میکینا نے وزیر خارجہ ایس جے شنکر اور مرکزی وزیر تجارت وصنعت پیوش گوئل کے ساتھ دوطرفہ میٹنگیں کیں، جہاں دونوں فریقوں نے دو طرفہ تعاون کے تمام پہلوؤں کا جائزہ لیا۔ وزارت خارجہ نے کہا کہ بات چیت سے ہندوستان اور چلی کے درمیان بڑھتے ہوئے اسٹریٹجک اور اقتصادی ہم آہنگی کی عکاسی ہوتی ہے۔ دورہ کرنے والے وفد نے ہندوستانی صنعتی ہم منصبوں کے ساتھ تجارت، سرمایہ کاری اور تجارتی شراکت داری کے نئے مواقع تلاش کرنے کے لیے بھی بات کی، جس میں اقتصادی مصروفیت کو بڑھانے میں باہمی دلچسپی پر زور دیا گیا۔ وزیر خارجہ میکینا کے ساتھ چلی کی اہم صنعتوں کی نمائندگی کرنے والا متنوع تجارتی وفد بھی تھا۔ وفد نے ہندوستانی ہم منصبوں کے ساتھ تجارتی شراکت داری اور سرمایہ کاری کے مواقع تلاش کرنے کے لیے مصروف عمل کیا، جو اقتصادی تعلقات کو بڑھانے میں مضبوط باہمی دلچسپی کی عکاسی کرتا ہے۔ اپنے پروگرام کے ایک حصے کے طور پر، چلی کے وزیر خارجہ نے 14 مئی کو بنگلورو کا دورہ کیا، جہاں انہوں نے کرناٹک کے وزیر برائے الیکٹرانکس اور انفارمیشن ٹکنالوجی سے ملاقات کی اور سینٹر فار سیلولر اینڈ مالیکیولر پلیٹ فارمز (C-CAMP) کا دورہ کیا، جو ایک معروف بایوٹیکنالوجی اور اختراعی مرکز ہے۔

چابہار بندرگاہ بھارت ایران تعاون کی بڑی علامت

نئی دہلی: ایران کے وزیر خارجہ عباس عراقچی نے کہا ہے کہ چابہار پورٹ بھارت اور ایران کے درمیان تعاون کی ایک بڑی علامت ہے، اور انہوں نے امید ظاہر کی کہ بھارت امریکی پابندیوں کے باوجود اس اہم منصوبے میں اپنی سرمایہ کاری اور کردار جاری رکھے گا۔ برکس وزرائے خارجہ کے اجلاس کے موقع پر نئی دہلی میں میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے عباس عراقچی نے کہا کہ چابہار بندرگاہ ایران اور بھارت کے تعلقات میں ایک اسٹریٹجک حیثیت رکھتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ بھارت نے اس بندرگاہ کی ترقی میں اہم کردار ادا کیا ہے، تاہم امریکی پابندیوں کے باعث منصوبے کی پیش رفت کسی حد تک سست ہوگئی ہے۔ ایرانی وزیر خارجہ نے چابہار کو بھارت کے لیے وسطی ایشیا، قفقاز اور یورپ تک رسائی کا "سنہری دروازہ" قرار دیتے ہوئے کہا کہ یہ منصوبہ نہ صرف بھارت بلکہ خطے کے دیگر ممالک اور یورپ کے لیے بھی بحر ہند تک رسائی کے نئے مواقع فراہم کرے گا۔ انہوں نے کہا کہ ایران چاہتا ہے کہ بھارت اس بندرگاہ کی ترقی میں اپنا تعاون جاری رکھے تا کہ یہ منصوبہ مکمل طور پر فعال ہو کر پورے خطے کے اقتصادی مفادات کی خدمت کر سکے۔ چابہار پورٹ کو بھارت کے لیے اسٹریٹجک طور پر انتہائی اہم سمجھا جاتا ہے کیونکہ اس کے ذریعے بھارت پاکستان کو بائی پاس کرتے ہوئے افغانستان، وسطی ایشیا اور یورپ تک تجارتی رسائی حاصل کرسکتا ہے۔ 2024 میں بھارت نے اس بندرگاہ کے شہید بہشتی ٹرمینل کے آپریشن کے لیے ایران کے ساتھ 10 سالہ معاہدہ کیا تھا۔

کوانٹم اور اے آئی کی خود مختاری کے ساتھ ساتھ مقامی ماحولیاتی نظام

ہندوستان کی اگلی نسل کی ترقی کی وضاحت کریں گے: ڈاکٹر جتیندر سنگھ

نئی دہلی: مرکزی وزیر مملکت (آزادانہ چارج) برائے سائنس اور ٹیکنالوجی ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے آج کہا کہ کوانٹم اور مصنوعی ذہانت (AI) کی خود مختاری کے ساتھ ساتھ مقامی ماحولیاتی نظام ہندوستان کی اگلی نسل کی ترقی کو متعین کریں گے۔ وزیر موصوف نے کہا کہ گہرے تکنیکی شعبوں میں ہندوستان کی مستقبل کی ترقی کا انحصار ملک کی قابل اعتماد مربوط نقطہ نظر کو اپنانے کی صلاحیت پر ہوگا۔ اور یہ بالکل وہی ہے جس نے' ریسرچ، ڈیولپمنٹ اینڈ انوویشن (آرڈی آئی) فنڈ' اسکیم کے آغاز کی حوصلہ افزائی کی، جس کا مقصد تحقیق اور ترقی میں نجی شعبے کی شرکت کو تیز کرنا ہے۔ ڈاکٹر امبیڈکر انٹرنیشنل سنٹر، نئی دہلی میں ٹیکنالوجی ڈیولپمنٹ بورڈ، شعبہ سائنس اور ٹیکنالوجی کی طرف سے منعقدہ ایک پروگرام سے خطاب کرتے ہوئے، ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے روشنی ڈالی کہ ہندوستان کوانٹم ٹیکنالوجیز، ڈیپ ٹیک فنانسنگ اور صنعت کی قیادت میں تحقیقی ماحولیاتی نظام میں مربوط اقدامات کے ذریعے اختراع پر مبنی ترقی کے ایک نئے مرحلے کی طرف بڑھ رہا ہے۔ پروگرام کے دوران، آرڈی آئی فنڈ اسکیم کے تحت پانچ پروجیکٹوں کے معاہدوں پر دستخط کیے گئے، اسکیم کے تحت پہلی الیکٹرانک فنڈ کی تقسیم جاری کی گئی، آرڈی آئی اسکیم کی اسٹیٹس رپورٹ پر ایک کمپنڈیم شروع کیا گیا اور" بھارت میں کوانٹم سیف ایکو سسٹم" پر ایک رپورٹ باضابطہ طور پر جاری کی گئی۔ آرڈی آئی پہل کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے، ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے کہا کہ وزیر اعظم جناب نریندر مودی کی قیادت میں حکومت نے ہندوستان کے اختراعی ماحولیاتی نظام کو مضبوط بنانے اور تحقیق اور ترقی میں نجی سرمایہ کاری کے لیے سازگار حالات پیدا کرنے کے لیے بہت سے آوٹ آف دی باکس طریقے اپنائے ہیں۔ انہوں نے نوٹ کیا کہ روایتی ماڈلز کے برعکس جہاں حکومتیں صنعت کی آزادانہ شرکت کی توقع رکھتی ہیں، ہندوستان نے نجی شعبے کی قیادت میں اختراعات کے لیے ادارہ جاتی اور مالی معاونت کا طریقہ کار بنا کر ایک فعال انداز اپنایا ہے۔ وزیر نے کہا کہ یہ اقدام ایک ماحولیاتی نظام کی تشکیل کے لیے حکومت کے عزم کی عکاسی کرتا ہے جہاں اسٹارٹ اپس، ایم ایس ایم ایز اور صنعت طویل مدتی اختراعی شراکت دار بن کر ابھر سکتے ہیں۔ خلائی اور گہری ٹیکنالوجی جیسے شعبوں میں کی گئی وسیع تر اصلاحات کا حوالہ دیتے ہوئے، انہوں نے کہا کہ حکومت نے ادارہ جاتی کھلے پن اور اسٹیک ہولڈرز کی شرکت کی مسلسل حوصلہ افزائی کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ خلائی شعبے میں اصلاحات نے یہ ظاہر کیا ہے کہ کس طرح اسٹریٹجک پالیسی مداخلت جدید ٹیکنالوجی کے شعبوں میں جدت اور عوامی شرکت کو کھول سکتی ہے۔ ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے کوانٹم ٹیکنالوجیز کی بڑھتی ہوئی اہمیت پر بھی روشنی ڈالی اور کہا کہ ہندوستان اب ان ممالک کے منتخب گروپ میں شامل ہے جو قومی کوانٹم مشن کے تحت کوانٹم کمیونیکیشن، کوانٹم کمپیوٹنگ، کوانٹم سینسنگ اور کوانٹم مواد میں فعال طور پر سرمایہ کاری کر رہے ہیں۔ انہوں نے نوٹ کیا کہ ہندوستان نے اصل میں آٹھ سالوں میں 2,000 کلومیٹر کوانٹم محفوظ مواصلاتی صلاحیت کو حاصل کرنے کا ہدف مقرر کیا تھا، لیکن ملک نے چار سال سے بھی کم عرصے میں اس ہدف کو تقریباً نصف حاصل کر لیا ہے، جو مشن کے تحت پیشرفت کی رفتار کو ظاہر کرتا ہے۔ مستقبل کی سائبر سیکیوریٹی تیاری کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے، وزیر نے کہا کہ ابھرتی ہوئی کوانٹم کمپیوٹنگ کی صلاحیتیں موجودہ کرپٹوگرافک سسٹمز کے لیے اہم چیلنجز پیش کر سکتی ہیں جو فی الحال بینکنگ، گورننس، ٹیلی کام اور اسٹریٹجک انفراسٹرکچر میں استعمال ہوتے ہیں۔

جنگوں کا جاری رہنا اور عالمی عدم استحکام دہائیوں کی ترقی کو پلٹ سکتا ہے

بحرانوں کی دھائی کے درمیان بھارت۔ نیدر لینڈ قابل اعتماد سپلائی چین بنا رہے ہیں: وزیر اعظم

نئی دہلی: وزیر اعظم نریندر مودی نے ہفتہ کے روز خبردار کیا کہ جنگوں کا جاری رہنا اور عالمی عدم استحکام دہائیوں کی ترقی کو پلٹ سکتا ہے اور بڑی آبادی کو غربت کی طرف دھکیل سکتا ہے، کیونکہ انہوں نے لچکدار اور قابل اعتماد عالمی سپلائی چین کی ضرورت پر زور دیا۔ ہالینڈ کے اپنے دورے کے دوران دی ہیگ میں ہندوستانی باشندوں سے خطاب کرتے ہوئے، پی ایم مودی نے کہا کہ دنیا ایک انتہائی چیلنجنگ مرحلے سے گزر رہی ہے جس میں کووڈ-19 وبائی امراض، جاری جنگوں اور توانائی کے بحران کے بعد کے اثرات کی نشاندہی کی گئی ہے۔ وزیر اعظم نے کہا کہ پہلے کورونا آیا، پھر جنگیں شروع ہوئیں اور اب توانائی کا بحران ہے، انہوں نے مزید کہا کہ یہ دہائی دنیا کے لیے بحرانوں کی دہائی بنتی جارہی ہے۔"اگر یہ صورتحال تیزی سے نہ بدلی تو گزشتہ دہائیوں کی کامیابیاں ختم ہوسکتی ہیں۔ دنیا کی آبادی کا ایک بڑا حصہ دوبارہ غربت کے جال میں پھنس سکتا ہے۔ اس پس منظر میں، وزیر اعظم نے محفوظ اور شفاف سپلائی چین کی تعمیر میں ہندوستان اور ہالینڈ کے درمیان بڑھتے ہوئے تعاون کو اجاگر کیا۔ انہوں نے کہا کہ ایسے عالمی حالات میں، دنیا آج لچکدار سپلائی چین کے بارے میں بات کر رہی ہے، اور ہندوستان اور نیدرلینڈ ایک قابل اعتماد اور شفاف سپلائی چین کی تعمیر کے لیے مل کر کام کر رہے ہیں۔ وزیر اعظم کے ریمارکس ایک کمیونٹی پروگرام کے دوران آئے جس میں ہندوستانی تارکین وطن کے اراکین نے شرکت کی، جہاں انہوں نے نیدرلینڈ میں ہندوستانی کمیونٹی کی تعریف کی کہ وہ ڈچ معاشرے میں اپنا حصہ ڈالتے ہوئے اپنی ثقافتی جڑوں کو محفوظ کر رہے ہیں۔ پی ایم مودی نے کہا، "اتنا پیار اور جوش... آپ کو سچ بتانے کے لیے، میں تھوڑی دیر کے لیے بالکل بھول گیا تھا کہ میں نیدرلینڈز میں ہوں۔ ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے ہندوستان میں کہیں کوئی تہوار چل رہا ہے۔ انہوں نے بیرون ملک آباد ہندوستانیوں کی کہانیوں کو ان گنت جدوجہد کے درمیان ترقی کی کہانیاں کے طور پر بیان کیا اور نسل در نسل ہندوستانی زبانوں اور روایات کو برقرار رکھنے کے لئے ڈایا سپورا کی تعریف کی۔ پی ایم مودی نے 2014 کے لوک سبھا انتخابات کے نتائج کو یاد کرتے ہوئے گزشتہ دہائی کے دوران ہندوستان کی سیاسی اور اقتصادی تبدیلی پر بھی روشنی ڈالی جس نے دہائیوں کے بعد بی جے پی کی قیادت والی این ڈی اے حکومت کو مکمل اکثریت کے ساتھ اقتدار میں لایا۔ انہوں نے کہا کہ آج 16 مئی ہے، اور یہ دن ایک اور وجہ سے بھی بہت خاص ہے۔ آج سے 12 سال پہلے، 16 مئی 2014 کو، کچھ خاص ہوا تھا" انہوں نے کہا کہ انتخابی نتائج نے ہندوستان میں ایک مستحکم اکثریتی حکومت کی واپسی کی نشاندہی کی تھی۔ وزیر اعظم نے کہا کہ کروڑوں ہندوستانیوں کا یقین مجھے رکنے نہیں دیتا اور نہ ہی تھکنے دیتا ہے۔ ہندوستان کی اقتصادی ترقی پر مزید روشنی ڈالتے ہوئے، پی ایم مودی نے کہا کہ ملک دنیا کے تیسرے سب سے بڑے اسٹارٹ اپ ایکو سسٹم کے طور پر ابھرا ہے اور تیزی سے اختراع، مینوفیکچرنگ اور سبز توانائی کا مرکز بن رہا ہے۔ جب تک کہ کنٹرول شدہ مادوں کے طور پر نامزد کردہ چیزوں کے ساتھ ساتھ منشیات کی اسمگلنگ کے لیے عام معیاری سزاوں پر عالمی سطح پر صف بندی نہ ہو، منشیات کے کارٹلز پالیسی میں تضادات کا فائدہ اٹھاتے رہیں گے۔ شاہ نے بین الاقوامی تعاون کے لیے ایک چار نکاتی ایجنڈا پیش کیا: دائرہ اختیار میں ممنوعہ اشیاء کی یکساں تعریف، اسمگلنگ کے جرائم کے لیے معیاری سزائیں، منشیات کے سرغنوں کی ہموار حوالگی، اور منظم انٹیلی جنس شیئرنگ۔ انہوں نے اس بات کے ثبوت کے طور پر بھارت کے اپنے حالیہ ریکارڈ کی طرف اشارہ کیا کہ مربوط کارروائی سے کیا حاصل کیا جا سکتا ہے۔

آپریشن سندور نے بھارت پاکستان جنگ کے اصول بدل دیئے

نئی حکمت عملی اور ٹیکنالوجی کا دور شروع

نئی دہلی: آپریشن سندور نے بھارت اور پاکستان کے درمیان محدود جنگ کے روایتی تصورات کو یکسر تبدیل کر دیا ہے اور یہ واضح کر دیا ہے کہ مستقبل کے تنازعات میں رفتار، درستگی، ٹیکنالوجی اور مربوط عسکری کارروائی فیصلہ کن کردار ادا کریں گی۔ دی پرنٹ میں شائع ہونے والے ایک تجزیے کے مطابق مئی 2025 میں ہونے والا 88 گھنٹوں پر محیط آپریشن سندور صرف ایک فوجی کارروائی نہیں تھا بلکہ جنوبی ایشیا میں جنگ اور ڈٹرینس کی نئی منطق کا عملی مظاہرہ تھا۔ بھارت نے یہ کارروائی 22 اپریل 2025 کے پہلگام دہشت گرد حملے کے بعد شروع کی تھی، جس میں 26 شہری ہلاک ہوئے تھے۔ بھارتی افواج نے پاکستان اور پاکستان کے زیر انتظام کشمیر میں موجود دہشت گرد تنظیموں کے بنیادی ڈھانچوں کو نشانہ بنایا۔ بھارتی حکام کے مطابق اس آپریشن کا مقصد صرف فوری جواب دینا نہیں بلکہ یہ پیغام دینا تھا کہ سرحد پار دہشت گردی کی قیمت اب زیادہ ہوگی۔ تجزیے کے مطابق اس تنازع میں زمینی افواج نے روایتی انداز میں سرحد عبور نہیں کی، لیکن اس کے باوجود جنگ انتہائی شدید رہی۔ فضائی قوت، میزائل، ڈرونز، الیکٹرانک جنگ اور ریئل ٹائم انٹیلی جنس نے مرکزی کردار ادا کیا۔ اس سے ظاہر ہوا کہ جدید جنگ میں جغرافیائی پیش قدمی سے زیادہ اہمیت درست نشانہ بندی اور معلوماتی برتری کو حاصل ہو چکی ہے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ آپریشن سندور نے یہ بھی ثابت کیا کہ جوہری ہتھیار رکھنے والے ممالک کے درمیان جنگ مکمل تباہی تک پہنچے بغیر بھی انتہائی مؤثر اور محدود شکل اختیار کر سکتی ہے۔ دونوں ممالک نے ایک دوسرے کو نقصان پہنچایا، لیکن ساتھ ہی اس بات کا بھی خیال رکھا کہ تنازع مکمل جنگ میں تبدیل نہ ہو۔ بھارتی دفاعی حلقوں کے مطابق اس آپریشن نے بھارت کی انسداد دہشت گردی حکمت عملی میں ایک نئے "نارمل" کی بنیاد رکھی ہے، جس کے تحت دہشت گردوں اور ان کے سرپرستوں کو فوری، درست اور ہمہ جہت جواب دیا جا سکتا ہے۔ مبصرین کے مطابق آپریشن سندور آنے والے برسوں میں جنوبی ایشیا کی تزویراتی سوچ پر گہرے اثرات مرتب کرے گا۔ اس نے ثابت کیا کہ جدید جنگ صرف عسکری قوت کا نہیں بلکہ ٹیکنالوجی، انٹیلی جنس، نفسیاتی برتری اور سیاسی عزم کا بھی امتحان ہوتی ہے۔

اِن طلبہ کے لئے نیٹ کا امتحان دوبارہ دینا ایک اور پہاڑ سر کرنے جیسا ہوگا

اس نے ممبئی آ کر امتحان دیا، فیصل چودھری نے چوتھی مرتبہ امتحان دیا تھا، راجیارام کی والدہ نے زیور گروی رکھ کر کوچنگ کی فیس ادا کی

نیٹ امتحان کا پرچہ لیک ہونے کے بعد امتحان رد کر کے نیشنل ٹیسٹنگ ایجنسی کے ارباب کو تو موقع مل گیا کہ وہ اپنی شبیہ درست کر لے اور دوبارہ امتحان کروا کے ایک اور تمغہ اپنے سینے پر سجا لیں لیکن ان طلبہ کا کیا جنہوں نے کئی کئی مشکلات جھیل کر اور جیسے تیسے رقم کا انتظام کر کے یہ امتحان دیا تھا۔ اب یہ رد ہو جانے کی وجہ سے انہیں دوبارہ نئے سرے سے تیار کرنی ہوگی لیکن کیا اس مرتبہ ان میں وہ جوش و جذبہ برقرار رہے گا جو پہلی مرتبہ امتحان دیتے وقت تھا؟۔ اس بارے میں ہمیں ابو ہریرہ خان (۱۹ر سال) نے بتایا کہ "میرے والد یوپی میں ایک معمولی کسان ہیں۔ انہوں نے بہت مشکل سے میری کوچنگ کی فیس اکٹھا کی تھی تا کہ میں ایم بی بی ایس میں داخلہ لے سکوں لیکن امتحان رد ہو گیا اور اب دوبارہ امتحان دینے کیلئے مجھے نئے سرے سے تیاری کرنی ہو گی۔ ساتھ ہی میرے والدین کو بھی نئی قربانیاں دینی ہو ں گی۔" ابو ہریرہ خان کے مطابق انہوں نے نیٹ کا امتحان یوپی سے ممبئی آ کر دیا تھا۔ یہاں وہ ہاسٹل میں قیام پذیر رہے، رشتہ داروں کے گھروں پر بھی رہے تا کہ امتحان دے سکیں۔ ابو ہریرہ کے مطابق انہوں نے یہ تمام تکالیف اسی لئے برداشت کیں تا کہ یکسوئی کے ساتھ امتحان دے سکیں لیکن یہاں تو معاملہ ہی الٹ ہو گیا۔ انہوں نے بتایا کہ ان کے والد نے قرض لے کر میری میڈیکل کی پڑھائی کی فیس ادا کی تھی۔ میرے والدین ہر مشکل برداشت کر رہے ہیں تا کہ میں کچھ بن جاؤں۔ حالانکہ وہ اپنی پریشانیاں مجھ پر ظاہر نہیں ہونے دیتے لیکن مجھے اس بات کا پورا پورا احساس ہے کہ انہوں نے کیسے مشکل حالات میں میری تعلیم پوری کرنے کی کوشش کی ہے۔ اسی لئے اب مجھے بہت زیادہ مایوسی محسوس ہو رہی ہے کہ اب کیا کیا جائے۔ ابو ہریرہ نے اس بات کا بھی انکشاف کیا کہ امتحان رد ہونے کے فوراً بعد ان کے والدین نے انہیں گھر بلایا ہے۔ وہ چاہتے ہیں کہ میں سب سے پہلے بحفاظت گھر پہنچ جاؤں۔ اس کے بعد وہ میرے مستقبل کے تعلق سے غور و فکر کریں گے۔ واضح رہے کہ ابو ہریرہ نے دسویں سے بارہویں جماعت تک ممبئی میں ہی تعلیم حاصل کی اور یہیں سے وہ نیٹ کا امتحان دے رہے تھے۔ ۳ر مئی کو امتحان دینے کے بعد ۱۲ر مئی کو وہ اپنے وطن واپس جا رہے تھے۔ انہوں نے ایل ٹی ٹی سے ٹرین پکڑی ہی تھی کہ امتحان رد ہونے کی خبر آ گئی۔ اس کے بعد ابو ہریرہ نے ٹرین چھوڑ دی۔ واضح رہے کہ یوپی کے کسی بھی شہر کے لئے ٹرین کا ٹکٹ حاصل کرنا جوئے شیر لانے جیسا ہوتا ہے اور ابو ہریرہ اپنا کنفرم ٹکٹ چھوڑ کر واپس جانا پڑا۔ فیصل چودھری کے لئے بھی دوبارہ امتحان دینا مشکل ہوگا کیوں کہ یہ ان کی چوتھی کوشش تھی۔ ۲۱ر سالہ فیصل جو ساکی ناکہ میں رہائش پذیر ہیں، کے مطابق دوبارہ امتحان دینا کسی بھی طالب علم کے لئے مشکل ہوتا ہے اور اگر وہ نیٹ جیسا انتہائی مشکل امتحان ہو تو طالب علم کی ذہنی اور جسمانی صحت متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتی۔ فیصل نے کہا کہ پہلی مرتبہ انہوں نے کوچنگ لی تھی لیکن گزشتہ ۳ر مرتبہ سے وہ خود تیاری کر رہے ہیں تا کہ اسکور بہتر سے بہتر ہو سکے لیکن این ٹی اے کے فیصلے نے ہمیں کافی مایوس کیا ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ کسی بھی ایک امتحان کی تیاری کے لئے کئی کئی گھنٹے محنت کرنی پڑی ہے۔

بھارت کا پہلا نجی شعبے میں تیار ہونے والا فوجی طیارہ جلد منظر عام پر آئے گا

اس پیش رفت کو بھارت کی دفاعی صنعت میں ایک تاریخی سنگ میل قرار دیا جا رہا ہے۔

نئی دہلی: بھارت میں نجی شعبے کے ذریعے تیار کیا جانے والا پہلا فوجی طیارہ، ایئربس C295، جلد گجرات کے شہر وڈودرا میں قائم ٹاٹا ایڈوانسڈ سسٹمز لمیٹڈ کی فائنل اسمبلی لائن سے رول آؤٹ ہونے والا ہے۔ اس پیش رفت کو بھارت کی دفاعی صنعت میں ایک تاریخی سنگ میل قرار دیا جا رہا ہے۔ یہ پہلا موقع ہوگا کہ کسی نجی بھارتی کمپنی نے مکمل پیمانے پر فوجی طیارے کی تیاری، اسمبلی، آزمائش اور دیکھ بھال کا نظام قائم کیا ہے۔ ماہرین کے مطابق یہ اقدام کئی دہائیوں سے فوجی طیارہ سازی کے شعبے میں ہندوستان ایروناٹکس لمیٹڈ کی اجارہ داری کے خاتمے اور دفاعی پیداوار میں نجی شعبے کے بڑھتے کردار کی علامت ہے۔ بھارت نے 2021 میں ایئربس کے ساتھ 56 سی-295 طیاروں کی خریداری کا معاہدہ کیا تھا۔ ان میں سے 16 طیارے اسپین میں تیار کیے جا رہے ہیں، جبکہ باقی 40 طیارے وڈودرا میں ٹاٹا اور ایئربس کے اشتراک سے تیار ہوں گے۔ یہ منصوبہ بھارت کے "میک ان انڈیا" اور "آتم نربھر بھارت" وژن کا اہم حصہ سمجھا جاتا ہے۔ سی-295 ایک جدید عسکری ٹرانسپورٹ طیارہ ہے جو فوجیوں، ساز و سامان اور امدادی سامان کی تیز ترنقل و حمل کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ اس میں پیرا ڈراپنگ، طبی انخلا، انسانی امداد اور آفات کے دوران فوری رسپانس جیسی صلاحیتیں موجود ہیں۔ یہ بھارتی فضائیہ کے پرانے Avro-748 طیاروں کی جگہ لے گا۔ وزارت دفاع کے مطابق اس منصوبے سے بھارت میں جدید ایرو اسپیس مینوفیکچرنگ، سپلائی چینز، ہنرمند افرادی قوت اور دفاعی خود کفالت کو نمایاں فروغ ملے گا۔ وڈودرا میں قائم یہ فیکٹری مستقبل میں بھارت کو فوجی طیارہ سازی کے عالمی مرکز کے طور پر بھی ابھار سکتی ہے۔ تجزیہ کاروں کا کہنا ہے کہ پہلا "میڈ ان انڈیا" سی-295 صرف ایک طیارہ نہیں بلکہ اس بات کی علامت ہے کہ بھارت اب دفاعی ٹیکنالوجی اور مینوفیکچرنگ میں سرکاری اداروں سے آگے بڑھ کر نجی شعبے کو بھی مرکزی کردار دے رہا ہے۔ یہ تبدیلی بھارت کی دفاعی صنعت کو زیادہ مسابقتی، جدید اور عالمی معیار کے مطابق بنانے کی سمت ایک بڑا قدم ہے۔

بھارت اور متحدہ عرب امارات کے بیچ جامع اقتصادی

شراکت داری معاہدہ 2.0 کے نئے مرحلے کا آغاز

دبئی: متحدہ عرب امارات میں مقیم بھارتی کاروباری برادری نے وزیراعظم نریندر مودی کے حالیہ دورۂ ابوظہبی کا بھرپور خیر مقدم کرتے ہوئے اسے جامع اقتصادی شراکت داری معاہدے (سیپا) کے دوسرے مرحلے، یعنی "سیپا 2.0"، کے آغاز کا اہم موقع قرار دیا ہے۔ کاروباری رہنماؤں کا کہنا ہے کہ یہ دورہ ایسے وقت میں ہوا ہے جب بھارت اور متحدہ عرب امارات کے درمیان تجارت، سرمایہ کاری، توانائی، لاجسٹکس اور جدید ٹیکنالوجی کے شعبوں میں تعاون نئی بلندیوں کو چھو رہا ہے۔ ان کے مطابق وزیراعظم مودی اور صدر محمد بن زائد النہیان کے درمیان مضبوط ذاتی تعلقات نے دونوں ممالک کی اسٹریٹجک شراکت داری کو غیر معمولی رفتار دی ہے۔ بھارتی صنعت کاروں اور تاجروں نے کہا کہ CEPA کے نفاذ کے بعد دونوں ممالک کے درمیان غیر تیل تجارت میں نمایاں اضافہ ہوا ہے، جبکہ اب "سیپا 2.0" کے تحت مصنوعی ذہانت، دفاعی صنعت، گرین انرجی، فوڈ سکیورٹی، فن ٹیک اور بنیادی ڈھانچے میں تعاون کے نئے امکانات پیدا ہو رہے ہیں۔ متحدہ عرب امارات میں کاروباری برادری کے نمائندوں نے کہا کہ بھارت آج دنیا کی تیزی سے ترقی کرنے والی بڑی معیشتوں میں شامل ہے، جبکہ متحدہ عرب امارات مشرق وسطیٰ، افریقہ اور یورپ کے درمیان ایک اہم تجارتی اور مالیاتی مرکز کی حیثیت رکھتا ہے۔ دونوں ممالک کا اشتراک عالمی سپلائی چینز اور سرمایہ کاری کے نئے راستے کھول رہا ہے۔ انہوں نے وزیراعظم مودی کے مختصر مگر انتہائی اہم دورے کو مستقبل کی سمت متعین کرنے والا قرار دیتے ہوئے کہا کہ دفاع، توانائی اور سرمایہ کاری کے شعبوں میں طے پانے والے فیصلے نہ صرف دونوں ممالک بلکہ پورے خطے کی اقتصادی اور تزویراتی صورتحال پر مثبت اثرات مرتب کریں گے۔ کاروباری برادری کے مطابق بھارت اور متحدہ عرب امارات کے تعلقات اب روایتی تجارت سے آگے بڑھ چکے ہیں اور یہ تعاون آنے والے برسوں میں عالمی معیشت اور علاقائی استحکام کے لیے ایک کامیاب شراکت داری کی مثال بنتا جا رہا ہے۔

ایران جنگ نے بھارت کی کثیر جہتی سفارت کاری کا امتحان لیا

نئی دہلی: ایران میں جاری جنگ اور مغربی ایشیا میں بڑھتی ہوئی کشیدگی نے بھارت کی اس طویل عرصے سے اختیار کی گئی "ملٹی الائنمنٹ" یا کثیر جہتی سفارت کاری کو سخت آزمائش میں ڈال دیا ہے۔ ماہرین کے مطابق نئی دہلی نے برسوں سے ایران، اسرائیل، امریکہ اور خلیجی ممالک کے ساتھ بیک وقت قریبی تعلقات قائم رکھے ہیں، مگر موجودہ بحران نے اس حکمت عملی کو غیر معمولی دباؤ میں ڈال دیا ہے۔ بھارت ایک جانب ایران سے تاریخی تعلقات، توانائی اور علاقائی روابط رکھتا ہے، دوسری جانب اسرائیل اس کا اہم دفاعی شراکت دار ہے۔ امریکہ کے ساتھ اسٹریٹجک تعاون مسلسل بڑھ رہا ہے، جبکہ متحدہ عرب امارات، سعودی عرب اور دیگر خلیجی ممالک بھارت کی توانائی سلامتی، سرمایہ کاری اور لاکھوں بھارتی شہریوں کے روزگار کے لیے انتہائی اہم ہیں۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ ایران جنگ نے بھارت کے لیے سفارتی توازن برقرار رکھنا مزید مشکل بنا دیا ہے۔ جواہر لال نہرو یونیورسٹی کے پروفیسر ایتابھ ماٹو کے مطابق بھارت نے کئی دہائیوں میں حقیقت پسندانہ بنیادوں پر ایک متوازن خارجہ پالیسی تشکیل دی، لیکن موجودہ تنازع نے اس توازن کو زیادہ پیچیدہ بنا دیا ہے۔ وزیر اعظم شری نریندر مودی کا متحدہ عرب امارات اور یورپ کا حالیہ دورہ بھی اسی پس منظر میں دیکھا جا رہا ہے، جہاں توانائی سلامتی، تجارتی روابط اور علاقائی استحکام اہم موضوعات رہے۔ بھارت کو خدشہ ہے کہ آبنائے ہرمز میں کشیدگی اس کی توانائی سپلائی اور اقتصادی استحکام کو متاثر کر سکتی ہے۔ تجزیہ کاروں کے مطابق بھارت کی خارجہ پالیسی کی اصل قوت اس کی اسٹریٹجک خودمختاری رہی ہے، یعنی کسی ایک بلاک کا حصہ بنے بغیر تمام اہم قوتوں کے ساتھ تعلقات برقرار رکھنا۔ تاہم جب متحارب فریق واضح سیاسی حمایت یا صف بندی کا مطالبہ کریں تو اس حکمت عملی کو برقرار رکھنا زیادہ دشوار ہو جاتا ہے۔ نئی دہلی کا موقف ہے کہ وہ مکالمے، سفارت کاری اور علاقائی استحکام کی حمایت جاری رکھے گا۔ مبصرین کے مطابق موجودہ بحران بھارت کے لیے ایک بڑا امتحان ضرور ہے، لیکن ساتھ ہی یہ اس کی سفارتی مہارت اور عالمی کردار کی اہم آزمائش بھی ثابت ہو رہا ہے۔

چین نے برکس وزرائے خارجہ کی کامیاب میٹنگ پر ہندوستان کو مبارکباد دی

نئی دہلی: بھارت میں چین کے سفیر ژو فیہونگ نے 14 سے 15 مئی کو نئی دہلی میں منعقدہ "کامیاب" برکس وزرائے خارجہ کی میٹنگ پر ہندوستان کو مبارکباد دی ہے۔ وزیر خارجہ وانگ یی کی غیر موجودگی میں چین کی نمائندگی کرنے والے فیہونگ نے کہا کہ برکس ممالک مختلف عالمی مسائل پر تعمیری اور گہرائی سے تبادلہ خیال میں مصروف ہیں۔ انہوں نے کہا کہ چین تمام رکن ممالک کے ساتھ یکجہتی اور تعاون کو گہرا کرنے کے لیے تیار ہے۔" برکس وزرائے خارجہ اجلاس کی کامیابی کے ساتھ میزبانی کرنے پر ہندوستان کو مبارکباد۔ ایک پیچیدہ عالمی منظر نامے کے پیش نظر، برکس ممالک وسیع مسائل پر گہرائی سے اور تعمیری بات چیت میں مصروف ہیں۔ چیئر کا بیان اور نتائج کی دستاویز بین الاقوامی اور علاقائی مسائل پر وسیع اتفاق رائے کو ظاہر کرتی ہے۔ سفیر نے ایکس پر لکھا، آنے والے چیئر کے طور پر، چین یکجہتی اور تعاون کو گہرا کرنے کے لیے تمام شراکت داروں کے ساتھ کام کرنے کے لیے تیار ہے، اور اگلے سال چین میں ساتھیوں کا خیر مقدم کرنے کا منتظر ہے۔" چینی ایلچی نے برکس تعاون کی مستقبل کی سمت کے لیے بیجنگ کی تجاویز پر روشنی ڈالی، اور رکن ممالک کے درمیان مضبوط اسٹریٹجک ہم آہنگی پر زور دیا۔

بھارت فوسل فیول کے بغیر برقی معیشت کی تعمیر میں مصروف

نئی دہلی: بھارت دنیا کی ان چند بڑی معیشتوں میں شامل ہو رہا ہے جو روایتی فوسل فیول پر انحصار کیے بغیر براہ راست ایک نئی برقی معیشت کی جانب بڑھ رہی ہیں۔ ماہرین کے مطابق بھارت شمسی توانائی، بیٹری ذخیرہ، برقی گاڑیوں اور جدید توانائی ٹیکنالوجی کے ذریعے ترقی کا ایسا ماڈل اختیار کر رہا ہے جو نہ صرف ماحول دوست ہے بلکہ اقتصادی طور پر بھی زیادہ مؤثر ثابت ہو سکتا ہے۔ فوربس میں شائع ہونے والے ایک حالیہ مضمون کے مطابق بھارت ایک "الیکٹرو ٹیک فاسٹ ٹریک" پر گامزن ہے، جہاں صنعتی ترقی کے لیے کوئلے اور تیل پر مبنی روایتی راستے کو اختیار کرنے کے بجائے سستی شمسی توانائی اور بیٹری ٹیکنالوجی کو بنیاد بنایا جا رہا ہے۔ رپورٹ کے مطابق بھارت پہلے ہی دنیا کے سب سے بڑے شمسی توانائی کے بازاروں میں شامل ہو چکا ہے اور الیکٹرک تھری وہیلرز کے شعبے میں عالمی سطح پر نمایاں مقام رکھتا ہے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ جیسے جیسے بیٹریوں کی قیمت کم ہو رہی ہے اور قابل تجدید توانائی مزید سستی ہو رہی ہے، بھارت کے لیے ترقی اور ماحولیاتی تحفظ کو ساتھ لے کر چلنا ممکن ہو رہا ہے۔ بھارت کی تیزی سے بڑھتی ہوئی معیشت کو توانائی کی بھاری ضرورت ہے، لیکن حکومت نے شمسی، ہوا، بیٹری ذخیرہ، اسمارٹ گرڈز اور برقی نقل و حمل میں بڑے پیمانے پر سرمایہ کاری کر کے ایک متبادل راستہ اختیار کیا ہے۔ اس حکمت عملی سے درآمدی تیل و گیس پر انحصار کم ہوگا، زرمبادلہ کی بچت ہوگی اور توانائی کے شعبے میں خود کفالت بڑھے گی۔ ماہرین کے مطابق یہ ماڈل ترقی پذیر دنیا کے لیے ایک نئی مثال بن سکتا ہے۔ ماضی میں برطانیہ، امریکہ اور چین نے صنعتی ترقی کے لیے بڑے پیمانے پر کوئلہ اور تیل استعمال کیا، لیکن بھارت دکھا رہا ہے کہ جدید ٹیکنالوجی کی بدولت ترقی کا ایک صاف، کم لاگت اور زیادہ خود مختار راستہ بھی ممکن ہے۔ مبصرین کا کہنا ہے کہ اگر بھارت اپنی موجودہ رفتار برقرار رکھتا ہے تو وہ نہ صرف اپنی توانائی کی ضروریات پائیدار انداز میں پوری کرے گا بلکہ دنیا کو یہ بھی دکھائے گا کہ اقتصادی ترقی اور ماحولیاتی ذمہ داری ایک دوسرے کی ضد نہیں بلکہ ایک دوسرے کی تکمیل ہیں۔

بیجنگ میں ہندوستان کے ایلچی نے چین کے ساتھ دوطرفہ تعلقات پر تبادلہ خیال کیا

بیجنگ: چین کے لیے ہندوستان کے نئے ایلچی وکرم دورائی سوامی نے چین کے سرحدی اور سمندری امور کے محکمے کے ڈائریکٹر جنرل کے ساتھ ایک تعارفی میٹنگ کی، جس میں سرحد اور دوطرفہ تعلقات سے متعلق پیش رفت پر تبادلہ خیال کیا گیا ہے۔ بیجنگ میں ہندوستان کے سفارت خانے نے ایکس پر ایک پوسٹ میں کہا، "دونوں فریقوں نے ہندوستان-چین سرحدی علاقوں میں امن و سکون برقرار رکھنے سمیت دوطرفہ تعلقات میں پیش رفت پر تبادلہ خیال کیا۔" دونوں فریقوں نے دونوں رہنماؤں کے درمیان ہونے والی مفاہمت کی بنیاد پر دوطرفہ تعلقات کو آگے بڑھانے پر اتفاق کیا۔ 1992 بیچ کے انڈین فارن سروس کے افسر دورائی سوامی نے اس ماہ کے شروع میں چارج سنبھالا اور 8 مئی کو بیجنگ پہنچنے کے بعد اپنی اسناد پیش کیں۔

ہندوستان میں خشک سالی کا بحران، گرم ہوتی آب و ہوا

ایران نے امریکی پابندیوں کے باوجود ہندوستان پر چابہار میں سرمایہ کاری جاری رکھنے کیلئے زور دیا

بریفنگ کے دوران، عراقچی نے ایران-امریکہ-اسرائیل تنازع کے بعد مغربی ایشیا میں جاری کشیدگی کے درمیان ہندوستان کے سفارتی نقطۂ نظر کی بھی تعریف کی اور نئی دہلی سے علاقائی استحکام کو فروغ دینے میں بڑا کردار ادا کرنے کا مطالبہ کیا۔ ایرانی وزیر خارجہ سید عباس عراقچی نے ہندوستان پر زور دیا ہے کہ وہ امریکی پابندیوں کے باوجود اسٹریٹجک لحاظ سے اہم چابہار بندرگاہ میں اپنی سرمایہ کاری جاری رکھے۔ انہوں نے اس منصوبے کو ہندوستان کو وسطی ایشیا، قفقاز اور یورپ سے جوڑنے والا "سنہری دروازہ" قرار دیا۔ برکس (BRICS) ممالک کے وزرائے خارجہ کے اجلاس کے موقع پر گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے بندرگاہ کی ترقی میں ہندوستان کے کردار کی ستائش کی۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ نئی دہلی اس منصوبے پر کام جاری رکھے گا۔ ایرانی وزیر کے یہ تبصرے ایسے وقت میں سامنے آئے ہیں جب چابہار بندرگاہ سے متعلق امریکی پابندیوں کی چھوٹ کی مدت ۲۶ اپریل کو ختم ہو چکی ہے۔ اس چھوٹ نے ہندوستان کو ایران پر عائد امریکی پابندیوں کے باوجود اس ایرانی بندرگاہ پر ترقیاتی کام جاری رکھنے کی اجازت دی تھی۔ واضح رہے کہ آبنائے ہرمز کے قریب واقع چابہار بندرگاہ کو ہندوستان کیلئے اسٹریٹجک لحاظ سے اہم سمجھا جاتا ہے کیونکہ یہ پاکستان سے گزرے بغیر افغانستان اور وسطی ایشیا تک براہ راست تجارتی رسائی فراہم کرتی ہے۔ ۱۳ مئی ۲۰۲۴ کو ہندوستان نے بندرگاہ پر شاہد بہشتی ٹرمینل چلانے کیلئے ایران کے ساتھ ۱۰ سالہ معاہدے پر دستخط کیے تھے۔ یہ بندرگاہ انٹرنیشنل نارتھ-ساؤتھ ٹرانسپورٹ کوریڈور کا بھی اہم حصہ ہے اور اسے خطے میں اسٹریٹجک توازن کے طور پر بھی دیکھا جاتا ہے۔

Printed and Published by MR. KAMAR AHMED MOHAMMED UMER ANSARI on behalf of ADAA PRODUCTION PVT LTD. at SOMANI PRINTING PRESS Unit No.4, Gr. Floor. N.K. Ind. Estate, off Aarey Road, Near Parvasi. Ind. Estate, Gate No.2, Goregaon (E), Mumbai-400063, Maharashtra, INDIA. Published at Navjeevan Commercial Building No. 3, 14th Floor, Office No.-1417, Mumbai, Dist-Mumbai-400 008, Maharashtra. Editor: KAMAR AHMED MOHAMMED UMER ANSARI (Responsible for selection of news under the Press and Registration of Books Act 1867). Editor concerns is not necessary in all published articles. In case of any dispute or an any legal issues with the published articles the complaint should be registered in Mumbai Jurisdiction Court. Reproduction in whole or in part without the written permission of the Publisher is prohibited. RNI NO. MAHURD/2019/77823. Tel: 22-49730011 / 22-49731366, Email:mumbairaabta@gmail.com

ایڈن گارڈنز میں کولکاتا نائٹ رائیڈرز نے مکمل کی اپنی خاص 'سنچری'

کولکاتا نائٹ رائیڈرز (کے کے آر) نے انڈین پریمیئر لیگ (آئی پی ایل) میں تاریخ رقم کر دی ہے۔

کے کے آر کولکاتا کے تاریخی میدان ایڈن گارڈنز میں 100 آئی پی ایل میچ کھیلنے والی پہلی ٹیم بن گئی ہے۔ یہ دوسری ایسی ٹیم ہے جس نے ایک ہی میدان پر آئی پی ایل میچوں کی 'سنچری' مکمل کی ہے۔ ہفتہ کو ایڈن گارڈنز میں کولکاتا نائٹ رائیڈرز کا مقابلہ گجرات ٹائٹنز (جی ٹی) سے ہو رہا ہے۔ آئی پی ایل 2026 کے 60ویں میچ میں میدان پر اترتے ہی کے کے آر نے یہ خاص ریکارڈ اپنے نام کر لیا۔ چنئی سپر کنگز (سی ایس کے) کسی ایک میدان پر 100 آئی پی ایل میچ کھیلنے والی پہلی ٹیم ہے، جس نے چنئی کے ایم اے چدمبرم اسٹیڈیم میں یہ کارنامہ انجام دیا تھا۔ کے کے آر اس فہرست میں شامل ہونے والی دوسری ٹیم بن گئی ہے۔ جی ٹی مسلسل پانچ میچ جیت چکی ہے۔ ٹیم نے 12 میں سے 8 میچ اپنے نام کیے ہیں۔ 16 پوائنٹس کے ساتھ ٹائٹنز اس وقت پوائنٹس ٹیبل میں دوسرے نمبر پر موجود ہے۔ اگر وہ یہ مقابلہ جیت لیتی ہے تو آئی پی ایل 2026 کے پلے آف میں جگہ پکی کرنے والی پہلی ٹیم بن جائے گی۔ دوسری جانب، اگر کے کے آر یہ میچ ہار جاتی ہے تو اس کا ٹورنامنٹ سے باہر ہونا یقینی ہو جائے گا۔ ٹیم 11 میں سے 6 میچ ہار چکی ہے جبکہ ایک میچ بارش کی وجہ سے بے نتیجہ رہا تھا۔ 9 پوائنٹس کے ساتھ کے کے آر پوائنٹس ٹیبل میں آٹھویں پوزیشن پر ہے۔ ہفتہ کو کولکاتا کے ایڈن گارڈنز میں کھیلے جا رہے اس میچ میں گجرات ٹائٹنز نے ٹاس جیت کر کولکاتا نائٹ رائیڈرز کے خلاف پہلے گیند بازی کا فیصلہ کیا ہے۔ شبھمن گل کی قیادت میں گجرات ٹائٹنز کی ٹیم میں سائی سدرشن، جوس بٹلر (وکٹ کیپر)، نشانت سندھو، واشنگٹن سندر، جیسن ہولڈر، راشد خان، ارشد خان، کاگیسو ربادا، روی شری نواسن سائی کشور اور محمد سراج شامل ہیں۔ راہل تیواتیا، گلین فلپس، انوج راوت، پرسیدھ کرشنا اور کمار کشاگر امپیکٹ سبسٹیٹیوٹ کے طور پر موجود ہیں۔ وہیں کولکاتا نائٹ رائیڈرز کی ٹیم اجنکیا رہانے کی کپتانی میں فن ایلن، انگکرش رگھوونشی، کیمرون گرین، رنکو سنگھ، منیش پانڈے، سنیل نارائن، انوکول رائے، ورون چکرورتی، کارتک تیاگی اور سوربھ دوبے کے ساتھ میدان میں اتری ہے۔ امپیکٹ سبسٹیٹیوٹ کے طور پر ویبھو اروڑا، رمن دیپ سنگھ، تیجسوی دہیا، رووومین پاول اور متھیشا پتھیرانا ٹیم میں شامل ہیں۔

کھلاڑیوں کو وہ احترام نہیں مل رہا جس کے وہ حقدار ہیں: سِنر

یانک سِنر کا کہنا کہ یہ ''کہنا مشکل ہے'' کہ کیا وہ کبھی انعامی رقم (پرائز منی) کے معاملے پر کسی گرینڈ سلیم کا بائیکاٹ کریں گے۔

یانک سِنر کا کہنا کہ یہ ''کہنا مشکل ہے'' کہ کیا وہ کبھی انعامی رقم (پرائز منی) کے معاملے پر کسی گرینڈ سلیم کا بائیکاٹ کریں گے۔ تاہم، اس اطالوی کھلاڑی کا دعویٰ ہے کہ کھلاڑیوں کو وہ احترام نہیں مل رہا جس کے وہ حقدار ہیں۔ یانک سِنر کا کہنا کہ یہ ''کہنا مشکل ہے'' کہ کیا وہ کبھی انعامی رقم (پرائز منی) کے معاملے پر کسی گرینڈ سلیم کا بائیکاٹ کریں گے۔ تاہم، اس اطالوی کھلاڑی کا دعویٰ ہے کہ کھلاڑیوں کو وہ احترام نہیں مل رہا جس کے وہ حقدار ہیں۔ ان کی ساتھی اور دنیا کی نمبر ایک کھلاڑی آرینا سبالینکا نے منگل کو کہا تھا کہ انہیں لگتا ہے کہ کھلاڑی 'کسی نہ کسی موڑ پر' بڑے ٹورنامنٹوں (میجرز) میں سے کسی ایک کا بائیکاٹ ضرور کریں گے۔ بی بی سی اسپورٹ کے مطابق، ٹاپ ۱۰ ر کھلاڑی چاروں گرینڈ سلیم سے ہونے والی کمائی میں زیادہ حصے داری کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی وہ منافع میں شراکت داری اور میچ کے اوقات (شیڈولنگ) جیسے معاملات میں اپنی بات رکھنے کا زیادہ اختیار بھی چاہتے ہیں۔ اٹالین اوپن میں لگاتار چھٹا ماسٹرز ۱۰۰۰ ر خطاب جیتنے کی کوشش سے پہلے روم میں سِنر نے کہا کہ ''یہ احترام کی بات زیادہ ہے۔ مجھے لگتا ہے کہ جتنا ہمیں واپس مل رہا ہے، ہم اس سے کہیں زیادہ دے رہے ہیں۔ یہ صرف ٹاپ کھلاڑیوں کے لیے نہیں ہے، یہ ہم تمام کھلاڑیوں کے لیے ہے، چاہے وہ مرد ہوں یا خواتین۔ ٹاپ ۱۰ ر مرد اور ٹاپ ۱۰ ر خواتین کھلاڑیوں نے مل کر ایک خط لکھا تھا۔ یہ اچھی بات نہیں ہے کہ ایک سال گزر جانے کے بعد بھی ہم اس نتیجے کے آس پاس بھی نہیں پہنچے ہیں جو ہم چاہتے ہیں۔'' سِنر نے کہا کہ ''اگر دوسرے کھیلوں کی بات کریں تو وہاں کے ٹاپ ایتھلیٹ جب کوئی ضروری خط بھیجتے ہیں، تو مجھے پورا یقین ہے کہ ۴۸ ر گھنٹوں کے اندر انہیں نہ صرف جواب ملتا ہے بلکہ ان کی ایک میٹنگ بھی ہو جاتی ہے۔ یقیناً، ہم پیسوں کی بات تو کر ہی رہے ہیں، لیکن سب سے ضروری عزت ہے اور ہمیں وہ مل ہی نہیں رہی۔'' ۲۴ ر بار کے گرینڈ سلیم چیمپئن نوواک جوکووچ بھی اس بحث میں شامل ہو گئے اور کہا کہ ''کھلاڑی جانتے ہیں کہ انہیں ہمیشہ میرا ساتھ ملے گا۔'' ۳۸ ر سالہ سربیا کے کھلاڑی نے مزید کہا کہ ''مجھے یہ بات اچھی لگی کہ اس موضوع پر اب زیادہ بات چیت ہو رہی ہے۔ ایسا ہونا بھی چاہیے کیونکہ گرینڈ سلیم اور ٹور کے معاملے میں کھلاڑیوں کی جو حیثیت ہونی چاہیے، وہ ابھی نہیں ہے۔'' کھلاڑیوں اور گرینڈ سلیم کے نمائندوں کے درمیان میٹنگز ہوئی ہیں۔ کھلاڑیوں کو منافع میں حصے داری کے اپنے مطالبے پر کوئی کامیابی نہیں ملی ہے اور انہوں نے مارچ میں انڈین ویلز میں گرینڈ سلیم پلیئر کونسل بنانے پر تبادلہ خیال کے لیے ہونے والی میٹنگ میں شامل ہونے سے منع کر دیا۔ گرینڈ سلیم کے حکام ابھی آپس میں یا کھلاڑیوں کے ساتھ زیادہ بات چیت نہیں کر سکتے کیونکہ پروفیشنل ٹینس پلیئرز ایسوسی ایشن نے ان پر مقدمہ کر رکھا ہے۔ ایسوسی ایشن نے ان پر اجارہ داری قائم کرنے کا الزام لگایا ہے۔ سِنر نے اس مہینے ہونے والے فرنچ اوپن میں دی جانے والی ۵ء۹ ر فیصد انعامی رقم پر اپنی ناراضگی ظاہر کی۔ کھلاڑیوں کا خیال ہے کہ یہ رقم ٹورنامنٹ کی کل کمائی کے ۲۲ ر فیصد سے کافی کم ہے، جس کے وہ حقدار ہیں۔ گزشتہ سال کے یو ایس اوپن میں انعامی رقم میں ۲۰ ر فیصد اضافہ ہوا تھا، اور جنوری میں ہونے والے آسٹریلین اوپن میں بھی یہ اعداد و شمار گزشتہ سال کے مقابلے میں تقریباً ۱۶ ر فیصد زیادہ تھے۔ سِنر نے کہا کہ ''مجھے لگتا ہے کہ اگلے چند ہفتوں میں ہمیں یہ بھی پتہ چل جائے گا کہ ومبلڈن میں انعامی رقم کتنی ہوگی۔ ہمیں پوری امید ہے کہ یہ بہتر ہوگی۔ اس کے بعد، ظاہر ہے، یو ایس اوپن ہوگا۔ اس لیے میں سمجھ سکتا ہوں کہ کھلاڑی بائیکاٹ کی بات کیوں کر رہے ہیں، کیونکہ ہمیں کہیں نہ کہیں سے تو شروعات کرنی ہی ہوگی۔ یہ سلسلہ کافی

دوسرے ٹیسٹ میں لٹن داس کی شاندار سنچری

پاکستان کے خلاف بنگلہ دیش کی پہلی اننگز 278 رنز پر ختم

سلہٹ: پاکستانی کپتان نے ٹاس جیت کر پہلے گیند بازی کا فیصلہ کیا، جو ابتدا میں درست ثابت ہوا۔ بنگلہ دیش کی شروعات انتہائی خراب رہی اور ٹیم نے صفر کے مجموعی اسکور پر ہی اپنا پہلا وکٹ محمود الحسن جوئے کی صورت میں گنوا دیا۔ بنگلہ دیش اور پاکستان کے درمیان دوسرا ٹیسٹ ہفتہ کو سلہٹ انٹرنیشنل کرکٹ سٹیڈیم میں شروع ہوا۔ لٹن داس کی سنچری کے باوجود بنگلہ دیش کی پہلی اننگز 278 پر سمٹ گئی۔ پہلے دن کا کھیل ختم ہونے پر پاکستان نے بغیر کوئی وکٹ کھوئے 21 رنز بنا لیے تھے۔ پاکستانی کپتان نے ٹاس جیت کر پہلے گیند بازی کا فیصلہ کیا، جو ابتدا میں درست ثابت ہوا۔ بنگلہ دیش کی شروعات انتہائی خراب رہی اور ٹیم نے صفر کے مجموعی اسکور پر ہی اپنا پہلا وکٹ محمود الحسن جوئے کی صورت میں گنوا دیا۔ اس کے بعد بھی وقفے وقفے سے وکٹیں گرتی رہیں اور کوئی بھی بلے باز اچھی شروعات کو بڑی اننگز میں تبدیل نہ کر سکا۔ 116 رنز پر 6 وکٹیں گرنے کے بعد وکٹ کیپر بلے باز لٹن داس نے ذمہ دارانہ اور جارحانہ بیٹنگ کرتے ہوئے ٹیم کو سنبھالا۔ انہوں نے ون ڈے انداز میں شاندار سنچری اسکور کی اور ٹیم کو 278 رنز تک پہنچانے میں کلیدی کردار ادا کیا۔ لٹن داس نے آؤٹ ہونے سے قبل 159 گیندوں پر 126 رنز کی عمدہ اننگز کھیلی، جس میں 16 چوکے اور 2 چھکے شامل تھے۔ لٹن داس نے ساتویں وکٹ کے لیے تیج الاسلام کے ساتھ 60 رنز، آٹھویں وکٹ کے لیے تسکین احمد کے ساتھ 48 رنز اور نویں وکٹ کے لیے شریف الاسلام کے ساتھ 64 رنز کی اہم شراکت داری قائم کی۔ بنگلہ دیش نے اپنا نواں اور دسواں وکٹ 278 کے مجموعے پر ہی کھو دیا۔ کپتان نجم الحسین شانتو 29 رنز بنا کر دوسرے نمایاں اسکورر رہے۔ اس کے علاوہ تنزید حسن نے 26، مشفق الرحمان نے 23 اور مومن الحق نے 22 رنز بنائے۔ بنگلہ دیش کی پوری ٹیم 77 اوورز میں آؤٹ ہو گئی۔ پاکستان کی جانب سے خرم شہزاد نے 4 وکٹیں حاصل کیے، جبکہ محمد عباس نے 3 کھلاڑیوں کو آؤٹ کیا۔ حسن علی نے 2 اور ساجد خان نے ایک وکٹ اپنے نام کیے۔ پہلے دن کا کھیل ختم ہونے تک پاکستان نے اپنی پہلی اننگز میں بغیر کسی وکٹ کے نقصان پر 21 رنز بنا لیے تھے۔ عبداللہ فضل 8 اور اذان اویس 13 رنز بنا کر ناٹ آؤٹ رہے۔ دو ٹیسٹ میچوں کی سیریز میں بنگلہ دیش کو 0-1 کی برتری حاصل ہے۔

نیدرلینڈ کی کرکٹ میں بھارتی برادری کے لوگوں کا اہم کردار: وزیر اعظم

کرکٹ نے دنیا کے مختلف حصوں میں واقع ممالک کو جوڑنے میں اہم کردار ادا کیا ہے

سیاست میں کرکٹ ڈپلومیسی کی ایک طویل تاریخ رہی ہے۔ کرکٹ نے دنیا کے مختلف حصوں میں واقع ممالک کو جوڑنے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ اس کی ایک جھلک وزیر اعظم نریندر مودی کے پانچ ممالک کے دورے کے دوران ہفتہ کو نیدرلینڈ میں دیکھنے کو ملی، جہاں انہوں نے کرکٹ کا ذکر کیا اور نیدرلینڈ کی کرکٹ میں بھارتی برادری کے تعاون کو بھی سراہا۔ وزیر اعظم نریندر مودی نے پانچ ممالک کے دورے کے دوران ہفتہ کو نیدرلینڈ میں کرکٹ کا ذکر کیا اور نیدرلینڈ کی کرکٹ میں بھارتی برادری کے تعاون کو بھی سراہا۔ وزیر اعظم نے نیدرلینڈ کرکٹ میں بھارتی نژاد افراد کے کردار کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ بھارت نے ٹی 20 ورلڈ کپ 2026 کی میزبانی کی تھی۔ نیدرلینڈ نے بھی اس ٹورنامنٹ میں حصہ لیا تھا اور اپنی کارکردگی سے سب کو متاثر کیا تھا۔ بھارت اگرچہ عالمی چیمپئن بنا، لیکن نیدرلینڈ نے بھارتی ٹیم کو سخت ٹکر دی تھی اور اپنی شاندار کارکردگی سے دنیا کو حیران کر دیا تھا۔ نیدرلینڈ تیزی سے کرکٹ کی دنیا میں ابھرتا ہوا ملک بن رہا ہے۔ ٹی 20 ورلڈ کپ 2026 میں نیدرلینڈ گروپ اے میں بھارت کے ساتھ شامل تھا۔ ٹیم نے چار لیگ میچوں میں سے نمیبیا کے خلاف کامیابی حاصل کی تھی، جبکہ بھارت، امریکہ اور پاکستان کے خلاف اسے شکست کا سامنا کرنا پڑا تھا۔ اگرچہ نیدرلینڈ تین میچ ہارا، لیکن ہر مقابلے میں اس نے حریف ٹیموں کو سخت مقابلہ دیا تھا۔ نیدرلینڈ 2023 کے ون ڈے ورلڈ کپ میں بھی شرکت کے لیے بھارت آیا تھا۔ یہ ورلڈ کپ نیدرلینڈ کے لیے کافی یادگار ثابت ہوا تھا۔ ٹیم نے جنوبی افریقہ اور بنگلہ دیش جیسی مضبوط ٹیموں کے خلاف بڑی فتوحات حاصل کی تھیں۔ ٹی 20 ورلڈ کپ 2026 میں نیدرلینڈ کی ٹیم کا حصہ بننے والے آریان دت بھارتی نژاد کھلاڑی ہیں۔ 23 سالہ آریان دت نے 2021 میں نیدرلینڈ کے لیے ڈیبیو کیا تھا۔ وہ اب تک 53 ون ڈے اور 30 ٹی 20 میچ کھیل چکے ہیں۔ آریان دت آف اسپنر ہیں اور ان کے نام ون ڈے میں 62 جبکہ ٹی 20 میں 30 وکٹیں درج ہیں۔ تیجا ندامانورو اور وکرم جیت سنگھ بھی نیدرلینڈ کے لیے کھیل چکے ہیں۔

کمل ہاسن نے تملناڈو کے وزیر اعلیٰ وجے سے کی ملاقات

تمل سنیما کی بہتری پر کیا تبادلہ خیال

چنئی: اداکار کمل ہاسن نے وجے کے رویے کی بھرپور تعریف کرتے ہوئے کہا کہ جس عاجزی، سادگی اور محبت کے ساتھ انہوں نے استقبال کیا، اس نے ان کا دل جیت لیا۔ کمل ہاسن نے کہا کہ اس ملاقات نے انہیں فخر محسوس کرایا۔ جنوبی ہند کے معروف اداکار کمل ہاسن نے جمعہ کے روز تمل ناڈو کے نومنتخب وزیر اعلیٰ سی جوسف طجے سے ملاقات کی۔ کمل ہاسن نے اس ملاقات کی چند تصاویر سوشل میڈیا پر شیئر کرتے ہوئے وجے کو ان کے نئے سیاسی سفر کے لیے نیک خواہشات پیش کیں۔ کمل ہاسن نے وجے کے ساتھ تصاویر پوسٹ کرتے ہوئے لکھا، ''آج میں نے تمل ناڈو کے وزیر اعلیٰ اور اپنے بھائی وجے سے ذاتی طور پر ملاقات کی اور انہیں مبارکباد پیش کی۔ گفتگو کے دوران انہوں نے بڑے جوش و جذبے کے ساتھ تمل ناڈو کی ترقی کے لیے کئی منصوبوں کے بارے میں بتایا۔'' اداکار نے وجے کے رویے کی بھرپور تعریف کرتے ہوئے کہا کہ جس عاجزی، سادگی اور محبت کے ساتھ انہوں نے استقبال کیا، اس نے ان کا دل جیت لیا۔ کمل ہاسن نے کہا کہ اس ملاقات نے انہیں فخر محسوس کرایا۔ اداکار نے بتایا کہ ملاقات کے دوران صرف ریاست کی ترقی ہی نہیں بلکہ تمل سنیما کے بہتر مستقبل پر بھی تبادلہ خیال کیا گیا۔ انہوں نے کہا، ''میں نے وزیر اعلیٰ وجے کے سامنے فلم انڈسٹری کی بہتری کے لیے 6 اہم مطالبات رکھے۔'' کمل ہاسن کے مطابق انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ تمل فلم انڈسٹری اس وقت مختلف مشکلات اور رکاوٹوں کا سامنا کر رہی ہے، ایسے میں حکومت کی حمایت اور تعاون صنعت کے لیے بے حد ضروری ہے۔ وجے تمل سنیما کے مقبول ترین اور سب سے زیادہ معاوضہ لینے والے سپر اسٹارز میں شمار ہوتے ہیں۔ فلمی دنیا میں کامیابی حاصل کرنے کے بعد انہوں نے سیاست میں قدم رکھا اور فروری 2024 میں اپنی سیاسی جماعت ٹی وی کے قائم کی۔ انہوں نے بی آر امبیڈکر، پیریار اور کے کامراج کے نظریات کو اپناتے ہوئے تمل ناڈو کی سیاست میں بڑی کامیابی حاصل کی اور ریاست کے نویں وزیر اعلیٰ بنے۔

آسکرز کے بعد گولڈن گلوب نے بھی اے آئی سے بنائے گئے کرداروں پر پابندی لگا دی

گولڈن گلوب ایوارڈز نے بھی آسکرز کی طرح اداکاری اور تحریری کیٹیگریز کے لیے مؤثر طور پر 'صرف انسان' کی حد مقرر کر دی ہے

گولڈن گلوب ایوارڈز نے بھی آسکرز کی طرح اداکاری اور تحریری کیٹیگریز کے لیے مؤثر طور پر 'صرف انسان' کی حد مقرر کر دی ہے۔ اے آئی سے تخلیق کیے گئے اداکار اب ایوارڈز کے لیے اہل نہیں ہوں گے۔ منتظمین نے جمعرات کو اعلان کیا کہ اے آئی سے تیار کردہ اداکاروں کی پرفارمنس گولڈن گلوب ایوارڈز کے لیے قابلِ غور نہیں ہوگی، یہ اعلان چند دن بعد سامنے آیا جب آسکرز نے بھی ایسی پرفارمنس کو اپنی دوڑ سے خارج کر دیا تھا۔ نئی ہدایات کے مطابق وہ پرفارمنس خودکار طور پر نااہل نہیں ہوں گی جن میں مصنوعی ذہانت کو کسی اداکار کی کارکردگی بہتر بنانے کے لیے استعمال کیا گیا ہو، تاہم شرط یہ ہے کہ اصل اور مرکزی عنصر ایک حقیقی انسان ہی ہو۔ منتظمین نے کہا ''وہ اندراجات جن میں پرفارمنس کا بڑا حصہ مصنوعی ذہانت کے ذریعے تخلیق یا تیار کیا گیا ہو، سالانہ فلم اور ٹی وی ایوارڈز کے لیے اہل نہیں ہوں گے۔'' انہوں نے مزید وضاحت کی کہ ''تکنیکی یا ظاہری بہتری کے لیے اے آئی کا استعمال جیسے کسی اداکار کو جوان یا بوڑھا دکھانا، یا بصری تبدیلیاں قابلِ قبول ہو سکتا ہے، بشرطیکہ بنیادی پرفارمنس اسی اداکار کی ہو جسے کریڈٹ دیا گیا ہے، اور اے آئی اس کے کام کو تبدیل یا نمایاں طور پر متاثر نہ کرے۔'' یہ نئے قواعد چند دن بعد سامنے آئے جب اکیڈمی آف موشن پکچر آرٹس اینڈ سائنسز نے بھی اے آئی کے استعمال پر سختی کا اعلان کیا تھا۔ آسکر ایوارڈز دینے والے ادارے نے کہا کہ صرف حقیقی انسانی اداکار ہی فلمی دنیا کے سب سے بڑے اعزازات کے لیے اہل ہوں گے، نہ کہ ان کے اے آئی اوتار۔ اسی طرح اسکرین پلے بھی کسی انسان نے لکھا ہونا چاہیے، نہ کہ کسی چیٹ بوٹ نے۔ مصنوعی ذہانت کا استعمال اب بھی تفریحی صنعت کے حساس ترین موضوعات میں سے ایک ہے اور یہی مسئلہ ۲۰۲۳ء کی اُن ہڑتالوں کا مرکزی نکتہ تھا جنہوں نے ہالی ووڈ کو بند کر دیا تھا۔ اداکاروں اور لکھاریوں نے خبردار کیا تھا کہ بے قابو ٹیکنالوجی ان کے روزگار کے لیے خطرہ بن سکتی ہے۔ یہ نئی پابندیاں اُس وقت سامنے آئیں جب آنجہانی اداکار ویل کلمر کا اے آئی ورژن فلمی تھیٹر مالکان کے سامنے پیش کیا گیا، اُن کی وفات کے ایک سال بعد فلم ''As Deep as the Grave'' کے ٹریلر میں ویل کلمر کا نوجوان ڈیجیٹل ورژن دکھایا گیا، جو ایک کردار سے کہتا ہے ''مردوں سے مت ڈرو اور مجھ سے بھی مت ڈرو۔'' یہ منصوبہ اداکار کے خاندان کی مکمل حمایت سے تیار کیا گیا، جنہوں نے ویل کلمر کے ویڈیو آرکائیوز تک رسائی دی، جنہیں استعمال کرتے ہوئے اُن کی زندگی کے مختلف ادوار کی ڈیجیٹل شکلیں دوبارہ تخلیق کی گئیں۔

پاکستان: ''دھرندھر ۲'' کا جنون، نیٹ فلکس کا سرور کریش: رپورٹ

''دھرندھر: دی ریونج'' کی نیٹ فلکس ریلیز نے پاکستان میں غیر معمولی توجہ حاصل کر لی، جہاں فلم مبینہ طور پر سینما گھروں میں ریلیز نہیں ہوئی تھی۔ سوشل میڈیا پر وائرل ویڈیوز میں دعویٰ کیا گیا کہ فلم کے پلیٹ فارم پر دستیاب ہوتے ہی بڑی تعداد میں صارفین کے ایک ساتھ لاگ اِن ہونے سے نیٹ فلکس سرور کریش ہو گیا۔ ''دھرندھر: دی ریونج'' کی او ٹی ٹی ریلیز نے پاکستان میں غیر معمولی آن لائن جوش و خروش پیدا کر دیا ہے۔ آدتیہ دھر کی ہدایت کاری میں بننے والی اس جاسوسی ایکشن تھریلر کو جب نیٹ فلکس پر جاری کیا گیا تو سوشل میڈیا پر ایسے دعوے سامنے آئے کہ بڑی تعداد میں ناظرین کی ایک ساتھ رسائی کی کوششوں کے باعث پلیٹ فارم کے سرور متاثر ہوئے۔ واضح رہے کہ فلم ۱۹ ر مارچ کو سینما گھروں میں ریلیز ہوئی تھی اور اس نے باکس آفس پر نمایاں کامیابی حاصل کی۔ تاہم پاکستان میں فلم کی تھیٹر ریلیز مبینہ طور پر نہیں ہوئی۔ بعد ازاں ۱۵ ر مئی کو Netflix پر فلم کا توسیعی ورژن ''را اور ان دیکھا'' کے عنوان سے دستیاب کیا گیا، جس کے بعد آن لائن ردعمل مزید شدت اختیار کر گیا۔ فلم کی کہانی میں رنویر سنگھ کا کردار حمزہ علی مزاری پاکستان کے شہر لیاری سے جڑا دکھایا گیا ہے، اور بیانیہ میں دہشت گردی اور خفیہ کارروائیوں کے موضوعات شامل ہیں۔ انہی عناصر کی وجہ سے فلم کو بعض حلقوں میں متنازع قرار دیا گیا، جبکہ عمان، کویت اور دیگر مشرق وسطیٰ کے بعض ممالک میں بھی مبینہ طور پر اسے محدود یا ممنوع قرار دیا گیا۔ پاکستانی کانٹینٹ کریئیٹر معاویہ عمر فاروقی نے اپنے انسٹاگرام پیج پر ایک ویڈیو شیئر کیا جس میں دعویٰ کیا گیا کہ فلم ریلیز ہونے کے فوراً بعد Netflix کی سروس سست پڑ گئی۔ ویڈیو میں لوڈنگ اسکرین دکھاتے ہوئے انہوں نے کہا کہ پاکستانی ناظرین آدھی رات تک فلم کے اپ لوڈ ہونے کا انتظار کرتے رہے اور جیسے ہی یہ دستیاب ہوئی، بڑی تعداد میں لوگوں نے ایک ساتھ اسے چلانے کی کوشش کی۔ انہوں نے ویڈیو میں یہ بھی کہا کہ اگرچہ فلم ایک افسانوی کہانی ہے، لیکن آدتیہ نے اس انداز سے اسکرپٹ اور کردار ترتیب دیے ہیں کہ ناظرین کو کہانی حقیقت کے قریب محسوس ہوتی ہے۔ سوشل میڈیا پر وائرل ہونے والی ایک اور ویڈیو میں دعویٰ کیا گیا کہ فلم پاکستان میں نیٹ فلکس پر نمبر ون ٹرینڈ کر رہی ہے اور اسے کروڑوں مرتبہ دیکھا جا چکا ہے۔ بعض صارفین نے اس کے آن لائن کریز کا موازنہ ''اسکوئڈ گیم'' اور ''منی ہائسٹ'' جیسے عالمی ہٹس سے بھی کیا۔ تاہم ان دعوؤں کی نیٹ فلکس کی جانب سے باضابطہ تصدیق نہیں کی گئی۔ اسی طرح سرور ''کریش'' ہونے کے حوالے سے بھی کوئی سرکاری تکنیکی بیان سامنے نہیں آیا۔ فلم کے ناقدین کا کہنا ہے کہ ''دھرندھر: دی ریونج'' ایک سیاسی پروپیگنڈا بیانیہ پیش کرتی ہے اور پاکستان کی تصویر کشی کو متنازع انداز میں دکھاتی ہے۔ دوسری طرف شائقین کا مؤقف ہے کہ فلم کی کامیابی اس کی تیز رفتار کہانی، بڑے پیمانے کی ایکشن سینز اور رنویر سنگھ کی کارکردگی کی وجہ سے ہے۔

سوناکشی سنہا اور جیوتھیکا کی کورٹ روم تھریلر سسٹم کا ٹریلر جاری

سوناکشی سنہا اور جیوتھیکا کی آنے والی کورٹ روم تھریلر ''سسٹم'' کا ٹریلر جاری کر دیا گیا ہے، جس میں انصاف، طاقت اور اخلاقی کشمکش کی کہانی دکھائی گئی ہے

سوناکشی سنہا اور جیوتھیکا کی آنے والی کورٹ روم تھریلر ''سسٹم'' کا ٹریلر جاری کر دیا گیا ہے، جس میں انصاف، طاقت اور اخلاقی کشمکش کی کہانی دکھائی گئی ہے۔ فلم میں سوناکشی ایک پبلک پراسیکیوٹر نیہا کے کردار میں نظر آئیں گی، جو اپنے والد کی لا فرم میں مقام بنانے کے لیے قانونی جنگ لڑتی ہے۔ جیوتھیکا کورٹ اسٹینوگرافر سارِیکا کے کردار میں ان کا ساتھ دیتی ہیں۔ سوناکشی سنہا کی آنے والی کورٹ روم تھریلر ''سسٹم'' کا ٹریلر جاری کر دیا گیا ہے، جس میں انصاف، طاقت، اخلاقیات اور خاندانی تصادم کے پیچیدہ پہلوؤں کو نمایاں انداز میں پیش کیا گیا ہے۔ تقریباً ایک منٹ ۵۹ ر سیکنڈ پر مشتمل اس ٹریلر میں سوناکشی ایک پبلک پراسیکیوٹر ''نیہا'' کے کردار میں دکھائی دیتی ہیں، جو خود کو ایک طاقتور قانونی نظام میں ثابت کرنے کی جدوجہد کرتی ہے۔ ٹریلر کا آغاز نیہا کے اپنے والد کی لا فرم میں بطور پارٹنر شمولیت سے ہوتا ہے، جہاں اس کے والد کا کردار آشوتوش گواریکر ادا کر رہے ہیں۔ وہ نیہا کے سامنے شرط رکھتے ہیں کہ اگر وہ دس مقدمات جیت لے تو خود کو اس عہدے کے قابل ثابت کر سکتی ہے۔ اسی قانونی جنگ کے دوران اس کی ملاقات کورٹ روم اسٹینوگرافر ''سارِیکا'' سے ہوتی ہے، جس کا کردار جیوتھیکا نبھا رہی ہیں۔ فلم میں دونوں خواتین کردار نہ صرف قانونی نظام کے اندر طاقت کے توازن کو چیلنج کرتے دکھائی دیتے ہیں بلکہ انصاف اور مفادات کے درمیان موجود باریک لکیر کو بھی اجاگر کرتے ہیں۔ ٹریلر میں دکھایا گیا ہے کہ نیہا متعدد مقدمات میں کامیابی حاصل کرتی ہے، لیکن وقت کے ساتھ اس کی قانونی لڑائیاں ذاتی اور اخلاقی بحران میں بدلنے لگتی ہیں۔ فلم کے اختتامی حصے میں ایک اہم موڑ اس وقت آتا ہے جب نیہا انصاف کی تلاش میں اپنے ہی والد کے خلاف کھڑی ہو جاتی ہے۔ یہی عنصر فلم کو ایک روایتی کورٹ روم ڈرامے سے آگے لے جاتا ہے اور اسے جذباتی اور نفسیاتی کشمکش سے بھرپور کہانی میں تبدیل کر دیتا ہے۔ ''سسٹم'' کی ہدایت کاری معروف فلم ساز اشوینی ایر تیواری نے کی ہے، جو اس سے قبل ''نیل بٹے سناٹا''، ''بدھائی ہو'' اور ''پنگا'' جیسی فلموں کے لیے مقبولیت حاصل کر چکی ہیں۔ یہ پہلا موقع ہے جب سوناکشی سنہا اور جیوتھیکا ایک ساتھ اسکرین شیئر کر رہی ہیں۔ فلم کے پروڈیوسرز میں بھی باویجا، ہرمن باویجا اور اسمتا بالیگا شامل ہیں۔ دیگر اہم کرداروں میں ادیتی پوہانکر، گورو پانڈے، آشریا مشرا اور سندیپ گپتا شامل ہیں۔ کام کے محاذ پر جیوتھیکا کو حال ہی میں ''ڈبہ کارٹیل'' میں دیکھا گیا تھا، جبکہ سوناکشی سنہا آخری مرتبہ کرائم تھریلر ''نکیتا رائے'' میں نظر آئی تھیں۔ سوناکشی کے آنے والے منصوبوں میں ''اندھیرے کی کتاب'' بھی شامل ہے، جس کا شائقین کو بے چینی سے انتظار ہے۔ ''سسٹم'' انصاف کے نظام، طاقتور طبقوں کے اثر و رسوخ، اور قانون کے اندر موجود اخلاقی تضادات پر آسکرز کے بعد گولڈن گلوب نے بھی اے آئی سے بنائے گئے کرداروں پر پابندی لگا دی سوال اٹھاتی ہے۔ فلم سازوں کے مطابق یہ صرف ایک کورٹ روم تھریلر نہیں بلکہ ایک جذباتی اور سماجی ڈرامہ بھی ہے، جو یہ دکھاتا ہے کہ انصاف کی جنگ اکثر ذاتی تعلقات کو بھی آزمائش میں ڈال دیتی ہے۔ یہ سیریز ۲۲ ر مئی ۲۰۲۶ کو ایمیزون پرائم ویڈیو پر ریلیز کی جائے گی۔